ابو المتین رحمان عابد بن عبداللہ عابد [illegible]

دیوان چلاسی

موسوم به

تحفة الافغان

بزبان پشتو

مصنفه

مولانا الشیخ غلام النصیر چلاسی دامت فیوضہم

المعروف

چلاسی بابا

دیوانِ چلاسی

موسوم بہ

تحفۃ الافغان

بزبانِ پشتو

مع ضمیمہ

تالیف

مولانا الشیخ غلام النصیر چلاسی دامت فیوضہم

المعروف

بابا چلاسی

سن طبع ——— شوال ۱۴۲۲ھ

بار ——— دوم

تعداد ——— ۵۰۰

طابع اسد محمود پرنٹنگ پریس راولپنڈی

مترجم ——— خان گل

کتابت ——— وقار الاسلام

قیمت ۱۵۰ روپے

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الخالق والصلوٰۃ علی رسولہ

الصادق وعلیٰ آلہ الطاہرین وصحبہ الصابرین

کہ مجھے یہ سعادت ملی کہ بابائے اسلام چلاسی بابا کے دیوانِ چلاسی موسوم بہ
تحفۃ الافغان کا ترجمہ لکھا، اب پیش لفظ لکھ رہا ہوں، باباجی کا تعارف خود اس مصرع میں
موجود ہے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب ، لیکن تحدیثاً بالنعمت میں بھی کچھ عرض
کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ ان کا وجود اہل عالم کے لئے نعمتِ عظمیٰ ہے کما لا
یخفیٰ ذلک علیٰ من لا منافرۃ لہ من الحقائق بسبب المعاصرۃ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ۔ اس نعمت کے اظہار میں میرے الفاظ یہ ہیں۔
کہ باباجی ایک آیت ہیں اللہ کی آیتوں میں سے اور ایک حجت ہیں اللہ کی حجتوں میں سے،
مالکِ کمالاتِ فریدہ ہیں۔ صاحب خوارق عدیدہ ہیں اس کے علاوہ ان کے لدنی تبحر علمی کی شہرت سن کر
یکتا کمالات بے شمار کرامات
جیّد علماء دور سے آتے آزمائش کے بعد ورطۂ حیرت میں پڑجاتے تھے۔ بابا کی عمر سولہ سترہ سال سے
زیادہ نہیں تھی اس وقت کے فارسی، عربی، پشتو منظوم کلام کو پڑھ کر حیرت اور بڑھ جاتی تھی
لیکن اس وقت بابا مجذوب تھے۔ مجذوبین کا کلام ایک طرف سے اگر مفید ہے تو دوسری طرف سے
لوگ اس سے غلط مفہوم اخذ کرسکتے ہیں۔ باباجی نے اسکی دوبارہ طباعت سے حباب کورد کا
یہی وجہ ہے کہ وہ کلام اب تقریباً ناپید ہے۔ لیکن بابا کی بعد والی کتب منظومہ جن سے نہ صرف پاکستان
بلکہ ساری دنیا مستفید ہوچکی ہے اس سے لوگ بے خبر نہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ان کا کلام پانچ

زبانوں میں ہے ہر زبان میں آپ کو یدِ طولیٰ حاصل ہے لیکن بابا کو جو مقام فارسی میں حاصل ہے وہ تو اعجب العجائب ہے۔ بعد والی کتابیں جو صحو میں لکھی گئی ہیں وہ بارہا با ترجمہ شائع ہو چکی ہیں۔ انکے اسامی یہ ہیں گنجینۂ معرفت فارسی، معدن التوحید فارسی، تحائف قدسیہ فارسی، دیوانِ چلاسی موسوم بہ اسرار محبت فارسی، ینابیع الحکمت فارسی، متاعِ مؤمن فارسی، فیوضاتِ ربانیہ فارسی، انفاس نفیسہ اردو، سلک مروارید اردو، تحفۂ مغرب اردو، جواہر چلاسی شنیا، زاد سفر شنیا، بابا کا عربی کلام فارسی کتابوں میں جگہ جگہ درج ہے۔ آمدم برسرِ مطلب۔ چونکہ موجودہ کتابوں میں پشتو کا نام نہیں آتا ہے تو بعض احباب نے باباجی سے بار بار التماس کی کہ پشتو میں بھی کوئی تازہ کلام ہونا ضروری ہے۔ بابا نے ان کے شوق کو دیکھ کر بہ توفیق خدا اس مجموعۂ اشعار کو ایک ماہ کی چند نشستوں میں لکھا، ملاقاتیوں سے جب بھی فراغت ملتی تھی اسے غنیمت پاکر باباجی ان مطالب عجیبہ اور دُرَرِ غریبہ (نادر موتی) کو تحریر فرماتے تھے۔ ان دنوں احقر بھی کبھی کبھی باباسے ملتا تھا۔ کتاب کو پڑھکر نہایت خوشی ہوئی، میں نے عرض کیا اس کتاب کا ترجمہ اردو میں ہونا ضروری ہے دوسرے لوگ بھی فائدہ اٹھائیں گے، خود اہل زبان بھی ترجمے کی وجہ سے بآسانی عبارت کو پڑھ سکیں گے، پشتو کی عبارت پڑھنا مشکل ہے باباجی نے اس پر عمل فرمایا۔

حاصل یہ کہ اللہ کی توفیق سے گاہے بگاہے باباجی صاحب سے کچھ تعاون حاصل کرکے احقر نے یہ ترجمہ لکھا۔ گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

یاد رکھو! کہ باباجی کوئی عام شاعر نہیں بلکہ شاعر الدنیا ہیں، لیکن بابا کی شاعری برائے شاعری نہیں بلکہ بابا کا ہر کلام تشخیصِ امراضِ روحانیہ اور دنیاویہ ہے اور تجویزِ معالجہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ باباصاحب کو عمر دراز عطا فرمائے اور ان کے سایہ عاطفت سے دنیا کو محروم نہ رکھے۔

فقط محبّ اہل اللہ احقر: **خان گل**

ایم اے عربی
ایم اے اسلامیات
ایم اے ایجوکیشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

زه په شکر یم ګویا
میں شکر گذار ہوں

په احسان د کبریا
اللہ تعالیٰ کے احسان کا

په احسان شکر واجب دے
احسان پر شکر واجب ہے

زه احسان یم سر تا پا
میں سر تا پا احسان ہوں

که بلا څه په ما راشی
اگر مجھ پر کوئی بلا آجائے

هغه لرې کړی له ما
وہی دور کرتا ہے مجھ سے

که مِ لوګه شی محسوسه
اگر مجھے بھوک کا احساس ہو جائے

کمے نشته دَ غذا
غذا کی کوئی کمی نہیں ہے یعنی اللہ نے ہر قسم کی غذا پیدا کی ہے

که مِ تنده پریشان کړی
اگر مجھے پیاس پریشان کرے

کوزه ډکه ده ځما
میرا کوزہ پُر ہے یعنی اللہ نے پانی کا بندوبست کر رکھا ہے

رب اکوِی دا نعمتونه

اللہ یہ نعمتیں عطا کرتا ہے

بې نمود او بې ریا

بغیر کسی نمائش اور ریا کے

که هزار زله زه ژاړم

اگر میں ہزار بار روؤں

پروا نشته دې دَچا

تو کسی کی پروا نہیں ہے

خه پوهیږم چه اثر کَ

میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اثر کرتا ہے

په هغه باندے ژړا

اس پر رونا

په مِصْقَل دَ خپلے مِنی

وہ اپنے عشق کے سوہان سے

ځما زړه کړی مُصَفّا

میرے دل کو صاف کر دیتا ہے

چه اغیار مِ په زړه راشی

جب غیر میرے دل میں داخل ہوتا ہے

هغه لری کړی په لا

تو وہ لاالہ الااللہ کے ذکر کی برکت سے اسے دور کر دیتا ہے

نعمتونه دَ رب ډیر دی

اللہ کی نعمتیں اتنی زیادہ ہیں

لکه ستوری دَ سما

جیسے آسمان کے ستارے

یا مثال کښ دا سے وایه

یا مثال کے طور پر یہ کہیں کہ اللہ کی نعمتیں

لکه شګے په صحرا

صحرا کی ریت کی مانند ہیں

که مدام شکر ګذار شم

اگر میں ہمیشہ شکر گذار رہوں

هرګز نه شی حق ادا

پھر بھی شکر کا حق ادا نہیں ہو سکے گا

شاکر نه یم معترف یم
حقیقت میں، میں شکر کا حق ادا نہیں کرسکتا بلکہ معترف ہوں

په احسان دَ خپل مولا
اپنے رب کے احسانات کا

دا عاجز راقم به سه وی
یہ عاجز راقم کون ہوتا ہے

چه ئے شکر کړی بجا
جو کہ کما حقہ، اس کا شکر بجا لائے

هم درود په احمدؐ وایم
نیز میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں

دغه ورد دے ځما
یہ وظیفہ ہے میرا

دے محسن دے پس له ربه
محمد صلی اللہ علیہ وسلم محسن ہیں اللہ کے بعد

دَ دنیا وَ مَا فِیهَا
دنیا وَ مَافیہا کے

په مثال لکه ګلاب دے
وہ مثال کے طور پر گلاب ہیں

په ګلزار دَ انبیا
انبیاء علیہم السلام کے گلزار میں

یا په شان دَ آفتاب دے
یا مثال کے طور پر آپؐ سورج ہیں

په نجوم کښ دَ هُدیٰ
ہدایت کے ستاروں میں

هم دلبر دے هم سرور دے
نیز دلبر ہیں نیز سرور ہیں

هم رهبر دے مقتدا
نیز راہبر ہیں اور پیشوا ہیں

ځما دل په صدق وائی
میرا دل صدق سے کہتا ہے

چه رسول دے په رښتیا
کہ آپؐ رسولِ برحق ہیں (درختیا)

هم په زړه سره عاشق شئ

نیز تم دل سے عاشق ہو جاؤ

صحابهؓ ډیر محترم دی

صحابہ رسولؐ بہت قابلِ احترام ہیں

محبّت د هر ولی هم

نیز ہر ولی کی محبت

په همّت دَ دغه خلقو

ان لوگوں کی کوشش سے

دَ دوی ټولو ادب اوکړے

ان سب کا ادب کرو

په اولاد د مصطفیٰؐ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر

دَ دوی اوکړے اقتدا

ان کی اقتدا کرو

کیمیا ده کیمیا

کیمیا ہے کیمیا

د اسلام ده دا رڼا

آج ملک میں یہ اسلام کی روشنی ہے

بے ادب وی بې نوا

بے ادب آدمی اللہ کی رحمتوں سے بے بہرہ ہوتا ہے

محبوبان دی دَ نیکانو

نیک لوگوں کے محبوب ہیں

چلاسیه اولیا

اے چلاسی! سارے اولیاء

(۲)

چه شي ذکر او فکر آب و نان دستا

اگر ذکر و فکر آپ کا آب و نان بن جائے

هم په مخکښ وي مدام قرآن دستا

نیز تمہارے سامنے ہو ہر وقت قرآن

مکرّم او معظّم او محترم ډیر

تو پھر بہت مکرّم و معظّم و محترم

څوک به نه وي په جهان پشان دستا

کوئی نہیں ہو گا تیرے جیسا جہان میں

ته مُحِب شه د قرآن بیا زه ضامن یم

تو قرآن کا عاشق بن جا تو پھر میں ضامن ہوں

که رانشي په کف کل جهان دستا

اگر نہیں آئی تیرے ہاتھ میں ساری دنیا

چه تارک ئے دَقرآن بیا وورہ مانه
اگر تو تارک قرآن ہے تو پھر مجھ سے سُن

چه دا ظلم دے ډیر زیات په ځان دستا
یہ ظلم ہے بہت زیادہ تیرا اپنے آپ

- چه ته تختی دَقرآن له ارشاد اتو
اگر تو بھاگ جاتا ہے قرآن کے فرمودات سے

په هیڅ ځائے کښ نشته بیا امان دستا
کہیں بھی تیرے لئے امن نہیں ہے

زه حیران یم چه ته څنګه مسلمان ئے
میں حیران ہوں کہ تو کیسا مسلمان ہے

چه توهین دے دَقرآن بیان دستا
کہ تیرا ہر بیان (اخباروں میں) توہین قرآن ہے

څه خبریم - له نهانه رب خبر دے
مجھے کیا معلوم پوشیدہ رازوں سے اللہ باخبر ہے

نهان څه دے چه دے داعیان دستا
تیرا باطن کیا ہے تیرا ظاہر یہ ہے کہ تو قرآن کی توہین کرتا ہے

ته ځې لرې له قرآنه له حدیثه

تو قرآن اور حدیث سے دور ہے

معتبر نه دے هرګز ایمان دستا

تیرا یہ ایمان معتبر نہیں ہے

ترقّي ده دَ کافر په اتّباع کښ

تیرے گمان میں کفار کی اتباع میں ترقّی ہے

ډیر غلط دے روره دا ګمان دستا

اے بھائی تیرا یہ گمان بہت ہی غلط ہے

خه پوهیږم چه مغرور ئے په اسبابو

میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو اسباب پر مغرور ہے

پاتې کیږي درنه دا سامان دستا

تیرا یہ سامان تجھ سے رہ جاتا ہے

مغرور مشه ته مالک د یو کفن ئے

تو مغرور مت ہوجا تو صرف ایک کفن کا مالک ہے

نه زي قبر و ته دا ایوان دستا

تیرا یہ محل تیرے ساتھ قبر میں نہیں جاتا ہے

بے عوضہ نصیحت کوے تہ دوے تہ

تو بے عوض ان کو نصیحت کرتا ہے

چلاسیہ دا دے لوے احسان دستا

اے چلاسی! یہ ہے تیرا ان کے ساتھ بڑا احسان

(۳)

زہ بے غمہ لہ مولانہ وے دریغا

میں اللہ سے بے غم نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس !

زہ بے فکرہ لہ فردانہ وے دریغا

میں کل سے بے فکر نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس !

لگ جوندون دے ضائع کیگی پہ غفلت کبن

بہت کم زندگی ہے وہ ضائع ہوتی ہے غفلت میں

لہ مسجدہ زہ جدا نہ وے دریغا

میں مسجد سے کبھی جدا نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس !

پہ هر دم پہ هر قدم زہ د اللّٰه وے
ہر وقت اور ہر قدم میں اللہ کا ہوتا

پہ دنیا کښ زه دَ چانه وے دریغا
میں دنیا میں اور کسی کا نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس!

زہ مَیِن دخپل اللّٰه او مصطفیٰ وے
میں اپنے اللہ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق ہوتا

زہ پہ چا باندے شیدانه وے دریغا
میں اور کسی کا عاشق نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس!

اے عاقله معصیت آخر بلا شی
اے ہوشیار! معصیت آخر بلا بن جائے گی

ځما دوست دغه بلا نه وے دریغا
یہ بلا میری دوست نہ بن جاتی تو اچھا ہوتا افسوس!

هر ګناه چه شی صادر رب ورته ګوری
جو گناہ صادر ہوتا ہے اللہ اس کو دیکھتا ہے

زہ بے شرم او بے حیا نه وے دریغا
میں بے شرم اور بے حیا نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس!

اشنایانو رخصت واخست لدے ځایه

آشناؤں نے رخصت لی اس جگہ سے

زه له چاسره اشنا نه وے دریغا

میں کسی کے ساتھ آشنا نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس!

زه عاشق یم په دنیا دا بے وفا ده

میں دنیا پہ عاشق ہوں اور دنیا بے وفا ہے

زه عاشق په بے وفا نه وے دریغا

میں اس بے وفا پر عاشق نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس!

چه راضی نه وی لما نه رب رحمان

جب آج میرا رب مجھ سے راضی نہ ہو

لدے حاله زه پیدا نه وے دریغا

تو اس حال سے میں پیدا نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس!

چه روان شم پدے حال کښ له دنیانه

جبکہ میں روانہ ہو جاؤں اس حال میں دنیا سے

زه دا هسے بینوا نه وے دریغا

میں ایسا بے بہرہ اور بدنصیب نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس!

چه ناصح یم دَ جهان پخپله بد یم

جبکہ میں ساری دنیا کا ناصح ہوں خود برا ہوں

زه ناصح او رهنما نه وے دریغا

میں ناصح اور رہنما نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس!

چلاسیه چه خه کار نه کیګی مانه

اے چلاسی! جب مجھ سے کوئی اچھا کام صادر نہیں ہوتا ہے

زه صوفی نه وے مُلّا نه وے دریغا

میں صوفی نہ ہوتا مُلّا نہ ہوتا تو اچھا ہوتا افسوس

(۴)

تا سره دے رب دَ ستا تیرے ساتھ ہے تیرا رب	ته یقین لره په دا تو اس بات پر یقین کر
هغه وائی په قرآن کښ وہ کہتا ہے قرآن میں	قبلوم هره دُعا[۱] میں ہر ایک دعا قبول کرتا ہوں

[۱] اشارہ ہے اس آیت کی طرف اُجِیبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

یعنی میں دعا قبول کرتا ہوں

ډیر کریم او حیادار دے
بہت سخی اور حیادار ہے

دے شرمیگی له هر چا
اللہ شرم کرتا ہے ہر ایک سے

چه واپس شی بے مقصده
اس بات سے کہ واپس ہوجائے بے مطلب

هر صاحب دَ التجا
ہر التجا کرنے والا

ځه دا نه وایم له ځانه
یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا ہوں

دا دے قولِ مصطفیٰ[ا] [م]
بلکہ یہ قول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

په حاجت کښ حیران مشه
حاجت کے وقت تو حیران مت ہوجا

دے اللّٰه حاجت روا
اللہ حاجت روا ہے

په مشکل کښ مه یریګه
مشکل میں تو مت ڈر

دے مولا مشکل کشا
اللہ مشکل کشا ہے

هر اشکال لره وی حل خه
ہر مشکل کے لئے معقول حل ہے

هر مرض لری دوا
ہر مرض کا علاج ہے

هر مشکل ګنړه اسان ته
ہر مشکل کو تو آسان سمجھ

مایوسی نده روا
نا امیدی جائز نہیں ہے

[ا] اشارہ ہے حدیث کی طرف انّ ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہٖ اذا رفع یدیه الیه ان یرذهما صفرًا۔ یعنی تمہارا رب کریم ہے حیادار ہے اسے شرم آتی ہے کہ جب اس کے سامنے کوئی ہاتھ پھیلائے اور وہ ان کو خالی لوٹائے۔

په حاجت کښې روا نشته | غیر الله و ته ندا

حاجت کے وقت روا نہیں ہے | غیر اللہ کو پکارنا

رب په سر باندې ولاړ دې | ته شه رب ته په ژړا

اللہ تیرے سر پر موجود ہے | تو رب کے سامنے آنسو بہا

رب رحیم دې هم رؤف دې | در په در ګرځې بې جا

اللہ رحیم ہے نیز مہربان ہے | تو در بدر بے جا پھرتا ہے

معتمد وې په غیر ئې | ناست ئې ولې په هوا

تو غیر پر معتمد کیوں ہے | تو ہوا پر کیوں ہے

زیات له موره دا حدیث[1] دې | رب رحمت لري په تا

یہ حدیث ہے کہ ماں سے زیادہ | اللہ تجھ پر مہربان ہے

ځان ته مګوره که بد ئې | کرم ګوره د مولا

تو اگر برا ہے تو اپنے کو مت دیکھ | اللہ کے کرم کو دیکھ

ګنهګار دِ دعا نه کړي | دغه سوچ دې ډیر خطا

جو گنہگار ہے وہ دعا نہ کرے | یہ سوچ بہت ہی غلط ہے

چا وطن کړې پیدا دې | چا دې تن کړې پیدا

دیکھ وطن کس نے پیدا کیا ہے | اور تن کس نے پیدا کیا ہے

---

[1] الله ارحم بعباده من هذه علی ولدها - بخاری

څوک باران ورَوي له اسمانه
کون بارش برساتا ہے آسمان سے

څوک پیدا کا دا غذا
یہ رنگ رنگ غذائیں کون پیدا کرتا ہے

هر نعمت بې له طلبه
ہر ایک نعمت بغیر طلب کے

الله کړي دے عطا
اللہ عطا کرتا ہے

ته پروې بد گمان ئې
تو اللہ کے بارے کیوں بدظن ہے

راته وایه اے لالا
اے بڑے بھائی یہ بات مجھے بتا یعنی اللہ جب بن مانگے دیتا ہے تو مانگنے پر خود دے گا۔

دغه ظن دِ سُوءِ ظن دے
یہ تیرا گمان بدگمانی ہے

په خالق د دوسرا
دوجہان کے خالق کے بارے میں

له قرانه بې خبر ئې
تو قرآن سے بے خبر ہے

له حدیثه بې پروا
تو حدیث سے بے پروا ہے

دَ جُهالو په خبرو
تو جاہلوں کی باتوں پر

هم فدا ئې هم شیدا
قربان بھی ہے اور عاشق بھی

دَ الله له معرفته
اللہ کی معرفت سے

ځکه ته ئې بېنوا
اس وجہ سے تو بے بہرہ ہے

ځکه ته نه زې په مخه
تو اسی لئے آگے نہیں چلتا

یه ئې روان ځکه په شا
اس لئے تو رواں ہے پس پشت

پہ دعا ډیر خوشحالیږی

دعا پر بہت خوش ہوتا ہے

رب یقین لره په ما

اللہ — یقین کر مجھ پر

[له] چه څوک نه کړي سوال الله نه

جو سوال نہیں کرتا ہے

اللہ یغضب ان ترکت سوالہ

له هغوي شي نا رضا

تو ان سے ناراض ہوتا ہے

وبنی ادم حین یسئل یغضب

چلاسیه لوي دریاب دے

اے چلاسی! اللہ بہت بڑا دریا ہے

رب دَ جود او دَ سخا

کرم اور سخا کا

(۵)

په فریاد کښ چه تیر نه شي شپه ځما

جب فریاد وزاری میں میری رات نہ گذر جائے

څنګه مانه به راضي شي رب ځما

میرا رب مجھ سے کیسے راضی ہو جائے گا

دَ دنیا پسے کړیګم که کړیګم

میں جتنی بھی محنت کرتا ہوں تو دنیا کے لئے کرتا ہوں

ډیر بے ځایه دے دغه تاب وتب ځما

بہت بے جا ہے دنیا کے لئے میری یہ بے قراری

[له] مَنْ لمْ یسئلِ اللهَ یغضبْ علیه - جو اللہ سے نہ مانگے اللہ اس پر غصے ہوتا ہے

چه د قبر په سختئ کښ په کار نه شی

جب قبر کی سختی میں میرا معاون نہیں ہو سکتا

سه پکار دے دا اعلیٰ نسب ځما

تو کیا درکار ہے میرا یہ اعلیٰ نسب

ځما نشته پس له مرګه د وارث دی

میرے نہیں ہیں مرنے کے بعد میرے وارث کے ہیں

که روپے دی نن په کور کھرب ځما

اگر آج میرے پاس گھر میں ایک کھرب روپے کیوں نہ ہوں

هیڅ خیر نشته دے ځما که زه عاصی یم

کوئی فائدہ نہیں ہے جب میں گنہگار ہوں

که ولی د زمانے شی آب ځما

اگر میرا باپ زمانے کا ولی ہی کیوں نہ ہو (آب بمعنی باپ)

چه پدر م لوے ذاکر شی ماله څه دی

اگر میرا باپ بہت بڑا ذاکر ہو مجھے کیا فائدہ (پدر بمعنی باپ)

چه په ذکر حرکت نه کړ لب ځما

جب میرا لب ذکر کے ساتھ حرکت نہ کرے

ولے عمر م تیریگی په غفلت کښ

کیوں میری عمر غفلت میں گزر جاتی ہے

زړه خفه دے هم پدے سبب ځما

میرا دل اسی سبب سے خفا ہے

تر مطلبه رسیدل دِ ممکن نشته

مقصد تک تیرا پہنچنا ممکن نہیں

راته وائی دا ناقص طلب ځما

مجھے یہ کہتا ہے یہ میرا طلب ناقص

چه اخلاص م رفیق نه شی پکار څه دے

جب اخلاص میرا ساتھی نہ بن جائے تو کیا درکار

دا شیرین کلام رنګین ادب ځما

یہ شیریں کلام اور رنگین ادب میرا

چه مالک را نه خفه وی نو غریب یم

جب میرا مالک مجھ سے خفا ہو تو میں غریب ہوں

که مملوک شی کل عجم عرب ځما

اگرچہ سارا عرب وعجم میرا مملوک کیوں نہ ہو

کہ پہ عقل افلاطون یم چہ بے دین یم

اگرچہ میں باعتبار عقل افلاطون ہوں جب بے دین ہوں

ذهین نہ یم دے لقب اغب حُما

تو پھر میں ذہین نہیں ہوں میرا لقب اغب ہے یعنی بہت غبی

چہ غافل زہ چلاسی لہ ربہ نہ یم

جب میں چلاسی اپنے رب سے غافل نہیں ہوں

مناسب دے بیا حکیم لقب حُما

تو پھر مناسب ہے میرا لقب حکیم ہونا

(٦)

پیدا کړے دا بلند اسمان دے چا

اس بلند آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے

موجود کړے دا وسیع جهان دے چا

یہ وسیع جہان کس نے موجود کیا ہے

په بهار کښې دا جهان څه حسین باغ شي

دیکھو موسم بہار میں یہ جہان کیسے ایک خوبصورت باغ بن جاتا ہے

نقش کړے دا حسین بوستان دے چا

اس حسین باغ کو کس نے منقش کر دیا ہے

هره ژبه چه انکار ک له موجده

ہر وہ زبان جو کہ موجد سے انکار کرے

روان کړے دا پلیده ژبان دے چا

تو یہ پلید زبان کس نے چلائی

ما لیدلے دے حاجت دَ لیدو نشته

میں نے دیکھا ہے دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں

راسخ کړے ما کښې دا ایقان دے چا

مجھ میں یہ یقین کس نے راسخ کیا ہے

چه مصنوع بے له صانع وجود پذیر وی

مصنوع بغیر صانع کے وجود پذیر ہو

جائز کړے دا خبیث ګمان دے چا

اس خبیث گمان کو کس نے روا رکھا ہے

مخ ئې پټ دے مګر نور ئې څه عیان دے

اس کا چہرہ تو پوشیدہ ہے لیکن اس کے چہرے کا نور ظاہر ہے

عیان کړے دا اسے دا نهان دے چا

اس باطن کو کس نے اس طرح ظاہر کیا ہے

دا کتاب په نوم قرآن څه خوږ بیان دے

یہ کتاب جس کا نام قرآن ہے کیا ہی ایک لذیذ بیان ہے

نازل کړے دغه خوږ بیان دے چا

یہ لذیذ بیان کس نے نازل کیا ہے

په قرآن او په الله لرم یقین زه

میں قرآن پر اور اللہ پر یقین رکھتا ہوں

په ما کړے دغه لوئے احسان دے چا

مجھ پر یہ اتنا بڑا احسان کس نے کیا ہے

حقیقت وینم په با دَ بِسۡمِ اللهِ کښې

میں حقیقت کو بِسۡمِ اللهِ کے حرف "ب" میں دیکھتا ہوں

نصیب کړے ماله دا عرفان دے چا

مجھے یہ معرفت کس نے نصیب کی ہے

له اوّل نه زه طالب دَ معرفت وم

اوّل دن سے میں معرفت کا طالب تھا

پوره کړے چا دا ارمان دے چا

میری یہ خواہش کس نے پوری کی

زه هرګز مؤمن دَ چا په تقلید نه یم

میں ہرگز کسی کی تقلید سے مؤمن نہیں ہوں

عطا کړے ماله دا ایمان دے چا

مجھے یہ ایمان کس نے عطا کیا ہے

په عالم کښ عام فیضان دَ چلاسی دے

آج دنیا میں چلاسی کا فیض عام ہے

جاری کړے مانه دا فیضان دے چا

مجھ سے یہ چشمۂ فیض کس نے جاری کیا

(۷)

مدام په فکر کښ ستا یم دغه کار دے ځما

ہمیشہ میں تیرے فکر میں ہوں اور یہی میرا کام ہے (اس نظم کا وزن عام اوزان سے مختلف ہے)

نور و کارو نو نه دلبره زړه بیزار دے ځما

دوسرے کاموں سے اے محبوب میرا دل بیزار ہے

پدے امید چه پس له مرګه مخ د یار او وینم

بدیں امید کہ مرنے کے بعد میں دوست کے چہرے کو دیکھوں

مرګے م دوست دے دغه دوست ته انتظار دے ځما

مرگ میرا دوست ہے اور میں اس دوست کا انتظار کر رہا ہوں۔ صوفیا کہتے ہیں الموت جسر یوصِل الحبیبَ الی الحبیب ۔موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست کے ساتھ ملا دیتا ہے۔

وے جنت خه نه دے کا اے خطیبه منم

اے خطیب صاحب! جنت کیوں اچھی نہیں ؟ اچھی ہے میں مانتا ہوں

که په جنت کښ میسّر دیار دیدار دے ځما

اس شرط پر کہ اگر جنت میں دیدار یار میسّر ہو

یم په دنیا کښ ولیکن ابن دنیا نه یمه

میں بھی دنیا میں رہتا ہوں لیکن دنیا کا بیٹا نہیں ہوں

په عاقلانو کښ خلقه ځکه شمار دے ځما

اے لوگو! میرا شمار ہوشیار لوگوں میں اسلئے ہے

پۀ دے جهان کښ که څوک خاندي زر به ژاړي هغه

اس جہان میں اگر کوئی ہنستا ہے تو اسے جلدی رونا پڑے گا

پدغه باغ کښ د هر ګل په خوا کښ خار دے زما

میرے اس باغ میں ہر پھول کے پاس کانٹا ہے

باعثِ د غم دے د دنیا دغه ذکر واذکار

دنیا کے یہ بحث مباحثے باعثِ غم ہیں

ذکر د یار قُرّة العین د زړۀ قرار دے زما

اور ذکر محبوب میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا قرار ہے

د چا پشان پیسه پیسه ورد زبان نه لرم

کسی کی طرح پیسہ پیسہ میرا ورد زبان نہیں

یاره یاره م دے اوراد دغه تکرار دے زما

"اے دوست" "اے دوست" یہی میرا ورد ہے اور یہی میرا تکرار ہے

زما په لب دي همیشه د عاشقۍ خبرے

میرے لب پر ہمیشہ عشق کی باتیں جاری ہیں

هر یو کلام ځکه شیرین لکه اثمار دے زما

میرا ہر ایک کلام اس لئے پھلوں کی طرح لذیذ ہے

دمحبّت دغه کارونو ته حیران یمه زه
میں محبت کے ان کاموں پر حیران ہوں

لکه وحشی دَ انسانانو نه فرار دے ځما
وحشی کی طرح میں انسانوں سے گریزاں ہوں

ماله پکار نه دَه دنیا - د مه جبینو وصال
مجھے دنیا درکار نہیں ہے ماہ جبینو کا وصال

که چاله نه دے پکار نه دِ وی پکار دے ځما
اگر کسی کو درکار نہیں تو نہ ہو مجھے تو درکار ہے

وصال دَ دوست او د محبوب دغه فراقِ طویل
دوست کا وصال اور یہ محبوب کا لمبا فراق

هغه جنّت دے اے استاذه دغه نار دے ځما
اے استاد ! وہ جنت ہے یہ دوزخ ہے میرے لئے

دَ چلاسی دغه باطن دمحبّت دے تنور
چلاسی کا یہ باطن تنورِ محبت ہے

دغه کلام په حقیقت د زړه شرار دے ځما
حقیقت میں یہ میرا کلام میرے دل کی چنگاری ہے

ردیف ب

شه مدام خالی شکم لکه حباب

ہمیشہ بلبلے کی طرح خالی شکم ہوجا

چه په بحر د عرفان کښے شے غرقاب

تاکہ تو بحر معرفت میں ڈوب جائے یعنی جس طرح بلبلہ پھٹ کر دریا میں غرق ہوجاتا ہے۔ حاصل اینکہ تو کامل عارف بن جائے گا۔

که لقا غواړے ته لرے شه له مخه

اگر تو محبوب کی ملاقات چاہتا ہے تو سامنے سے ہٹ جا

ته پخپله ئے د یار په مخ حجاب

تو خود دوست کے چہرے پر حجاب ہے یعنی خواہشات نفسانیہ کو بالکلیہ چھوڑنے سے وصال محبوب حاصل ہوتا ہے

بے رهبره دا مقام کله حاصل شی

بغیر رہبر کے یہ مقام کب حاصل ہوتا ہے

په ظلمت کښ ضرورت وی د مهتاب

تو نہیں دیکھتا کہ تاریکی میں چاند کی ضرورت ہوتی ہے

چه بې علمه څوک دَ خلقو رهبري لګ

بغیر علم کے جو لوگوں کی رہبری کرے

په دعوىٰ دَ رهبرۍ کښې دے کذّاب

وہ رہبری کے دعوے میں بڑا جھوٹا ہے

دَ جهان اصلاح به څه ګ چه یخپله

لوگوں کی اصلاح کیا خاک کرے گا کہ جب وہ خود

دَ دوزخ په لار روان دے په شتاب

دوزخ کے راستے پر روان ہے تیزی سے

بې له علمه که هوشیار دَ زمانے وی

بغیر علم کے اگر کوئی آدمی بہت ہوشیار ہی کیوں نہ ہو

څه پوهیګی په ګناه او په ثواب

کیا فرق کر سکتا ہے گناہ اور نیکی کے کام میں

منتها دَ داسے خلقو جاه و مال وی

ایسے لوگوں کا منتہائے سلوک جاہ و مال ہوتا ہے

پروا نشته د حساب او دَ کتاب

انہیں اخروی حساب وکتاب کی کوئی پروا نہیں

شریعت او طریقت دا دواړه یو دي

شریعت اور طریقت دونوں ایک چیز ہیں

دوکه نشے په کلام دَ هر دواب

ہر جاہل دو پایہ درحقیقت چوپایہ تجھے کہیں دھوکا نہ دے

هر سړے چه مخالف له شریعت وي

ہر وہ آدمی جو شریعت کا مخالف ہو

ولی نه دے په هوا زی که په آب

وہ ولی نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ ہوا پر اُڑے یا پانی پر چلے

دے مګس که په هوا کوي پرواز

اگر وہ ہوا پر اڑتا ہے تو وہ مکھی ہے

ده چندخه که روان وي په دریاب

اگر وہ دریا پر چلتا ہے تو وہ مینڈک ہے۔ اللہ فرماتے ہیں ان اولیاءہ الا المتقون
یعنی ولی وہ ہیں جو احکام شریعت کے پابند ہیں۔

شه مُحِب حُما دَ دوست چه لوے عابد شے

تم میرے دوست کے مُحِب بن جاؤ تاکہ تم بہت بڑے عابد بن جاؤ

لګ طاعت شي دَ محب په ډیر حساب

محب کی تھوڑی عبادت بھی زیادہ شمار ہوتی ہے

نبیؐ وائی چه جیفه دغه دنیا ده
پیغمبرؐ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا مردار ہے

عاشق مشه په جیفه لکه کِلاب
تو عاشق مت بن جا مردار پر کتوں کی طرح

په جیفه فقط دا دری حضرات مینُ دی
مردار پر فقط یہ تین حضرات عاشق ہیں

یو غراب دی اوبل کلب اوبل ذباب
ایک کوّا ، دوسرا کتّا ، اور تیسری مکھی

د دنیا مثال دے داسے حما دله
اے میرے دل! دنیا کی مثال ایسی ہے

لکه باغ د چا څوک اُووینی په خواب
جس طرح کسی کا باغ کوئی خواب میں دیکھے

یا گمان څوک دَچراغ په برِخناك
یا کوئی چراغ کا گمان آسمانی بجلی پر کرے

یا گمان لری د آب څوک په سراب
یا کوئی سراب پر پانی کا گمان کرے

هر گلاب لره خزان دے په دنیا کښې

ہر ایک گلاب کے لئے خزاں ہے دنیا میں

په بهار کښې خانده مه لکه گلاب

تو بہار میں مت ہنس گلاب کی طرح

که پوهیګے دغه عمر بے بها دے

اگر تو سمجھتا ہے تو یہ عمر بیش قیمت ہے

تیر کړه دا په عبادت کښې دوهّاب

یہ عمر وہاب کی عبادت میں گزار دے

نور سوچونه له دماغه ته بیرون کړه

اور افکار دماغ سے باہر نکال پھینک

شه په فکر د انجام لکه سیماب

اپنی عاقبت کی فکر میں پارے کی طرح بے قرار ہو جا

چلاسیه دا مه وایه چه زه ځوان یم

اے چلاسی! یہ مت کہہ کہ میں جوان ہوں

واوره موت ته برابر دی شیخ و شاب

سن موت کے لئے بوڑھے اور جوان برابر ہیں

۲

دادنیا داخله نه کړې په قلوب
یہ دنیا دل میں داخل نہ کر

لکه مچ په ګندګئ کښ نښتے ډوب
مکھی کی طرح گندگی میں مت ڈوب

دا نه وایم چه دنیا پرېږده کافر ته
میں یہ نہیں کہتا کہ دنیا کافر کے لئے چھوڑ دے

وایم دا چه دا دنیا نده مطلوب
میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا مطلوب نہیں

تن په کار کښ دل له یاره سره خه دے
دست بہ کار دل بہ یار یہی طریقہ ٹھیک ہے

عارف وائی چه دل ځائے دے د محبوب
عارف کہتا ہے کہ دل محبوب کی جگہ ہے

که څوک نن په کل جهان باندې غالب وي

اگر کوئی آج ساری دنیا پر غالب ہو

که څوک نن وي ډیر عاجز او ډیر مغلوب

اگر کوئی آج بہت عاجز اور بہت مغلوب ہو

دواړه لاړ شي لدې ځایه په کفن کښې

یہ دونوں اس جگہ سے کفن میں جائیں گے

د دنیا پشان سه شې نه دې معیوب

دنیا جیسی کوئی چیز معیوب نہیں ہے

په دنیا کښې ته حیات داسې تیر کړه

دنیا میں زندگی اس طرح گزار

چه په دار الآخرة نشې معتوب

کہ آخرت میں تو معتوب نہ ہو جائے

که او نه شي ډیر طعام در له حاصل نن

اگر آج آپ کو زیادہ کھانا نہ ملے

صبر او کړه په لږ أکل او په مشروب

تو کم کھانے اور کم پینے پر صبر کر

پہ دنیا کښ که څوک اوخري بے حسابہ

اگر دنیا میں کوئی بے حساب بھی کھائے

پہ آخر بہ شي منکر لکہ مجذوب

آخر میں وہ منکر ہو جائے گا دیوانے کی طرح

لہ مقصد د زندګۍ نہ ځان خبر کړه

زندگی کے مقصد سے اپنے آپ کو آگاہ کر

پاتې نہ شي دا مقصد درنہ محجوب

یاد رکھ ! یہ مقصد کہیں تجھ سے پوشیدہ نہ رہ جائے

دے مقصود لہ زندګۍ نہ عبادت

مقصودِ زندگی عبادت ہے

چلاسیہ عبادت کوه نن خوب

اے چلاسی ! آج خوب عبادت کر

(۳)

چه مخلص ئے بیا څه غم دے اے طالبَ

اگر تو مخلص ہے تو پھر کیا غم — اے طلبگار !

او به رسے ضروری تر مطالِبَ

تو ضرور اپنے مطلبوں تک پہنچ جائے گا

چه باطن دِ له ظاهر سره یو نه وی

جب تیرا باطن ، ظاہر کے ساتھ ایک نہیں ہے

بیا ته او ژاړه په ځان باندے کاذِبَ

تو پھر تو اپنے آپ پر رو — اے جھوٹے !

له اخلاصه چه خالی د چا خطاب وی

اگر اخلاص سے کسی کا خطاب خالی ہو

زه بیزار یم ډیر له داسے مُخَاطِبَ

تو میں بیزار ہوں ایسے خطاب کرنے والے سے

چه خالق له چا خفه وی پروانه وی

جب خالق کسی سے خفا ہو — تو کوئی پروا نہ ہو

دا خبره هرګز نه ده مناسِبَ

یہ بات ہرگز مناسب نہیں

یا خو وایه چه صباخه حساب نشته
یا تو یہ کہو کہ کل قیامت کے دن کوئی حساب کتاب نہیں

یا خو ویریګه نن له مُحَاسِبَ
یا تو آج حساب لینے والے سے ڈر

دا دنیا دګټې ځائے دے تا دَپاره
یہ دنیا کمائی کی جگہ ہے تیرے لئے

تا ته وایم اے حاضره اے غائِبَ
اے حاضر اور اے غائب یہ بات میں تجھ سے کہتا ہوں

هر ساعت د دے دنیا ډیر قیمتي دے
ہر ساعت اس دنیا کی بہت ہی قیمتی ہے

دا دنیا دوباره کله ده صاحِبَ
اے صاحب! یہ دنیا دوبارہ کہاں ہے

اے نادانه صباخه به کړے په ګور کښ
اے بیوقوف کل تو قبر میں کیا کرے گا

چه تنګیږے دا سے نن له مُعَاتِبَ
کہ آج تو تنگ ہوتا ہے گناہ پر سرزنش کرنے والے سے

که پوهیږې یو شجریم باثمر زه
اگر تو سمجھے تو میں ایک پھلدار درخت ہوں

لکه شاخ پُرثمر دے ځما جب
اور میری زبان مثال کے طور پر شاخ پر ثمر ہے

زر به او رسی مقام دَ هلاکت ته
جلدی ہی وہ پہنچ جائے گا مقام ہلاکت تک

چه څوک تختی د ناصح له مکاتب
جو کوئی بھاگے ناصح کے مکتب سے

چه زه وینم هر ذیجاه په قبرستان کښ
جب میں ہر ایک صاحب مرتبہ کو قبرستان میں دیکھتا ہوں

زړه مې تور شی دَ دنیا له مراتب
میرا دل بیزار ہوتا ہے دنیا کی مراتب سے

بے له قهره دَ الله پکښ څه نشته
سوائے قہر خداوندی کے اس میں کچھ نہیں

که پوهیږې شه الګ له مناصب
اگر تو سمجھتا ہے تو الگ ہو جا عہدوں سے

دغه پند به هله قند شي وَجاهل ته
یہ نصیحت جاہل کو تب شکر نظر آئے گی

چه ئے قلب په وَتوشي له قالِبَ
کہ اس کی روح جسم سے نکلنے لگے

هشیارانو اثر واخست ډیر لمانه
ہوشیاروں نے میری نصیحت سے بہت اثر لیا

د فقیر هره خبره وي جاذِبَ
فقیر آدمی کی ہر ایک بات پُرکشش ہوتی ہے

د کاتب قلم مدام ځکه جړیګی
کاتب کا قلم ہمیشہ اس لئے روتا ہے

چه کاتب نه رازي بازله مَعایِبَ
کہ کاتب غلطیوں سے باز نہیں آتا

چه لکي په احتیاط دغه شعرونه
جب لکھے ان اشعار کو احتیاط سے

چلاسي به بیا راضي شي له کاتِبَ
چلاسی تب کاتب سے راضی ہو جائے گا

ردیف ت

دَ هجران درازی شپې له سحر نشتَ
ہجر کی لمبی رات کے لئے سحر نہیں

صد افسوس ځما په آه کښ اثر نشتَ
صد افسوس ! میری آہ میں اثر نہیں ہے

چه زه سوال دَ وصل او کړم شرط او شی
اگر میں وصل کا سوال کرتا ہوں تو میرے لئے شرط ہوتی ہے

رقیبانو ته اګر او مګر نشتَ
رقیبوں کے لئے اگر اور مگر نہیں ہے

لکه څنګه چه دنیا ده په فراق کښ
جس طرح کہ دنیا ہے فراق میں

هسې تلخ دوزخ نشته سَقَر نشتَ
اسی طرح تلخ دوزخ نہیں ہے سقر نہیں ہے

که دنیا دَ لاسه لاړه وايه زر زه

اگر دنیا ہاتھ سے جائے تو کہو کہ جلدی جا

بے دلبره هر چه لاړ شی ضرر نشتَ

محبوب کے سوا جو بھی جائے نقصان نہیں ہے

لکه څنګه چه ستا مخ دے منوّر ډیر — چاند سے تشبیہ دینا۔

جس طرح کہ آپ کا چہرہ منوّر ہے

شمع پرېکده په اسمان کښ قمر نشتَ

شمع کیا چیز ہے آسمان میں چاند نہیں ہے

لکه څنګه چه خوږے دی ستا خبرے

جس طرح کہ آپ کی باتیں لذیذ ہیں

هسے خوږ په کل جهان کښ ثمر نشتَ

اس طرح ساری دنیا میں لذیذ پھل نہیں ہیں

لکه څنګه چه سیزی م ستا فراق

جس طرح کہ آپ کی جدائی مجھے جلا دیتی ہے

هرګز دا هسے سوزنده شرر نشتَ

ہرگز اس طرح جلانے والی چنگاری نہیں ہے

دروغ وایم چه نظر م ستا په در دے

میں جھوٹ بولتا ہوں کہ میری نظر تیرے در پر ہے

یا خو ستا نظر ځما په نظر نشت

یا تو تیری نظر میری نظر پر نہیں ہے

که څوک وائی چه خبر نه یم خبر دے

جو کہتا ہے کہ میں خبردار نہیں ہوں وہ خبردار ہے

که څوک وائی چه خبر یم خبر نشت

جو کہتا ہے کہ میں خبردار ہوں وہ خبردار نہیں ہے

هر یو شے دستا د حسن ثنا خوان دے

ہر ایک چیز تیرے حسن کی ثنا خوان ہے

هر گیاه که در زمین روید
وحده لا شریک له گوید۔

غافل تا نه شجر نشته حجر نشت

تجھ سے غافل درخت نہیں ہیں پتھر نہیں ہیں

لکه څنګه چه توصیف د دیر لذیذ دے

الله الله این چه شیرین است نام
شیر و شکر میشود جانم تمام

جس طرح کہ آپ کی تعریف بہت لذیذ ہے

لذیذ دو همره شهد نشته شکر نشت

اس قدر لذیذ شہد نہیں ہے شکر نہیں ہے

چہ نصیب مِ محبّت دے څہ مِ غم دے

جب میرے نصیب میں محبّت ہے تو کیا غم ہے

کہ پہ کور کښِ مِ زر نشتہ گوهر نشتَ

اگر میرے گھر میں سونا نہیں ہے موتی نہیں ہیں

بیدار زړہ مِ مقناطیس دے دَ خوبانو

میرا دلِ بیدار خوبرویوں کو مقناطیس کی طرح کھینچتا ہے

خلقہ مالہ ضرورت دَ سفر نشتَ

لوگو! میرے لئے خوبرویوں کی تلاش میں سفر کی ضرورت نہیں

چلاسیہ نن پہ عشق کښِ عمر تیر کړہ

اے چلاسی! آج عمر عشق میں گزار دے

یاد لرہ چہ عمر بارِ دگر نشتَ

یہ بات یاد رکھ کہ عمرِ دنیا دوبارہ نہیں ہے

(۲)

که خبرے وی د چا لکه نبات
اگر کسی کی باتیں مصری کی طرح لذیذ ہوں

هر کلام ئے انګبین وی دَ سوات
یا کسی کی باتیں سوات کے شہد کی طرح لذیذ ہوں

چه باطن ئے وی خالی له محبّته
جب اس کا باطن خالی ہو محبّت سے

لکه ډول اواز ئے خور شے په جهات
تو پھر ڈھول کی طرح اس کی آواز اطراف میں پھیلی ہے

چه په وصف دَ مُحِب سرہ موصوف شی
جو موصوف ہو صفتِ محب کے ساتھ

هغه کس دے خوش اوصاف او خوش صفات
وہ آدمی خوش اوصاف ہے اور خوش صفات ہے

کوم وقتونه چه په فکر د دلبر ز ی
جو اوقات کہ محبوب کی فکر میں گذر جاتے ہیں

جواهر دی بے بها هغه اوقات
موتی ہیں بیش قیمت وہ اوقات

چه وقتونه دچا تیر شی په غفلت کښ

جب کسی کے اوقات غفلت میں گذریں

ضائع کیګی صد افسوس هغه ساعات

صد افسوس! وہ ساعتیں ضائع ہوتی ہیں

الله وائی دَ احسان جزا احسان دے

اللہ فرماتا ہے کہ جزائے احسان، احسان ہے (هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَان ۝)

چا ته یاد دی دَ الله دا احسانات

اللہ کے یہ احسانات کس کو یاد ہیں

نن صبا دَ مؤمنانو حال تباه دے

آج کل مؤمنوں کے حالات تباہ ہیں

ځکه نن ځما په لب دی شکایات

اس لئے میرے لب پر شکایتیں ہیں

کله وایم چه اموات دی احیا نه دی

میں کب کہتا ہوں مردے ہیں زندہ نہیں ہیں

چه ذاکر وی مؤمنان او مؤمنات

جب ذاکر ہیں مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں

چه بے غم وی څوک له ذکره بیا زه وایم

جو بے غم ہو ذکر الٰہی سے تو پھر میں کہتا ہوں

فَقَدْ مَاتَ فَقَدْ مَاتَ فَقَدْ مَاتْ

کہ وہ انسان بتحقیق مر گیا بتحقیق مر گیا بتحقیق مر گیا

لاجرم دِله محبوب سره مربوط شي

لازماً محبوب کے ساتھ مربوط ہو

که څوک غواړي په دارینو کښ نجات

اگر کوئی دونوں جہانوں میں نجات چاہتا ہے

هر ورق چه په شجر وی خه تازه وی

جو پتہ بھی درخت پر ہو تو وہ تازہ ہوتا ہے

چه ار توشي بیا ئے او ګوره حالات

جب وہ درخت سے گر جائے پھر دیکھ اس کے حالات

چلاسیه دا کلام د معرفت دے

اے چلاسی! یہ بات معرفت کی ہے

چه تازه وی سبزه زار کښ نباتات

کہ نباتات سبزہ زار ہی میں تروتازہ ہوتے ہیں یعنی الگ ہونے سے ان کی تازگی ختم ہو جاتی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح محبوب کے ساتھ ربط سے روحانی تازگی ہوتی ہے

ردیف ټ

چه له دینه شوئے ته کټ
جب تو دین سے اُلگ ہو گیا

که هر څو مره یه ئے ته غټ
چاہے تو کتنا بڑا آدمی ہی کیوں نہ ہو

لکه طفل ئے شیر خوار ته
تو ایک شیر خوار بچے کی طرح ہے

چه وی مور نه هغه کټ
جو کہ ماں سے جدا ہو گیا ہو

که انسان ئے خو په روح ئے
یاد رکھ اگر تو انسان ہے تو باعتبار روح ہے

دا جسه دِ ده یو پټ
یہ جسم تیرا اوپر سے ایک لبادہ ہے

ته دَ روح په کار کښ سست ئے
تو روح کے معاملے میں ڈھیلا ہے یعنی روح کی خدمت نہیں کرتا

دَ جسے په کار کښ چټ
تو جسم کے کام میں تکڑا ہے

که څوک وائی چه حلوا دہ
اگر تجھے کوئی کہے کہ یہ حلوا ہے

په ئے روان ترے مټ
تو پھر اس کی طرف رواں ہے چستی کے ساتھ

که څوک وائی چه غزا دہ
اگر کوئی کہے کہ غزا (یعنی مذہبی جنگ) ہے

په اردو کښ وائے هټ
تو تو کہتا ہے اردو میں ہٹ
یعنی دور ہو جا

کہ څوک وائی سینما دہ

اگر کوئی کہے کہ سینما ہے

دَ بدئ پہ کار کښې تیز ئے

بدکاری میں تو بہت تیز ہے

د دنیا پہ کار دانا ئے

دنیا کے کام میں تو ہوشیار ہے

روانیګے ورته فټ

تو تو روانہ ہوتا ہے جلدی سے

د نیکئ پہ کار کښې لټ

اور نیکی کے کام میں تو نکما ہے

د عقبیٰ پہ کار کښې جټ

اور آخرت کے کام میں تو ناخبر ہے

وعظ پہ تا هغه باران دے

وعظ ونصیحت تجھ پر وہ بارش ہے

چہ وریګی پہ یو ګټ

جو کہ پتھر پر برستی ہے

چلاسیه غافل نشے

اے چلاسی! تجھے غافل نہیں ہونا چاہیے

زے بہ ګور وته پہ کټ

تو قبر کی طرف جائے گا چارپائی پر

ردیف ث

زه په هجر کښې بې تاب یم الغیاث
میں ہجر میں بے تاب ہوں فریاد ہے

نالِنده لکه سحاب یم الغیاث
بادل کی طرح رونے والا ہوں فریاد ہے

نه پوهیګم په مطلب که څوک خطاب کَ
میں مطلب کو نہیں سمجھتا ہوں اگر کوئی مجھے خطاب کرے

زه بیدار یم که په خواب یم الغیاث
پتہ نہیں میں بیدار ہوں یا نیند میں ہوں فریاد ہے

چه له خیالهٔ م جانان وتلے نه شي
جب میرے خیال سے کسی حال میں محبوب نہیں نکلتا

سرخم ولے په کتاب یم الغیاث
تو پھر میں کیوں سرنگوں ہوں کتاب میں فریاد ہے

څما زړه کښ ستا د وروځو محراب ګرزي
میرے دل میں تیرے ابروؤں کا محراب پھرتا ہے

که ولاړ زړه په محراب یم الغیاث
اگرچہ میں بظاہر محراب میں کھڑا ہوں فریاد ہے

عمر ختم شه دیار در بیرته نه شه
عمر ختم ہوگئی اور محبوب کا در نہیں کھلا

زه ناکام دیار په باب یم الغیاث
میں محبوب کے در پہ ناکام ہوں فریاد ہے

یو ساعت دپاره یم که سر بلند یم
ایک لمحہ کیلئے ہوں اگر میں سر بلند ہوں

په مثال لکه حباب یم الغیاث
میں بلبلے کی طرح ہوں فریاد ہے

که مشهور یم لکه نور څه خوشحال یم چه د عصر آفتاب یم الغیاث
اگر میں مشہور ہوں سورج کی طرح تو خوشحال کیسے ہو جاؤں جبکہ میں سہ پہر کا سورج ہوں فریاد ہے

خوشحالي به هله وه چه زړه مدام وي چلاسی پا به رکاب یم الغیاث
خوشحالی تب ہوتی کہ میں ہمیشہ ہوتا میں چلاسی پا بہ رکاب ہوں فریاد ہے

ردیف ج

ډیر ذلّت او رسوائي ده احتیاج

بہت ذلت اور رسوائی ہے کسی کا محتاج ہونا

رب دِ نه کړي هیڅ څوک چا وته محتاج

اللہ نہ کرے کسی کو بھی کسی کا محتاج

که څوک یل چاته محتاج وي په څه کار کښ

اگر کوئی کسی کا محتاج ہو کسی کام میں

دے مسکین که لري سل لکه افواج

وہ مسکین ہے اگر اس کے پاس ایک کروڑ فوج کیوں نہ ہو

چه بے ځویه حکومت کوَلے نه شي

جب بیٹے کے بغیر حکومت نہیں کر سکتا

دے ادنا سړے هغه صاحب دَ تاج

ایک ادنیٰ آدمی ہے وہ صاحب تاج

رب دِ مرکړی په یودم هغه بیمار
اللہ جلدی مارے اس بیمار کو

چه ئے بے دَ چاکیدے نه شی علاج
جس کا علاج کسی کے بغیر نہیں ہوتا

ناسته خه ده په خپل کور کښ په تیاره کښ
اپنے گھر میں تاریکی ہی میں رہنا ٹھیک ہے

رڼرا خه نه ده دَ بل چا په سراج
روشنی اچھی نہیں کسی کے چراغ سے

که سلطان دے خو زه وایم چه غریب دے
اگر بادشاہ کیوں نہ ہو میں کہتا ہوں غریب ہے

چه په ځان باندے مَنی دَ چا خراج
جب اپنے اوپر کسی کا خراج تسلیم کرتا ہے

چه دَ بل چا نوکری کوَل رواج وی
جب اوروں کی نوکری کرنے کا رواج ہو

رب دِ ورکړی دنیا له داسے رواج
اللہ دور کرے دنیا سے ایسے رواج کو

چلاسیه دَ بل دَ رنه لاس مه نسه
اے چلاسی تو کسی کے در پر ہاتھ مت پھیلا

که صوفی دے که عالم دے که الحاج
خواہ صوفی ہو خواہ عالم ہو خواہ الحاج ہو

ردیف ح

شه ذاکر که دِ دوی خوښ کمال دَ روح
تو ذاکر بن جا اگر تجھے پسند ہے روح کا کمال (خوش)

بے له ذکره وی کمال مُحال دَ روح
ذکر کے بغیر روح کی تکمیل ناممکن ہے

لکه تن چه په خوراک تروتازه شي
جس طرح تن کھانے سے تروتازہ ہوتا ہے

شي په ذکر دا سے زیات جمال دَ روح
اس طرح ذکر سے روح کا جمال بڑھتا ہے

دا منم چه دَ تن مخ لرے ته بدر
یہ میں مانتا ہوں کہ تیرے جسم کا چہرہ چودھویں کا چاند ہے

لیکن مخ لرے لکه هلال دَ روح
لیکن تیری روح کا چہرہ مثل ہلال ہے

خلق وائی چہ د تن زوال زوال دے

لوگ کہتے ہیں کہ تن کا زوال ، زوال ہے

حقیقت کښې دے زوال زوال دَ روح

حقیقت میں روح کا زوال ، زوال ہے

غافل شخص نن لہ روحہ څہ خبر دے

غافل انسان آج روح سے کیا واقف ہے

پس لہ مرګه به ظاهر شی حال دَ روح

موت کے بعد روح کی حالت زار ظاہر ہو جائے گی

د یارانو دا اقوال اقوال د تن دی

یار لوگوں کی یہ باتیں تن کی باتیں ہیں

چلاسیہ د کړ کوَن وی قال دَ روح

اے چلاسی! روح کی باتیں اور ہی قسم کی ہوتی ہیں

ردیف خ

کہ چا اولید دَ فراق اودَ هجران مخ

اگر کسی نے دیکھا جدائی کا چہرہ

گویا اولید پہ دنیا کښ دَ نیران مخ

گویا اُس نے دیکھا دنیا ہی میں دوزخ کا چہرہ

کہ خوک اوګوری محفل د مہرخانو

اگر کوئی دیکھے خوبرویو کی محفل

نہ بہ ګوری دوبارہ دَ ګلستان مخ

وہ کبھی دوبارہ گلستان کا چہرہ نہیں دیکھے گا

ډیر مخونہ م لیدلی دی دنیا کښ

میں نے بہت سے چہرے دیکھے ہیں دنیا میں

دیار مخ پشان بل نشتہ عالیشان مخ

دوست کے چہرے کی طرح عالیشان چہرہ کہیں بھی نہیں ہے

مخ مګوره دَ حکّامو ظالمانو
ظالم حاکموں کا چہرہ مت دیکھ

ولې ګورې دَ فرعون او دَ هامان مخ
کیوں تو فرعون اور ہامان کا چہرہ دیکھتا ہے

هغه مخ وته کتل مناسب نشته
اس چہرے کو دیکھنا مناسب نہیں ہے

چه هغه ته دې بې قدره دَ انسان مخ
جس کے سامنے انسان کا چہرہ بے قدر ہے

هیڅ نور نشته دې په مخ دَ ګمراهانو
گمراہوں کے چہرے پر کوئی نور نہیں ہے

منوّر دې ډیر دَ مردِ مسلمان مخ
مرد مسلمان کا چہرہ بہت نورانی ہے

له رحمانه به څه مومې په عقبیٰ کښې
تجھے رحمٰن سے آخرت میں کیا ملے گا

په دنیا کښې چه نه ګورې دَ قرآن مخ
جب تو دنیا میں قرآن کا چہرہ ہی نہیں دیکھتا

نن د ستا په مخ کښې نه وینم ایمان زړه

آج میں تیرے چہرے پر ایمان نہیں دیکھتا ہوں

خلقه پیژنم د دین او د ایمان مخ

لوگوں میں دین اور ایمان کا چہرہ پہچانتا ہوں

صد افسوس چه د زړه مخ دے امریکے ته

صد افسوس! دل کا رخ امریکہ کی طرف ہے

دے مکے ته په ظاهر د پاکستان مخ

بظاہر پاکستان کا رخ مکّے کی طرف ہے

که نور خلق و بل مخ ته هم نظر کړي

اگر دوسرے لوگ کسی اور چہرے کی طرف بھی نظر کرتے ہیں

چلاسی کوري فقط د خپل جانان مخ

چلاسی صرف اپنے دوست کے چہرے کو دیکھتا ہے

ردیف د

زه زار کیم له جانانه دا رښتیا دی
(رختیا)
میں قربان ہوجاتا ہوں اپنے محبوب پر یہ سچ ہے

لوړ زه موړ یم له هر چانه دا رښتیا دی
(رختیا)
باقی میں ہر ایک سے سیر ہوں یہ سچ ہے

په کوم وقت چه جدا یم زه له یاره
جس وقت میں اپنے محبوب سے جدا ہوں

نه موړیږم له ژړانه دا رختیا دی
پھر میں رونے سے سیر نہیں ہوتا ہوں یہ سچ ہے

چه د وصل خه ایام م په خاطر شی
جب وصل کے دن مجھے یاد آتے ہیں

بیا خبر نه یم له ځانه دا رختیا دی
پھر میں بوجہ پریشانی اپنے آپ سے ناخبر ہوتا ہوں یہ سچ ہے

چه د دوست د پاره کله شوم په میدان کښ
جب میں دوست کے لئے میدان میں کودپڑتا ہوں

نه یریږم بیا اَعدانه دا رختیا دَ
پھر میں دشمنوں سے نہیں ڈرتا ہوں یہ سچ ہے

چه د دوست په لار کښ سر زي یا م مال زي
دوست کے راستے میں خواہ میرا سر جائے یا مال جائے

بے پروایم له نقصانه دا رختیا دَ
میں ہر قسم کے نقصان سے بے پرواہوں یہ سچ ہے

په دوستئ کښ دا جهان ډیر بیوفا دے
دوستی کے معاملے میں دنیا بہت بے وفا ہے

زه خفه یم له جهانه دا رختیا دَ
میں دنیا سے خفا ہوں یہ بات سچ ہے

په ژړا کښ م موندلی دی سود ونه
رونے سے میں نے بہت سے فوائد حاصل کئے ہیں

ژړا خه ده له خندانه دا رختیار
رونا بہتر ہے ہنسنے سے یہ سچ ہے

خلق وائی دا فقیر عاشق مزاج دے

لوگ کہتے ہیں یہ فقیر عاشق مزاج ہے

زہ یم دا سے له پخوانه دا رختیادَ

میں پرانے زمانے سے ایسا ہوں یہ سچ ہے

نه یریگم له گژدمه نه له ماره

نہ میں بچھو سے ڈرتا ہوں اور نہ سانپ سے

زہ یریگم له هجرانه دا رختیادَ

میں ڈرتا ہوں جدائی سے یہ سچ ہے

ورته وایه چه له ما سره مهمان شی

اسے کہو کہ وہ میرے پاس مہمان ٹھہرے

قربانیگم له مهمانه دا رختیادَ

میں قربان ہوتا ہوں مہمان پر یہ سچ ہے

زہ انسان یم که عاصی را ته څوک وائی

میں انسان ہوں اگر کوئی مجھے گنہگار کہتا ہے

بیروُن نشته له امکانه دا رختیادَ

یہ بات ناممکن نہیں ہے یہ سچ ہے

ځما نوم دے چلاسی زړه د یر حزین یم

میرا نام چلاسی ہے میں بہت غمزدہ ہوں بسبب عشق

دروغ نشته مهربانه دا رختیاد

جھوٹ نہیں ہے اے میرے مہربان! یہ سچ ہے

(۲)

چه تیریږي دغه عمر لکه باد

جب یہ عمر گذر جاتی ہے ہوا کی طرح

پدے عمر به نادان کړي اعتماد

اس عمر پر بے وقوف آدمی اعتماد کر سکتا ہے

مغرور مشه د دنیا قصر بلند کښ

دنیا کے محلات بلند میں مغرور مت ہو جا

د دنیا قصرونه ټول دي بے بنیاد

دنیا کے سارے محلات بے بنیاد ہیں

چه د چا په زړه کښ فکر وي د موت

جس کے دل میں موت کی فکر ہو

په دنیا کښ هغه څنګه به وي ښاد (خاد)

وہ آدمی دنیا میں کیسے خوش ہوگا

په دنیا کښ مسافر ئے مقیم نه ئے

دنیا میں تو مسافر ہے مقیم نہیں ہے

یاد دے ماته نصیحت د خپل استاد

مجھے اپنے استاد کی یہ نصیحت یاد ہے

پدے ځائے کښ خوش قسمت سړے هغه دے

اس دنیا میں خوش قسمت آدمی وہ ہے

چه ئے زړه له خواهشاتو وي آزاد

جس کا دل خواہشات نفسانیہ سے آزاد ہو

که هر څو مره خواهشات د چا پوره شي
کسی کی جتنی خواہشات بھی پوری ہو جائیں

په آخر کښ به رحلت کړي نامراد
آخر وہ دنیا سے ناکام چلا جائے گا

له دنیا نه په افسوس وتل دی
دنیا سے بصد افسوس نکلنا ہے

حالت ګوره د مجنون او د فرهاد
حالت دیکھ مجنون اور فرہاد کی

چلاسیه که د کور دلته محکم وی
اے چلاسی! اگر تیرا گھر یہاں محکم کیوں نہ ہو

زه ئې وینم په هوا بې له عماد
میں اسے ہوا پر دیکھتا ہوں بغیر ستون کے

(٣)

څه ربه دا څه بد زمانه ده
اے میرے رب! یہ کیسا برا زمانہ ہے (زمانہ سے مراد اہل زمانہ ہیں)

رور م رور نه دے هم خور خور ځانه ده
بھائی میرا بھائی نہیں ہے۔ بہن میری بہن نہیں ہے
(یہاں صنعتِ تجنیس ملاحظہ ہو)

بے لہ غمه پکښې ماځه شے اونه لید

غم کے سوا میں نے اس میں کوئی چیز نہیں دیکھی

دا دنیا یو جهنّم دے دنیا نه دَ

یہ دنیا تو ایک جہنّم ہے دنیا نہیں ہے

که دَ چا په لاس کښې صرف یو درم وے

اگر کسی کے ہاتھ میں ایک روپیہ ہے

که دَ چا په تصرّف کښې خزانه دَ

اگر کسی کے تصرّف میں خزانہ ہے

خالی لاس به دغه دواړه له دنیا زي

یہ دونوں دنیا سے خالی ہاتھ جائیں گے

ځما روره دا دنیا د هیچا نه دَ

اے میرے بھائی ! یہ دنیا کسی کی نہیں

دا ظالم میزبان ملمه له آخر مړ کړ

یہ ظالم میزبان آخر اپنے مہمان کو مار ڈالتا ہے

هر میّت لره مرض یو بهانه دَ

ہر میّت کے لئے مرض تو ایک بہانہ ہے

نه پوهیګم دا جهان دِ ولے دوست دے

میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ جہان تیرا دوست کیوں ہے

د دے دوست حمله په تا قاتلانه دَ

اس دوست کا حملہ تجھ پر قاتلانہ ہے

دراز عمر ځما تیر شه په دنیا کښ

میری لمبی عمر دنیا میں گزر گئی

دا ترا وسه ځما مخکښ بیګانه دَ

یہ ہنوز میرے سامنے بیگانہ ہے

دا دعواکے چه اشنا دَ چلاسی یم

دنیا کا یہ دعویٰ ہے کہ میں چلاسی سے آشنا ہوں

مګر زه یم منکر چه اشنا نه دَ

مگر میں منکر ہوں کہ وہ میری آشنا نہیں ہے

ردیف ښ

بیګاه زه شوم دَ خوبانو په مکان کښ
گزشتہ رات میں خوبرویوں کے مکان میں داخل ہوا

ګویا زه شوم په بوستان او ګلستان کښ
گویا میں بوستان و گلستان میں داخل ہوا

دومره خوښ یم زه دَ ذکر په محفل کښ
میں اتنا زیادہ خوشحال (خوش) ہوں ذکر کی محفل میں

وایم زه یم په ګلزار کښ د رضوان کښ
کہ میں کہتا ہوں کہ میں رضوان کے گلزار میں داخل ہوا

زه چه کله دَ جانان خبرے اورم
جب بھی میں اپنے محبوب کی باتیں سنتا ہوں

وایم زه شوم د لعلونو په دوکان کښ
تو میں کہتا ہوں کہ میں داخل ہوا لعلوں کی دکان میں

هر سړے چه وی ګدا د ګلرخانو

ہر وہ آدمی جو کہ گل رخوں کا فقیر ہو

داسړے دے په دولت د سلیمان ګډ

گویا یہ شخص دولتِ سلیمانی پر قابض ہے

محبّت دیار چه تالره حاصل شی

جب محبتِ محبوب تجھے حاصل ہو جائے

او به شے ته په ایقان او په عرفان ګډ

تو پھر تو عرفان و ایقان میں داخل ہو جائے گا

لاجرم به د وصال په محل ګډ شی

لازماً وہ وصال کے محل میں داخل ہو جائے گا

هر انسان چه شی د هجر په زندان ګډ

ہر وہ انسان جو ہجر کے زندان میں داخل ہو جائے

که څوک او رسی مرض د محبّت ته
خامخه به شی مطب کښې د درمان ګډ

اگر کوئی مرض محبّت کو پہنچ جائے
لازماً وہ علاج کے مطب میں داخل ہو جائے گا

چه له مینې نه خالي ئې چلاسیه
بیا خو ته ئې په نقصان او په خسران ګډ

اے چلاسی! اگر تو محبّت سے خالی ہے
پھر تو تو نقصان اور خسران میں داخل ہے

ردیف ذ

دیار فکر دے هر صبح وشام لذیذ
فکر محبوب ہر صبح و شام لذیذ ہے

داسے نشته دے هرګز اِدام لذیذ
اس طرح تو ہرگز کوئی بھی سالن لذیذ نہیں

لکه څنګه چه لبان دَیار لذیذ دی
جس طرح کہ محبوب کے لب لذیذ ہیں

دومره کله وی شراب دَ جام لذیذ
اتنا کب ہوتا ہے جام کا شراب لذیذ

هر ثمر چه همیشه وی بے لذّت شی
ہر پھل جو ہمیشہ ہو بے لذت ہوتا ہے

دیار ذکر دے عَلَی الدّوام لذیذ
ذکر محبوب ہمیشہ کے لئے لذیذ ہے

لکه څنګه چه میوے دی په جنت کښ

جس طرح کہ جنت میں پھل ہیں

دا سے دے حُماد یار کلام لذیذ

اسی طرح میرے محبوب کی باتیں لذیذ ہیں

لکه څنګه چه لذیذ دی دا اشعار

جس طرح کہ یہ اشعار لذیذ ہیں

دا سے کله دی امرود و آم لذیذ

اسی طرح امرود اور آم کب لذیذ ہیں

که ډیر بد وی خو چه ستا وی هغه خه وی

اگر بہت بُرا کیوں نہ ہو جب تیرا اپنا ہے تو اچھا ہے

پکار څه دے د بل چا طعام لذیذ

دوسروں کا کھانا اگر لذیذ بھی ہو تو کیا

که لذیذ وی رزق ډیر په غلا ئے کښ
اگر غلامی میں رزق بہت لذیذ کیوں نہ ہو

مګر وړح نه وی د مرد ړام لذیذ
مگر تابعدار آدمی کا دن لذیذ نہیں ہوتا

چلاسیه که هوښیار ئے تر نه تخته
اے چلاسی اگر تو ہوشیار ہے تو اس سے بھاگ

که هر څو مړ وی دانے د دام لذیذ
جتنے بھی ہوں دام کے دانے لذیذ

ردیف ر

رد عبدالحمید سے

لہ دنیانہ بہ آخر کوے رفتار
تو دنیا سے آخر رحلت کرے گا

مشہ دا ھسے حریص دَ اقتدار
اتنا حریص مت ہو جا اقتدار کا

دَ غریب پہ سر کښې کیګدہ وړشہ تاج
کسی غریب کے سر پہ جا کر تاج رکھ

بیا ئے اوګورہ مستی او افتخار
پھر اس کی مستی اور افتخار دیکھ

ما لیدلی دی پخپلہ سم سم خلق
میں نے خود اچھے اچھے لوگ دیکھے ہیں

چہ لہ جاہَ شی بے دین مردِ دیندار
بسببِ جاہ ایک دیندار آدمی بے دین ہو جاتا ہے

احمقان ور پسے منډه کړ په شوق

احمق لوگ اقتدار کے پیچھے شوق سے دوڑتے ہیں

هوښياران له اقتداره وي بيزار

ہوشیار لوگ اقتدار سے بیزار ہوتے ہیں

خواهنده له اقتدار ور کول نشته

چاہنے والے کو اقتدار سونپنا منع ہے

په حديث د مصطفیٰ ﷺ خير الابرار

محمد ﷺ خیر الابرار کی حدیث میں

هر يو فرد د اُمت نن دے خواهان

امت کا ہر فرد اقتدار کا خواہش مند ہے

هر يو کس غواړي له جهله دغه بار

ہر ایک آدمی جہالت کی وجہ سے اس بوجھ کو چاہتا ہے

نور قومو کښې خو مشر وي يو کس

اور قوموں میں تو ایک آدمی مختار ہوتا ہے

یعنی ایک پر سب متفق ہوتے ہیں

دوي کښې هر سړے پسند کړ اختيار

لیکن مسلمانوں میں ہر ایک آدمی مختار بننا چاہتا ہے

د اسلافو په تاريخ کښې نظر اوکړه

سلف کی تاریخ پر نظر ڈال

چه عزت پسے څوک نه وه بيقرار

کہ عزت کیلئے ان میں سے کوئی بھی بے قرار نہیں تھا

چلاسيه آخر کوچ دے له جهانه

اے چلاسی! آخر جہاں سے جانا ہے

د عزت د پاره مشه د دل آزار

عزت کے لئے کسی کی دل آزاری نہ کر

(۲)

محبّت دے یو شجر
محبت ایک درخت ہے

دا شجر دے پُر ثمر
یہ شجر پُر میوہ ہے

دا ثمر دے ډیر لذیذ
یہ میوہ بہت لذیذ ہے

لکه شهد لکه شکر
شہد و شکر کی طرح

هر محب درّ یتیم دے
ہر عاشق گوہر یکتا ہے

څوک ئے نشته دے همسر
اس کا کوئی مقابل نہیں

هر محفل کښې چه ناست وي
جس محفل میں یہ بیٹھے

با شوکت وي با اثر
یہ بارعب اور با اثر ہوتا ہے

په هر ځائے کښې نافع وي
ہر جگہ یہ نفع دینے والا ہوتا ہے

دے بے شر دے بے ضرر
بے شر ہے اور بے ضرر ہے

په فطرت کښې خزان نه دے
یہ فطرت میں خزاں نہیں ہے

دے نسیم دے دَ سحر
بلکہ یہ نسیم سحر ہے

په هر ځائے کښې ظلمت وي
جدھر تاریکی ہو

دے وي هلته لکه نور
یہ اُدھر سورج کی طرح ہوتا ہے

په هر ځائے کښ چه غربت وي
جس جگہ غربت ہو

دے وي هلته لکه زر
اُدھر وہ سونے کی مانند ہوتا ہے

دے خفیف دِ ده په مخکښ
اس کے سامنے ہلکا ہے

دا جهان لکه وزر
یہ جہان جیسے پَر

په جهان دے نه مړیږي
اس جہان پر یہ سیر نہیں ہوتا

دے اوچت لري نظر
اس کی نگہ بلند ہے

دے په قوم کښ ډیر عزیز وے
یہ قوم میں بہت معزز ہوتا ہے

په جسے کښ لکه سر
جیسے جسم میں سر

په ایّام د جدائی کښ
محبوب سے جدائی کے ایّام میں

گویا دے وي په مِجمَر
گویا یہ انگیٹھی میں واقع ہے

وي جدا د یار له لبه
یہ اپنے محبوب کے لب سے جدا

خشک لب تشنه جگر
خشک لب اور تشنہ جگر ہوتا ہے

دے ولاړ د یار په دروي
یہ ہمیشہ اپنے محبوب کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے

تازه تر لکه نختر
تروتازہ ہوتا ہے چیڑھ کے درخت کی طرح

دے نه خوزیږي لدے ځایه
یہ اس جگہ سے ہلتا نہیں

دے محکم دے لکه غر
یہ ادھر پہاڑ کی طرح محکم ہے

د محب دغه وصفونه

مرد عاشق کی یہ تعریفیں

چلاسی لکی اکثر

اکثر چلاسی لکھا کرتا ہے

(۳)

د دنیا دغه کار کار نه دے بے کار

اے بیکار آدمی! دنیا کا یہ کام کوئی کام نہیں

د عقبیٰ کار وته کار وایه هشیار

اے ہوشیار! آخرت کے کام کو کام سمجھ

تجربه ده چه په گل کښ وفا نشته

تجربہ ہے کہ پھول میں کوئی وفا نہیں یعنی موسمِ خزاں میں پژمردہ ہونے والا ہے

اے بلبله ځان او باسه له گلزار

اے بلبل! بستان سے اپنے آپ کو نکال

دا دنیا د چا کور نه دے دا بازار دے

یہ دنیا کسی کا گھر نہیں ... تو ایک بازار ہے

شام قریب دے زر روان شه له بازار

شام قریب ہے جلدی بازار سے روانہ ہو جا

په خوخۍ له دغه ځایه رخصت واخله

آج بخوشی اس جگہ سے رخصت لے لے

چه صبا ته ئے روان بے اختیار

جب کل تو بے اختیار یہاں سے روانہ ہے

هیچ غرض نشته د دوے په کار دَ دین کښ

کوئی غرض نہیں ان کی دین کے کام میں

بے دینا نو سره مه کینه دیندار

اے دیندار! بے دین لوگوں کے پاس مت بیٹھ

دا مرض دے متعدّی اے ځما دله

یہ مرض متعدّی ہے اے میرے دل!

مجتنب شه زر له دا هسے بیمار

الگ ہو جا جلدی ایسے بیمار سے

دوے دی نار وته روان له دوے نه تخته
یہ لوگ دوزخ کی طرف رواں ہیں ان سے بھاگ

که د اغوا ره یے چه محفوظ شے ته له نار
اگر تو یہ چاہتا ہے کہ دوزخ سے بچ جائے

حقیقت کښ اقتدار څه دے؟ خو یو مردار دے
حقیقت میں اقتدار کیا ہے؟ ایک مردار ہے

مه جنګیږه په مردار اے مردار خوار
اے مردار خوار! مت لڑ پڑ مردار پر

په آخر د اقتدار کښ وینی دار دوے
اقتدار کے آخر میں دار دیکھتے ہیں یعنی پھانسی

دور بینان ځکه دی تنګ له اقتدار
دور اندیش لوگ اسلئے اقتدار سے تنگ ہیں (لطف یہ ہے کہ خود لفظ اقتدار کے آخر میں بھی دار ہے)

چلاسی له اقتداره ډیر ویریګی
چلاسی اقتدار سے بہت ڈرتا ہے

لکه څنګه چه ویریږی څوک له مار
جیسے کوئی ڈرے سانپ سے

ردیف ړ

رب حاضر دے هم ناظر یقین په دا کړ
اللہ حاضر ہے نیز ناظر ہے اس پر یقین کر

هغه گوري ته گناه کوے حیا کړ
اللہ دیکھتا ہے تو گناہ کرتا ہے شرم کر

دستا مخ دے وجهان ته رب ته شا ده
تیرا رخ جہان کی طرف ہے اللہ کی طرف پشت ہے

که پوهیګے رب ته مخ جهان ته شا کړ
اگر تو سمجھتا ہے تو اللہ کی طرف رخ کر، جہان کی طرف پشت کر

نه مؤمن نه موحّد ئے په دے حال کښ
اس حال میں تو نہ مؤمن ہے نہ مؤحّد ہے

دَ توحید او دَ ایمان هله دعوا کړ
ایمان اور توحید کا تب دعویٰ کر

دا جهان به شي دستا که رب دستا شي

اگر اللہ تیرا ہوا تو یہ جہان بھی تیرا ہو جائے گا

په رښتیا وایم زړه دا باور په ما کړه
(رختیا)

یہ میں سچ کہتا ہوں مجھ پر یقین کر

په تا باندے د الله څومره احسان دے

تجھ پہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے

بے وفا مشه الله سره وفا کړه

بے وفا نہ ہو جا اللہ کے ساتھ وفا داری کر

لږ اوګوره د وطن دغه اشیاته

کچھ وطن کی ان ساری چیزوں کو دیکھ جو تیرے لئے ہیں

هم په زړه کښې د بدن دغه اعضا کړه

یز دل میں لا بدن کے یہ سارے اعضاء

دومره لوے محسن له تا نه رنجیده دے

اتنا بڑا محسن جس نے مذکورہ بالا نعمتیں تجھے عطا کی ہیں تجھ سے ناراض ہے

اے بدبخته ته په ځان باندے جړا کړه

اے بدبخت ! تو اپنے آپ پر رو

دا غریب دستا د پارہ ډیر غمگیں دے

یہ غریب آپ کے بارے بہت پریشان ہے

چلاسی د پارہ ډیرہ تہ دعا کړہ

چلاسی کے حق میں بہت دُعا کر

(۲)

بار آور شہ نن ځما شجر دَ زړہ

میرے دل کا شجر بار آور ہوا

دے لذیذ خومرہ یارب ثمر دَ زړہ

یارب کتنا لذیذ ہے پھل دل کا

تیرہ شپہ شوہ د اللہ دغہ احسان دے

رات گذر گئی اللہ کا یہ احسان ہے

لہ ھر لوری شہ روشن سحر دَ زړہ

ہر طرف سے دل کی صبح روشن ہوئی

داسمان دا نوَر له شرمه به پنهان شی
آسمان کا یہ سورج شرم سے پوشیدہ ہو جائے گا

که ظاهر شی په دنیا کښ نور دَ زړهٔ
اگر ظاہر ہو جائے دنیا میں دل کا سورج

په راحت د تن که تن دسړی بنادوی
تن کی راحت سے اگر تن شاد ہوتا ہے (خاد)

وی دَتن دغه راحت ضرر دَ زړهٔ
لیکن تن کی یہ راحت دل کا نقصان ہے

ناست په کور کښ یم مدام سفر مې نشته
میں گھر میں ہوں میرا کہیں سفر نہیں

راشه او گوره ځما سفر دَ زړهٔ
لیکن آ دیکھ میرے دل کا سفر

ظاهری نظر مې دومره اوچت نه دے
میری ظاہری نظر اتنی بلند نہیں ہے

ډیر اوچت مې دے لیکن نظر دَ زړهٔ
لیکن میرے دل کی نظر بہت بلند ہے

په ظاهر کښې که خاموش يم په محفل کښې
بظاہر اگرچہ میں خاموش ہوں محفل میں

تر اسمانه رسي شور و شر د زړه
لیکن میرے دل کا شور وشر آسمان تک پہنچتا ہے

که خالي لرم زه کور له سيم و زره
اگر میرا گھر سیم و زر سے خالی ہے

ډير په کور کښې لرم سيم و زر د زړه
لیکن میرے گھر میں دل کے سیم و زر کی کمی نہیں

ټول جهان ځما محب دے زه محبوب يم
آج سارا جہان محب ہے میں محبوب ہوں

چلاسيه دا دے ټول اثر د زړه
اے چلاسی! یہ سب دل کا اثر ہے

(۳)

هغه کار چه ناپکار وی هغه کار کړې
جو کام بیکار ہو وہ کام تو کرتا ہے

چه پکار وی هغه کار نه ته انکار کړې
جو کام درکار ہو اس سے تو انکار کرتا ہے (یہاں صنعت تجنیس ہے)

په کوم ځائے چه بد محفل وی هلته کینې
جدھر بُری محفل ہو ادھر تو ٹھہرتا ہے

د نیکانو له محفله زر فرار کړې
نیک لوگوں کی محفل سے تو گریز کرتا ہے

په ګپ شپ کښ یو ساعت شی په تا کال
گپ شپ میں ایک سال تجھے ایک ساعت دکھائی دیتی ہے

یو ساعت په عبادت کښ په ځان بار کړې
لیکن ایک لمحہ بھی عبادت میں تو اپنے اوپر بوجھ بنا دیتا ہے

چه پاګل هم نه ئے هغه کار کوے ته
وہ کام تو کرتا ہے جو کہ دیوانہ بھی نہ کر سکے

بیا په ځان باندے یقین ته د هوشیار کړې
پھر اپنے اوپر تو ہوشیار ہونے کا یقین کرتا ہے

هر يو لفظ دِ په خلقو لوے عذاب شي

تیرا ہر لفظ لوگوں کے لئے بڑا عذاب بنتا ہے

دا ناز که جبه ولے لکه خار کړې

اپنی اس نازک زبان کو تو کانٹا کیوں بنا دیتا ہے

چه له خلقو نه تحسین او تعریف غواړې

جب تو لوگوں سے اپنے لئے تعریف وتحسین چاہتا ہے

بیا ځان ولے طبیعت کښې لکه مار کړې

پھر تو اپنے آپ کو طبیعت میں کیوں سانپ بناتا ہے

په پټي کښې کرے خارِ مغیلان ته

تو اپنی کھیتی میں کیکر کے کانٹے کاشت کرتا ہے

صد افسوس چه د ګلونو انتظار کړې

افسوس ہے کہ تو منتظر پھولوں کا ہے

که په ځان غواړے چغار د بلبلانو

اگر تو اپنے لئے بلبلوں کا چہچہانا پسند کرتا ہے

دا به هله شي چه ځان لکه ګلزار کړې

تو یہ تب ہوگا کہ تو اپنے آپ کو گلزار بنادے

نه پوهیږې چه دِ نفس لوی دشمن دے
تو نہیں سمجھتا کہ تیرا نفس بڑا دشمن ہے

د دشمن په خیرخواهئ ته اعتبار کړې
دشمن کی خیر خواہی پر تو اعتبار کرتا ہے

راته وایه چه ناری ئے که نوری ئے
مجھے بتا کہ تو ناری ہے یا نوری ہے

په نسب باندے چه دومره افتخار کړې
جب تو نسب پر اتنا فخر کرتا ہے

پیدا کړے هر انسان دے رب له خاکه
اللہ نے سب انسانوں کو مٹی سے پیدا کیا ہے اے مغرور ! تو اوروں سے جدا نہیں ہے

دا بیجا فخر ونه ولے اختیار کړې
یہ بے جا فخر تو نے کیوں اپنا یا ہے

زر تر زره به اورسے دوزخ ته
جلدی ہی تو دوزخ تک پہنچ جائے گا

چلاسیه که شیطان پسے رفتار کړې
اے چلاسی! اگر تو شیطان کے پیچھے چلا

ردیف ز

که د اغواړې چه ته شې لایق د ناز
اگر تو چاہتا ہے کہ ناز کا لائق بن جائے

شه په حب د دوست له خلقه بې نیاز
تو پھر دوست کی محبت میں غرق ہو کر لوگوں سے بے نیاز ہو جا

حرص پرېږده په قسمت باندې راضي شه
حرص چھوڑ دے قسمت پر راضی ہو جا

د چا رزق نه زیاتیږي په ډېر آز
کسی کا رزق حرص کی زیادتی سے زیادہ نہیں ہوتا

چه د غیر په بندګۍ کېنې روزي مومې
جب تو غیر کی بندگی میں روزی پاتا ہے

رب د نه کړي دا سې عمر بد دراز
اللہ نہ کرے ایسی بری عمر دراز

لکه کرم دیره مشه په ډیران کښ

کیڑے کی طرح راکھدان میں سکونت نہ کر

په هوا روزی تلاش کړه لکه باز

ہوا میں روزی تلاش کر باز کی طرح

خه خصلت ځان کښ پیدا کړه چه محبوب شې

اچھی خصلت اپنے آپ میں پیدا کر تاکہ تو محبوب بن جائے

خوش خصلت وه خوبصورت نه وه ایاز

خوش خصلت تھا خوبصورت نہیں تھا محمود کا محبوب ایاز

د کرم - در لره باز په مخلوقاتو

سخاوت کا دروازہ مخلوق پر کھول دے

چه په تا شی د خالق دروازه باز

تاکہ تجھ پر خالق کا دروازہ کھل جائے

که له ربه امداد غواړې په تکلیف کښ

اگر اللہ سے تو امداد چاہتا ہے تکلیف میں

شه په ورځ د خوشحالۍ عاجز نواز

تو اپنی خوشحالی کے دن غریب پرور بن جا

حباب هم سرفرازی کَ لـه غرور ه
ببلبلہ بھی کبھی کبھی سرفرازی کرتا ہے غرور سے

دا سے مه وایه چه زه یم سرفراز
تو یہ نہ کہہ کہ میں ہی سرفراز ہوں

ابلیس گوره چه له کبره رَدِّ باب شه
دیکھ ابلیس تکبّر کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوا

هر دانا کوی له کبره احتراز
ہر ہوشیار آدمی تکبر سے پرہیز کرتا ہے

مشتِ خاک چه په کرسئ باند نشه شی
جب انسان جو کہ مشتِ خاک ہے کرسی پر مغرور ہو جائے

حقیقت کښ دا ذلّت دے نه اعزاز
حقیقت میں یہ ذلت ہے اعزاز نہیں ہے

نادانان په نجاست باندے غرور کَ
احمق لوگ نجاست پر مغرور ہوتے ہیں

د دنیا عزّت په خواب کښ دے براز
دنیا کی عزت خواب میں بول و براز ہے یعنی جو آدمی خواب میں نجاست دیکھے اسے
عزت و مال ملے گا۔

دَ وطن شاعران ټول که سخن ساز دی

اگر وطن کے تمام شعراء سخن ساز ہیں

ته پښان دَ چلاسی شه مردم ساز

تو چلاسی کی طرح مردم ساز بن جا

یعنی تو شعر برائے شعر نہ کہہ بلکہ مصلحِ قوم بن جا

(۲)

دَ سلوک په دغه لار کښې نه یا مه ځه

سلوک کے اس راستے پر تو جا یا مت جا

دغه وایم له رهبره جدا مه ځه

میں کہتا ہوں اگر تو جاتا بھی ہے تو بغیر رہبر کے مت جا

هر یو رولره حاجت دَ رهبرئ وی

ہر راہرو کیلئے راہبری کی ضرورت ہوتی ہے

خبردار شه تنها مه ځه تنها مه ځه

خبردار ! اکیلا مت جا اکیلا مت جا

هم اثر ډیر دنیکانو په دعاوی

نیز نیک لوگوں کی دعا میں اثر ہوتا ہے

په دعا ځه په دعا بے دعا مه ځه

دعا کے ساتھ جا دعا کے ساتھ بغیر دعا کے مت جا

لاجرم به هر مخلص رسی مراد ته

لازماً ہر مخلص مقصود تک پہنچ جائے گا

که ته ځې ځه بے ریا په ریا مه ځه

اگر تو جاتا ہے تو بے ریا جا ۔ ریا کے ساتھ مت جا

چه حاصل شی ربطِ تام دغه مقصد دے

اگر دوست کے ساتھ رابطہ تامہ حاصل ہو جائے یہی مقصد ہے

کرامت سره په آب وهوا مه ځه

کرامت سے آب وہوا پر مت جا

په دے لار کښ بے خبر خلق په شا ځی

اس راستے میں بے خبر لوگ پیچھے کی طرف چلتے ہیں (یعنی شریعت کے خلاف چلتے ہیں)

ته په مخه ځه په مخه په شا مه ځه

تو آگے کی طرف چل، آگے کی طرف چل پیچھے کی طرف مت جا

پدے لار کښې د دوا هم ضرورت شی

اس راستے میں دوائی کی بھی ضرورت پڑتی ہے
(دوا سے مراد اس راستے میں دفع تکاسل کے لئے مناسب اَوْرادِ ماثورہ کا وِرد ہے)

واخله ځان سره دوا بے دوا مه ځه

اپنے ساتھ دوا لے کر جا بغیر دوا کے مت جا

پدے لار کښې د مارانو هم ډیر زور دے

اس راستے میں سانپوں کا بھی بہت زور ہے

واخله لاس کښې ته عصا بے عصا مه ځه

ہاتھ میں لاٹھی لے کر جا بغیر لاٹھی کے مت جا (اس سے مراد دلائل شرعیہ ہیں جن کے ذریعے سے شیطان کے حربوں کا قلع قمع کیا جاتا ہے)

د رهبر په قول کښې چون و چرا نکړے

رہبر کی کسی بات میں چون وچرا نہ کر

که دے وائی پدے لار شه په دا مه ځه

اگر وہ کہے کہ اِس طرف جاؤ اُس طرف مت جاؤ

د رهبر د یاره علم لازمی دے

یاد رکھ! کہ راہبر کے لئے علم شرعی بہت ضروری ہے

ته په مخکښې ځاے او ګوره بے ځامه ځه

تو آگے جگہ دیکھ کر جا بے جا نہ جا

نن صبا د رهبرانو وجود کم دے

آجکل رہبروں کا وجود بہت کم ہے

هر آشیان ته په امید د هُمامه ځه

ہر گھونسلے کی طرف مرغ ہُما کی امید پر مت جا

چلاسیه وطن ډک دے له نقّالو

اے چلاسی! وطن پُر ہے اہل اللہ کے نقّالوں سے

هر سړی سخه برائے خدامه ځه

ہر ایک آدمی کے پاس اللہ کے لئے مت جا

له هُما ایک خیالی پرندہ ہے جس کا سایہ مبارک سمجھا جاتا ہے

ردیف س

که هر څو مره ډیر فراخ دے د اچلاس
جس قدر بھی چلاس فراخ اور وسیع ہے

دے ځما د پاره تنګ لکه ګلاس
لیکن میرے حق میں گلاس کی طرح تنگ ہے

ځاے ډیر خه دے مګر زه پکښ ډیر تنګ یم
جگہ بہت اچھی ہے لیکن میں اس میں تنگ ہوں

لکه څنګه چه مارغه د چا په لاس
جس طرح کہ پرندہ کسی کے ہاتھ میں

لکه څنګه چه بلبل وی په قفس کښ
جس طرح کہ بلبل ہو قفس میں

بس هم دا هسے کوه ځما قیاس
بس ایسا ہی میرا بھی قیاس کر

هر یو ځوان د دے وطن لکه اسد دے

ہر جوان اس وطن کا شیر کی طرح ہے

په میدان دَ جنګ کښ نه لری هراس

میدانِ جنگ میں کسی سے خائف نہیں ہوتا (ہراس بمعنیٰ خوف)

هم دا قوم په ضیافت کښ بے مثال دے

نیز یہ قوم مہمان نوازی میں بے مثل ہے

لیکن نه دے دا عالم مردم شناس

لیکن افسوس ہے یہ لوگ مردم شناس نہیں

سنګ و دُر ورته یکسان دی په نظر کښ

پتھر اور موتی ان کی نظر میں برابر ہے

د لاره کښته برابر کړے له الماس

راستے کے پتھر کو ہیرے کے برابر کر دیتے ہیں

که خبرے دچا وی پشان دَ قند

اگر کسی کی باتیں شکر کی مانند ہوں

دغه قند به پدے ځائے کښ شی بکواس

اور یہی شکر اس جگہ بکواس ہو گی۔

شیخ سعدیؒ له که څوک ورکړي یدځاے کښ

اگر کوئی شیخ سعدیؒ کو اس جگہ فروخت کرے

څوک به ئے وانخلي په بیس او په پچاس

کوئی اسے نہیں خریدے گا بیس روپے پر یا پچاس روپے پر

که لبیدؓ غند شاعر دلته موجود وے

اگر لبیدؓ شاعر بھی یہاں موجود ہوتا

وُه به ډیر دَ بے قدرئ ورته احساس

تو اس کو بھی اپنی بے قدری کا بہت احساس ہوتا

قدردان دَ سخن څوک نه پیداشي

سخن کا قدر شناس کوئی نہ کوئی پیدا ہو جائے گا

چلاسیه مناسب نشته دے یاس

اے چلاسی! مایوسی مناسب نہیں

(یاس بمعنی نا امیدی)

(۲)

که تا ویلے نه وے ماته چه زه بس
تو اگر مجھے یہ نہ کہتا کہ جا بس

مابه څه لره جړل لکه جرس
تو پھر میں کیوں روتا جرس کی طرح

هر یو بیت چه په ثنا دَ یار لکم زه
جو بیت بھی میں دوست کی تعریف میں لکھتا ہوں

بے ادب یم چه لکم ئے بے ادس
بے ادب ہوں اگر میں اسے بے وضو لکھوں

په څلوړی ستا طرف ته زه روان یم
میں تیری طرف سر کے بل رواں ہوں

بے ادب یم چه راځم زه په فرس
اگر میں گھوڑے پر آتا ہوں تو میں بے ادب ہوں

زہ بہ خنگہ ستا د شنہ ونہ صبر یکم

میں کیسے آپ کے لب سے صبر کروں

چہ بنریکی انگبین باندے مگس

قانون ہے کہ شہد پر مکھیاں بھنبھناتی ہیں

زہ بہ ولے همیشہ گوشہ نشین وم

میں ہمیشہ گوشہ نشین کیوں ہوتا

کہ لخکر د هجر نہ وے پیش وپس

اگر ہجر کا لشکر میرے آگے پیچھے نہ ہوتا

پہ نگاہ دِ سرے ولے زر مرنہ شی

تیری نظر سے انسان کیوں جلدی نہیں مرتا

زہ حیران یم چہ پہ تیر مرشی پہ تس

میں حیران ہوں کہ تیر سے ایک دم مرجاتا ہے

خلق وائی نن صبا نکتہ گو نشتہ

لوگ کہتے ہیں کہ آج کل کوئی نکتہ گو نہیں ہے

غلط وائی موجود نشتہ نکتہ رس

غلط کہتے ہیں بلکہ کوئی نکتہ دان اور نکتہ رس نہیں ہے

پہ جہان کښې غمگینان اګرچہ ډیر دی
جہان میں اگرچہ غمزدہ لوگ بہت ہیں

لیکن ما غندې بہ نہ وی بل یو کس
لیکن میری طرح غمزدہ کوئی نہیں ہوگا

پہ ټول کال کښې تپوس نہ کوے ځما تہ
سال میں ایک دفعہ بھی میرے بارے متعلق تو نہیں پوچھتا

زہ بے غم نہ یم لہ تا نہ یو نفس
میں بے غم نہیں ہوں آپ سے ایک ساعت بھی

کوم ساعت چہ چلاسئ ترنہ بے غم وی
جس وقت چلاسئ آپ سے بے غم ہو

دے پہ عمر کښې ھغہ ساعت نجس
ساری عمر میں وہ ساعت گندی ہے

ردیف ش

کہ عاقل ئے تہ پہ فکر دَ فرداشَ
اگر تو ہوشیار ہے تو کل کی فکر میں لگ جا

کہ پاگل ئے بیا پہ سوچ کښ دَ دنیاشَ
اگر دیوانہ ہے تو دنیا کی سوچ میں پڑ جا

دا خندا بہ دِ بدلہ پہ ژړاشی
تمہاری یہ ہنسی رونے میں تبدیل ہو جائے گی

ژړا خہ دہ لہ خندا نہ پہ ژړاشَ
رونا اچھا ہے ہنسنے سے رونا شروع کر

پہ محفل دَ مغرورانو بہ مغرور شے
تو مغروروں کی محفل میں مغرور ہو جائے گا

تہ لہ مونږ نہ ولے تختی راشہ راشَ
(مونگ) تو ہم سے کیوں بھاگ جاتا ہے

چه خوک مست دي بې خبر دي له انجامه

جو لوگ مست ہیں وہ انجام سے بے خبر ہیں

ځما روره له هغوي نه زر جدا شه

اے میرے بھائی ! ان سے جلدی جدا ہو جا

مونږ داغواړو چه غافل نشې له ربه

ہم یہ چاہتے ہیں کہ تو خدا سے غافل نہ ہو

هغوی وائي چه له ربه بې پرواشه

وہ کہتے ہیں کہ رب سے بے پروا ہو جا

مونږ داوايو چه مريض ئې ته شديد

(مونږ) ہم یہ کہتے ہیں کہ تو مریض ہے سخت

بې غم مشه په طلب کښ د دوا شه

بے غم مت ہو جا علاج کا طالب ہو جا

هغوی وائي چه درست ئې صحتمند ئې

وہ کہتے ہیں کہ تو تندرست ہے اور صحت مند ہے

فکر خه نه دے مغرور شه په خندا شه

فکر اچھی نہیں ہے مغرور ہو جاؤ اور ہنستے رہو

تا سخه دے خه موټر زیبا مکان نن

تیرے پاس آج اچھی موٹر ہے زیبا مکان ہے

شه خوشحاله خوشحالئ نه په هواشَ

خوشحال ہو جا خوشحالی سے ہوا پر اُڑ

شه عاشق لکه فرهاد لکه مجنون ته

تو عاشق ہو جا فرہاد اور مجنوں کی طرح

مدّح کو ته د شیرین او د لیلیٰ شَ

تو شیریں اور لیلیٰ کا مداح بن جا

مونږ داوایو چه صهیبؓ شه یا بلالؓ ته

ہم یہ کہتے ہیں کہ تو صہیب رومیؓ ہو جا یا بلال حبشیؓ بن جا

ثنا خوان د لایزال او مصطفیٰ ﷺ شَ

اللہ اور رسولؐ کا ثنا خوان بن جا

پیدا کړے رب برائے عبادت ئے

اللہ نے تجھے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے

ته په صدق نن عابد د کبریا شَ

آج باخلاص اللہ کا عبادت گذار بن جا

چلاسی په ډیر خلوص رهنمائی کَ

چلاسی بڑے خلوص سے رہنمائی کرتا ہے

ته عامل په نصیحت دَ رهنماشَ

تو رہنما کی نصیحت پر عمل کرنے والا بن جا

۲

چاته وایم دا رازونه د زړه فاش

میں دل کے یہ اسرار کس سے بوضاحت بیان کروں

څه پوهیګی په اسرارو هر عیّاش

ہر عیاش اسرار کو کیا جانتا ہے

چه بیمار نه یم دَ عشق په حقیقت کښ

جب میں بیمار عشق نہیں ہوں حقیقت میں

مدام ولے افتاده یم په فراش

تو پھر میں کیوں ہمیشہ فراش پر پڑا ہوں

که څوک مړې راته وائی دروغ نشته

اگر کوئی مجھے مردہ کہے تو یہ جھوٹ نہیں

په فراق کښ د دلبر یم فقط لاش

کیوں کہ میں اپنے دلبر کے فراق میں فقط ایک لاش ہی ہوں

ظالم هجر هسې غوس کا ځما دل

ہجر ظالم میرے دل کو اس طرح کاٹتا ہے

لکه نوک چه غسوی ناخن تراش

جس طرح ناخن تراش ناخنوں کو کاٹتا ہے

زه تنګیږم په تلاش د نورو خلقو

میں تنگ ہوتا ہوں اور لوگوں کی تلاش میں

خوشحالیږم د خوبانو په تلاش

اور خوش ہوتا ہوں خوبرویوں کی تلاش میں

ګوهر کله په وینا کاڼه کیدې شي

گوہر کو پتھر کہنے پر وہ پتھر نہیں بن جاتا

چه ګوهر ته کاڼه وائی بدمعاش

اگر کوئی بدمعاش گوہر کو پتھر کہتا ہے

هر دشمن د فقیرانو ډیر شقي وي

فقیروں کا ہر دشمن بڑا بدبخت ہوتا ہے

هر شقي سړے بدګو وي هم فحّاش

ہر بدبخت آدمی بدگو ہوتا ہے نیز فحش گو ہوتا ہے

چلاسیه په رختیا که ته فقیر ئے

اے چلاسی! اگر تو فی الواقع فقیر ہے

پروا مه لره که غاپي هر اوباش

پروا نہ کر اگر کوئی لچا اور لوفر بکتا ہے

(۳)

ماته وایه هغه شاهِ جهان څه شَه

مجھے بتا وہ شاہ جہان کہاں ہے

هم او خایه فرعون څه شه هامان څه شَه

یہ بھی بتا کہ فرعون اب کہاں ہے ہامان اب کہاں ہے

بلندۍ کښې د فلک چه مقابل وه

بلندیوں میں جو کہ آسمان کے مقابل تھا

د نمرود هغه بے مثله ایوان څه شو

نمرود کا وہ بے مثل محل اب کہاں ہے

په خوبانو کښې چه کوم مُمثَل به وه

خوبرویوں میں جو کہ مُمثّل بہ تھا (ممثّل بہ یعنی جس کے ساتھ مثال دی جاتی ہے)

معظّم د مصر ماهِ کنعانؑ څه شو

مصر کی بڑی شخصیت ماہ کنعان (یوسفؑ) اب کہاں ہیں

محمدؐ چه کوم رئیس وه د خوبانو

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ سارے ماہ رخوں کے سردار تھے

هم ظاهر کښې هم باطن کښې جانان څه شو

نیز ظاہر میں نیز باطن میں جو کہ محبوب تھے اب کہاں ہیں

حاصل دا چه په خلوت کښې لګ سوچ اوکړه

حاصل یہ ہے کہ خلوت میں کچھ سوچ لے

فلان ابن فلان ابن فلان څه شو

کہ فلاں ابن فلاں ابن فلاں اب کہاں ہے

بدصفت او خوش صفت بیا دواړه نه وی
بری صفت والا اور اچھی صفت والا آخر دونوں نہیں ہوتے ہیں

قارون څه شه د حاتم هغه خوان څه شه
بتا قارون کہاں ہے حاتم طائی کا وہ دسترخوان اب کہاں ہے

د دنیا چه دا حالت دے اے صاحبه
اے صاحب جب دنیا کی حالت یہ ہے

د دنیا دغه سود څه شه زیان څه شه
تو بتا دنیا کا یہ سود کیا ہوا ، زیان کیا ہوا

دا کلام به م موجود وی زه به نه یم
یہ کلام موجود ہوگا اور میں نہیں ہوں گا

خلق وائی به دا اهل زبان څه شه
لوگ کہیں گے کہ یہ اہل زبان کدھر گیا

چلاسیه هیڅ څوک نشته په جهان کښ
اے چلاسی جہان میں کوئی نہیں ہے

هر ناصح او هر لذیذ البیان څه شه
ہر ناصح اور ہر شیریں بیان شخص اب کہاں ہے

(۴)

تہ اے شاہِ حسینان راشَ راشَ
اے حسینوں کے بادشاہ ! آجا آجا

کَوَہ یوزِ لخو احسان راشَ راشَ
ایک دفعہ تو احسان کر آجا آجا

جدا لہ تانہ پہ ظلمت کنبں یم زہ
آپ سے جدا میں تاریکی میں ہوں

تہ اے انوارِ چشمان راشَ راشَ
اے آنکھوں کی روشنی آجا آجا

شی پہ دار و سرہ دابد مرض تیز
یہ برا مرض دارو سے تیز ہوتا ہے

لولم قرآن د ستا دیدن د پارہ
میں قرآن کی تلاوت آپ کے دیدار کیلئے کرتا ہوں

نہ مؤمن یم نہ عارف بے لہ تانہ
میں آپ کے بغیر نہ عارف ہوں نہ مؤمن ہوں

دَ کل امراضو درمان راشَ راشَ
اے سارے امراض کا علاج آجا آجا

تہ پہ حرمت دَ قرآن راشَ راشَ
تو قرآن کی برکت سے آجا آجا

تہ ئے ایمان و عرفان راشَ راشَ
تو ہی ایمان ہے تو ہی عرفان ہے آجا آجا

ورُوم له سترګو نه باران همیشه

میں ہمیشہ آنکھوں سے بارش برساتا ہوں

لکه ابرِ بهاران راشَ راشَ

ابر بہار کی طرح آجا آجا

ځما زړه نه دے مائل وچا ته

میرا دل کسی کی طرف مائل نہیں ہے

فقط دے تا ته میلان راشَ راشَ

فقط تیری طرف میرا میلان ہے آجا آجا

ځما محفل دے ویران بے له تا نه

میری یہ محفل تیرے بغیر بمنزلہ راکھدان ہے

چه شی محفل ګلستان راشَ راشَ

آجا آجا تاکہ محفل گلستان ہوجائے

ته اے دلداره مېلمانِ عزیز ئے

اے دلدار! تو ایک معزز مہمان ہے

شمه له تا نه قربان راشَ راشَ

میں تجھ پر قربان ہوجاؤں آجا آجا

څه شے دے زر ځما سر که غواړے

سونا کیا چیز ہے اگر تجھے میرا سر بھی چاہیے

منم محبوبه فرمان راشَ راشَ

اے محبوب میں آپ کا فرمان مانتا ہوں آجا آجا

اوګورم تا له دا ارمان ځما دے

میں تجھے دیکھوں یہ میرا ارمان ہے

چه پاتی نه شی ارمان راشَ راشَ

تاکہ ارمان نامکمل نہ رہ جائے آجا آجا

که دا دنیا لمانه لاړه تو لـه

اگر یہ ساری دنیا مجھ سے چلی گئی

ځما هیڅ نه دے نقصان راشَ راشَ

میرا کوئی نقصان نہیں آجا آجا

که ته رنجیده شے محبوبه مانه

اگر تو مجھ سے ناراض ہوجائے اے محبوب!

ځما دے څومره تاوان راشَ راشَ

تو پھر یہ میرا کتنا زیان ہے آجا آجا

صبا له دے طرف ته یاره رو رو

کل اِس طرف اے دوست آہستہ آہستہ

پشان دَ نُور دَ اسمان راشَ راشَ

آسمان کے سورج کی طرح آجا آجا

دنا دانا نو سامان دا جہان دے

نادان لوگوں کا سامان یہ جہان ہے

د هشیارانو سامان راشَ راشَ

اے ہوشیاروں کے سامان آجا آجا

همه خوبان وینم شیدا په تازه

سارے مہرخان میں تجھ پر عاشق دیکھتا ہوں

د مهرویانو جانان راشَ راشَ

سارے ماہ رخو کے محبوب آجا آجا

زه به ترکومه په خلوت کښ جاړم

میں کب تک خلوت میں روؤں

چه شم رقصان په میدان راشَ راشَ

تاکہ میں میدان میں رقصان ہو جاؤں آجا آجا

چلاسی خو به دا سے سرنګون وی

چلاسی کب تک اس طرح سرنگون رہے

لکه نرګس په بُستان راشَ راشَ

جیسے نرگس باغ میں آجا آجا

اس نظم کو باباجی نے بحر ہزج میں ڈھالا اور زحاف سے بھی بچایا۔ یہ کام پشتو زبان میں اس سے پہلے کوئی نہ کر سکا ـــــ مترجم

ردیف ص

هر یو شپه لکه سحر وی دَ خلوص سیم و زر دی که کجر وی دَ خلوص

خلوص کی ہر ایک رات مثل سحر روشن ہوتی ہے اگر خلوص کا پتھر بھی ہو تو وہ سیم و زر رہے

په خلوص که ثوک کنځل کړی تا ترخه نه وی

خلوص کے ساتھ اگر کوئی گالی بھی دے تو وہ تلخ نہیں ہوتی ہے

هر کلام لکه شکر وی دَ خلوص

خلوص سے ہر ایک کلام مثل شکر ہوتا ہے

خالی لاس که ثوک داخل شی په میدان کښ

اگر کوئی خالی ہاتھ میدانِ کارزار میں داخل ہو جائے

دا خالی لاس به سپر وی دَ خلوص

یہی خالی ہاتھ ہی سپر بن جاتا ہے خلوص کا (سپر بمعنی ڈھال)

یو درم د دوست د پاره که ثوک ورکړی

دوست کے لئے اگر ایک روپیہ بھی کوئی خرچ کرے

دا درم به گنج زر وی دَ خلوص

یہ روپیہ خلوص کا پورا ایک خزانہ بن جاتا ہے

دا طویل سفر د هجر یو قدم دے

یہ ہجر کا لمبا سفر ایک قدم راستہ ہے

بشرطیکہ دا سفر وی د خلوص

اس شرط پر کہ یہ سفر خلوص کا ہو

سوز اثر بہ ولے نہ وی ستا پہ آہ کبن

تیری آہ میں سوز اور اثر کیوں نہیں ہوگا

چہ پہ زړہ کبن دِ اثر وی د خلوص

اگر تیرے دل میں خلوص کا اثر ہو

نہ یریگی مخلصان لہ دښمنانو

مخلص لوگ دشمنوں سے نہیں ڈرتے (دشمنانو)

هر یو آہ لکہ خنجر وی د خلوص

خلوص کی ہر ایک آہ خنجر بن جاتی ہے

چلاسیہ خلوص ورنہ کړے د لاسہ

اے چلاسی خلوص کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ جانے دے

لاس پہ هر چا باندے بروی دَ خلوص

خلوص کا ہاتھ ہر ایک پر غالب ہوتا ہے

ردیف ض

پیوستہ یم مبتلا پہ دا مرض
ہمیشہ میں اس مرض میں مبتلا ہوں

نہ کمیگی یو ساعت حُما مرض
میرا یہ مرضِ عشق ایک ساعت کے لئے بھی کم نہیں ہوتا

لاعلاج دے د دنیا ھر ھسپتال کبن
دنیا کے تمام ہسپتالوں میں لاعلاج ہے

چہ شی ھجر د جانان د چا مرض
اگر کسی کا مرض، ہجر محبوب ہو

اے یارانو رب د پارہ دعا اوکرے
اے لوگو! خدا کے لئے دعا کرو

خلق وائی کموی دعا مرض
لوگ کہتے ہیں کہ دعا کم کر دیتی ہے مرض کو

له حيا كتلے نه شم د يار مخ ته

بوجہ شرم میں یار کے چہرے کی طرف نہیں دیکھ سکتا

حيف دے ما د پاره شوه حيا مرض

لوگو ! میرے لئے حیا مرض بن گیا

جابجا كيگى علاج د خوش بختانو

جگہ جگہ خوش بخت لوگوں کا علاج ہو رہا ہے

ليكن ما د پاره شي دوا مرض

لیکن میرے لئے علاج مرض بن جاتا ہے

په دنيا كښ د مرضونو كمے نشته

دنیا میں امراض کی کوئی کمی نہیں ہے

چلاسيه دے جدا دستا مرض

لیکن اے چلاسی ! تیرا یہ مرض ایک الگ عجیب مرض ہے

ردیف ط

وی مدام تازه شجر دَ احتیاط

احتیاط کا درخت ہمیشہ ترو تازہ رہتا ہے

هم شیرین وی ډیر ثمر دَ احتیاط

نیز احتیاط کا پھل بہت لذیذ ہوتا ہے

که غریب وی زه غریب ورته نه وایم

اگر غریب ہو میں اسے غریب نہیں کہتا ہوں

چه څوک تاج لری په سر د احتیاط

جس کے سر پر احتیاط کا تاج ہو

د ظلمت ثبوت په هغه ځای کښ نشته

ادھر تاریکی کا ثبوت نہیں ہے

په کوم ځای چه خیجی نور د احتیاط

جس جگہ کہ احتیاط کا سورج طلوع ہو جائے

هر نعمت په هغه کور کښې وي موجود

اس گھر میں ہر ایک نعمت موجود ہوتی ہے

په کوم کور کښې چه وي زړه د احتیاط

جس گھر میں کہ احتیاط کا سونا ہو

مزه مزه په موټر بې احتیاطه

نہ جا نہ جا موٹر پر بغیر احتیاط کے

له موټره خه دے خر د احتیاط

موٹر سے تو احتیاط کا گدھا بھی اچھا ہے

هرګز نه زي بې نصیبه له دے دره

ہرگز بے بہرہ اس دروازے سے واپس نہیں ہوتا ہے

چه ولاړ وي څوک په دَر دَ احتیاط

جو کھڑا ہو احتیاط کے در پر

په هر ځائے کښې چه خندا او خوشحالي وي

جس جگہ بھی ہنسی اور خوشی ہو

دغه ټول وینم اثر دَ احتیاط

یہ سب کچھ میں احتیاط کا اثر دیکھتا ہوں

لہ همؤ دلبرانو بے پروائے

تو پھر سارے دلبروں سے بے پروا ہے

که دلبر لرے په بر دَ احتیاط

اگر تجھے احتیاط کے دلبر کا وصل حاصل ہو

شپه تیره کړه مدام په احتیاط کښ

رات گذار ہمیشہ احتیاط میں

مبارک وی ډیر سحر دَ احتیاط

بہت مبارک ہوتی ہے احتیاط کی صبح

او به رسے تر جانانه چلاسیه

اے چلاسی! ضرور تو محبوب تک پہنچ جائے گا

که پرواز کوے په پر دَ احتیاط

اگر تو پرواز کرتا ہے احتیاط کے پَر سے

ردیف ظ

نشته نشته په جنّت کښ د چا حَظْ

نہیں ہے نہیں ہے جنّت میں کسی کا حصّہ

چه مفقود وی محبّت کښ دَ چا حَظْ

جب نہ ہو محبت میں کسی کا حصّہ

او به رسی د محبوب تر محبّته

ضرور پہنچ جائے گا وہ محبوب کی محبت تک

چه موجود وی خه صحبت کښ د چا حَظْ

جس کا حصّہ موجود ہو اچھی صحبت میں

معبود کله به صبا تر نه راضی شی

معبود کل اس سے کیسے راضی ہو جائے گا

چه نن نشته عبادت کښ د چا حَظْ

جس کا آج عبادت میں حصّہ نہیں ہے

چه حصّه د چا د ستا په زړه کښې نه وي

جب کسی کا حصّہ تیرے دل میں نہ ہو

گويا نشته سعادت کښې د چا حَظ

گویا نیک بختی میں اس کا کوئی حصّہ نہیں

وي حيران د ستا د حسن په توصيف کښې

تیرے حسن کی تعریف کرنے میں حیران ہوتا ہے

که وي ډير په بلاغت کښې د چا حَظ

اگر کسی کا فصاحت وبلاغت میں بڑا حصّہ ہی کیوں نہ ہو

چلاسيه ستا په غم کښې څوک شريک شي

اے چلاسی! تیرے غم میں کون شریک ہو جائے گا

نشته نن په مروّت کښې د چا حظ

آج مروّت میں کسی کا حصّہ نہیں ہے

ردیف ع

مضطرب او بیقرار نه دے قانع

پریشان اور بے قرار نہیں قناعت والا انسان (یعنی کم پر صابر)

غمزده او دلفګار نه دے قانع

غمزدہ اور مغموم نہیں ہے قانع

په لګ مال او لګ عزّت باندے صابر وی

کم مال اور کم عزت پر صابر ہوتا ہے

دچا ځکه دلآزار نه دے قانع

اس لئے کسی کا دلآزار نہیں ہے قانع

حارص مړ شه دبسیار په انتظار کښ

حریص مرگیا زیادہ کے انتظار میں

دبسیار په انتظار نه دے قانع

زیادہ کا منتظر نہیں ہے قانع

که خوراک مومی لګ کم له حارصانو

اگر کھانا حریصوں سے کچھ کم پاتا ہے

که کم خوار دے خو ډیر خوار نه دے قانع

اگر کم خوار ہے ، بہت خوار و ذلیل نہیں ہے قانع

مقبولان د کردګار هسے یو نوم دے

اللہ کے مقبول" یہ صرف ایک نام ہے یعنی کوئی اللہ کا مقبول نہیں

که مقبول د کردګار نه دے قانع

اگر قانع اللہ کا معقبول نہیں ہے

راته وایه په دنیا کښ مالدار څوک دے

مجھے بتا دنیا میں مالدار کون ہے

په دنیا کښ چه مالدار نه دے قانع

اگر دنیا میں مرد قانع مالدار نہیں ہے

چه په عقل نه وی زیات له افلاطونه

جب باعتبار عقل افلاطون سے زیادہ نہ ہو

دا سے وایه چه هشیار نه دے قانع

تو پھر یہ کہے کہ مرد قانع ہوشیار ہی نہیں ہے

حارصان هزار له حرصه شو په دار

حارصانِ جاه ومال ہزاروں پھانسی پر چڑھے

په تاریخ کښ یو په دار نه دے قانع

تاریخ میں (دیکھو) کوئی بھی قانع پھانسی پر نہیں چڑھا

د حارص د بیماریا نو څه سر نشته

حریص کی بیماریوں کا کوئی حساب نہیں

که بیمار وی ډیر بیمار نه دے قانع

اگر بیمار ہو بھی تو بہت بیمار نہیں قانع

چلاسیه که شهرت غواړے قانع شه

اے چلاسی! اگر تو شہرت چاہتا ہے تو قانع ہو جا

دا سے نه چه شهرت دار نه دے قانع

یہ بھی نہیں کہ ہر مرد قانع مشہور نہیں

ردیف غ

پہ دے کور کښ چہ ستا مخ نہ وی چراغ
بد مزہ شی دغہ کور پستان دراغ

جب میرے گھر میں تیرا چہرہ چراغ نہ بن جائے
تو پھر میرا گھر بدمزہ ہوتا ہے بیاباں کی طرح
(دراغ بمعنی بیابان)

پہ دنیا کښ خو دوہ شیزہ خوشنما دی

دنیا میں تو صرف دو ہی چیزیں خوشنما ہیں

یار خسار دے د محبوب یا گل د باغ

ایک محبوب کا رخسار اور ایک باغ کا پھول

د دنیا د کل غمونو فراغ غواړم

دنیا کے سارے غموں سے میں فراغ چاہتا ہوں

ہرگز نہ غواړم لہ دے غمہ فراغ

لیکن اس غمِ عشق سے ہرگز فراغت نہیں چاہتا

سُرخ رُو د زړہ پہ داغ لکہ لالہ یم

میں داغ دل کے سبب، گلِ لالہ کی طرح سرخرو ہوں

پہ دنیا بہ بدل نہ کړم دغہ داغ

میں ساری دنیا پر نہیں دوں گا یہ داغ عشق

حیرت څه دے که زه یار پسے پاګل شوم

اس میں کیا حیرت ہے کہ اگر میں یار کے لئے پاگل ہوا

چه دنیا پسے هرکس دے بد دماغ

جب دنیا کے لئے ہر ایک آدمی بد دماغ ہے

په تبلیغ د محبّت کښ قاصر نه یم

محبّت کی تبلیغ میں ، میں کوئی قصور نہیں کرتا ہوں

په ما باندے دے لازم فقط بلاغ

مجھ پر لازم صرف بلاغ (پہنچا دینا) ہے (وما علی الرسول الا البلاغ)

ډیر کوشان یم زه د ګل په تعارف کښ

میں بڑا کوشاں ہوں پھول کا تعارف کرانے میں

مګر حیف دے مؤثّر نه یم په زاغ

مگر افسوس ہے کہ میں کوّے پر اثر انداز نہیں ہوتا ہوں

دغه بار د هجر ډېر دے په چلاسی شه

جدائی کا یہ بوجھ چلاسی پر بہت بھاری ہوا

اے ساقیه رب دپاره یو ایاغ

اے ساقی برائے خدا ! ایک پیالہ دے دے تاکہ یہ بوجھ کچھ ہلکا ہو جائے

یاد رکھو ! کہ اس سے مراد شراب معنوی ہے ۔ ایاغ بمعنی پیالۂ شراب

ردیف ف

لکه شمع چه رخسار لرے شفاف
جب تیرا رخسار شمع کی طرح صاف وشفاف ہے

مه تنګیګه د عشّاقو په طواف
تنگ مت ہوجا عاشقوں کے طواف پر

هر ذلیل که در نه تختی مه غمګین شه
اگر ہر ذلیل تجھ سے بھاگ جاتا ہے تو غمگین نہ ہو

دی په تا باندے شیدا همه اشراف
تجھ پر سارے شریف عاشق ہیں

زه دستاله دره کله تختید ے شم
میں آپ کے دروازے سے کب بھاگ سکتا ہوں

چه ممکن نه ڎے له تا نه انحراف
جب کہ تجھ سے روگردانی ممکن ہی نہیں

پدے ټولو حسینانو دَ عالم کښې

دنیا کے ان سارے حسینوں میں

مثال نه لرے په ذات او په اوصاف

تیری مثال نہیں ہے نہ ذات میں نہ صفات میں

چه غافل وی څوک له ستا نه جوندے نه وی

جو تجھ سے غافل ہوتا ہے وہ زندہ نہیں ہوتا ہے

پدے قول کښې نشته څه قسم ګزاف

اس بات میں کسی قسم کا جھوٹ نہیں ہے

دا غافل مسلمان هیڅ مسلمان نه وی

یہ غافل مسلمان، مسلمان ہی نہیں

ګویا دے دَ مسلمان وی یو غلاف

گویا یہ مسلمان کا ایک غلاف ہے

عامل نه دے دَ خبرو پهلوان دے

یہ باعمل نہیں ہے صرف باتوں کا پہلوان ہے

ګویا نقش دَ رستم دے په مصاف

گویا یہ رستم پہلوان کی ایک تصویر ہے لڑائی میں (مصاف بمعنی جنگ)

پس لہ مرگہ بہ معلوم شی دے چہ څہ دے

لازماً موت کے بعد یہ مسلمان معلوم ہوجائیگا کہ کیا ہے

چہ تصویر دے کہ رستم دے بے خلاف

تصویر رستم ہے یا بعینہٖ رستم

هیڅ شے نہ دے بے دستا لہ محبّتہ

تیری محبت کے بغیر نا چیز ہے

کہ تمول عمر څوک وی ناست پہ اعتکاف

اگر کوئی ساری عمر اعتکاف میں کیوں نہ ہو

چہ یو دم درنہ غافل نزہ چلاسی شوم

جب ایک ساعت میں چلاسی تجھ سے غافل ہوا

رب دا وکړی د اګناہ راتہ معاف

اللہ ! میرا یہ گناہ مجھے معاف کرے

ردیف ق

خوک خبر دے څه تیریږي په عُشّاق ډیر ثقیل دے دغه بار دَ اشتیاق

کس کو خبر ہے کیا گذرتی ہے عاشقوں پر بہت بھاری ہے عشق کا یہ بوجھ

دا دنیا اګرچه دار المصائب دے

یہ دنیا اگرچہ دارالمصائب (مصیبتوں کا گھر) ہے

مصیبت به نه وي بل لکه فراق

فراق کی طرح کوئی مصیبت نہیں ہوگی

لکه څنګه چه مِ زړه ور پسے تیز دے

جس طرح میرا دل محبوب کے پیچھے تیز رواں ہے

برق نه دے داسے تیز او نه براق

اس طرح نہ آسمانی بجلی تیز ہے اور نہ ہی براق

په باطن یمه مسموم په هغه سم زړه

میں باطن کے اعتبار سے مسموم ہوں اس زہر سے یعنی میں نے وہ زہر فراق کھایا ہے

چه تریاق ئے موندے نشي په عراق

جس کا تریاق عراق میں بھی نہیں ملتا

کل جہان کښې دے شہرت زما د سوز
سارے جہان میں میرے سوز کی شہرت ہے

زه عاشق یم د دے دور په اتّفاق
میں اس وقت کا عاشق ہوں بالاتّفاق

حقیقي جہان چه کوم دے هغه بل دے
حقیقی جہان جو ہے وہ اور ہے

دا جہان کوي له تا سره نفاق
اور یہ جہان تیرے ساتھ منافقت کرتا ہے

دا بوډۍ دنیا وفا درسره نه کړي
یہ بوڑھی دنیا تیرے ساتھ وفا نہیں کرتی ہے

زر شه ورکړه دے بوډۍ له طلاق
اس بوڑھی دنیا کو طلاق دینے میں جلدی کر

له دنیا وفا مه غواړه چالاکه
اے چالاکی دنیا سے وفا مت طلب کر

له جامده کیدے نشي اشتقاق
اسم جامد سے اشتقاق نہیں ہوسکتا — ایک اسم مصدر ہے جس سے اور صیغے نکلتے ہیں اور ایک اسم جامد ہے جس سے کوئی صیغہ نہیں نکلتا۔ یہ اصطلاحِ علمِ صرف ہے

ردیف ک

لکه څنګه چه یکتا دے په خپل ذات کښ
جیسے اپنی ذات میں بے مثل ہے

هسے رب ځما یکتا دے په صفات کښ
ایسے ہی میرا رب صفات میں بھی بے مثل ہے

خلق وائی په کلمه کښ معبو دیو دے
لوگ لا الٰہ الا اللہ میں یہ کہتے ہیں کہ معبود ایک ہے

بیا قبرونو ته سجده کوی دهات کښ
پھر قبروں کو سجدے کرتے ہیں دیہات میں

زه دَ لا اله معنیٰ چا نه تپوس کړه
جا لا الٰہ کا معنی کسی سے پوچھ

شریک نه لری الله په عبادات کښ
معنیٰ یہ ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں عبادات میں

دھمؤ معبودا نو لاَ لئَ نفی

حرف لاَ جو سارے معبودوں کی نفی کرتا ہے

شاید دغه حرف دوی کنړی اثبات کبن

شاید یہ حرف جاہل لوگ اثبات کے معنیٰ میں سمجھتے ہوں

چه الله مشکل کشا حاجت روا دے

جب اللہ مشکل کشا حاجت روا ہے

و لے غیر و ته رو ان دی په حاجات کبن

پھر یہ لوگ کیوں حاجتوں میں غیر اللہ کی طرف رواں دواں ہیں

پیغمبرﷺ به چه کوم وقت پریشان شه

پیغمبرﷺ جب پریشان ہوتے تھے

په فریاد به شه وَرَبّ ته په صلوٰة کبن

اللہ کے سامنے نماز میں عاجزی کرتے تھے۔ حدیث میں ہے اذا حزبه امرٌ صلیٰ
جب آپﷺ کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تھا تو آپﷺ نماز پڑھتے۔

هزار حیف دے چه جهّال په مخ دَغیر کبن

صد افسوس! کہ جاہل لوگ غیر اللہ کے سامنے

سرنګون شی لکه نون په مشکلات کبن

سرنگوں ہوتے ہیں حرفِ نون کی طرح مشکلات میں

پہ حاجت کښې پہ قبرونو زر فشان دی
بوقت حاجت قبروں پر پیسے پھینک دیتے ہیں

بخیلان دی پہ خیرات او پہ زکات کښې
بخیل ہیں خیرات اور زکوٰۃ میں

غرض دا چہ پہ اللہ اعتماد نشتہ
غرض یہ کہ اللہ پر اعتماد نہیں ہے

غیر اللہ باندے یقین دے کل اوقات کښې
غیر اللہ پر یقین ہے ہمہ وقت

چا چہ ایخے پہ حنظل کښې دا تلخی دہ
جس نے اندرائن میں یہ تلخی رکھی ہے

چا چہ ایخے شیرینی دہ پہ نبات کښې
اور جس نے یہ شیرینی رکھی ہے مصری میں

هغه ذات دے باندے تلخ کړے اوقات
وہی ذات آپ کیلئے اوقات تلخ کردیتی ہے

هم هغه لذت پیدا کا پہ حیات کښې
نیز وہ ہی زندگی میں لذت پیدا کرتی ہے
(ذات)

تاته وايم چه مقيم د دغه در شه

میں تجھے کہتا ہوں کہ تو اللہ کے در کا مقیم بن جا۔

لاجرم به اثر اوشي په دعوات کښې

لازماً دعاؤں میں اثر پیدا ہو جائے گا۔

رب کريم دے له کريمه ياس دے کفر

اللہ کریم ہے کریم سے نا امیدی کفر ہے

دا مضمون ورته تلاش کړه په آيات کښې

جا یہ مضمون آیتوں میں تلاش کر۔ اللہ نے فرمایا ہے اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ ۝
یعنی اللہ سے سوائے کافروں کے اور کوئی نا امید نہیں ہوتا۔

هشيارانو ته دا لږ نصيحت ډير شے

ہوشیار لوگوں کیلئے یہ تھوڑی نصیحت کافی ہے

چلاسيه قلم کيږده په دوات کښې

اے چلاسی! قلم دوات میں رکھ

(۲)

لره خوئے ته د ملک
تو اپنے میں فرشتے کی خو پیدا کر یعنی ذاکر ہو جا

سیر کوه بیا په فلک
پھر تو سیر کر آسمان میں

دی پیدا ابرائے ذکر
پیدا ہیں ذکر کے لئے

که جنئ ده که هلک
خواہ لڑکی ہو خواہ لڑکا ہو

ذکر فکر کوه ډیر ته
تو ذکر فکر بہت کر

پدے کار کښ شه کلک
اس معاملے میں محکم ہو جا

شه دوست په در مقیم ته
دوست کے در پر مقیم ہو جا

پدے در لګوه چک
اس در کو دانتوں سے پکڑ

او به رسے تر مطلبه
تو مطلب تک پہنچ جائے گا

هیڅ پدے کښ نشته شک
اس میں کوئی شک نہیں

بیدار اوسه په امید کښ
وصل کی امید میں بیدار رہ

فَمَنْ نَامَ فَقَدْ هَلَکْ
جو سویا بتحقیق وہ ہلاک ہوا

د نجات سبب دے ذکر
سبب نجات ذکر ہے

غواړه ذکر نه کُمَک
ذکر سے مدد حاصل کر (کمک بمعنی مدد)

یونس وُلے پہ آرام وَ وہ
یونسؑ کیوں راحت میں تھے

پہ معدہ کښې دَ سَمَک
مچھلی کے پیٹ میں (سَمَک بمعنیٰ مچھلی)

ځما دوست دے پہ هر ځائے کښې
میرا دوست ہر جگہ میں ہے

دلائل دي پرے لک
اس پر لاکھ دلائل ہیں

ځما نور کوره داخه دے
میرا سورج یہ دیکھ

کہ تہ نہ ئے خا پیرک
اگر تو چمگا ڈر نہیں

پہ تکلیف باندے راضی شه
تکلیف پر راضی ہوجا

دغہ لار دہ پُر خَسَک
یہ سلوک کا راستہ گوکھروؤں سے پُر ہے
(خسک ایک قسم کا کانٹا ہے)

چلاسیہ صبر اوکړه
اے چلاسیؔ! صبر کر

فَقَدْ نَالَ مَنْ سَلَکْ
بتحقیق اس نے اپنا مقصد پالیا جو اس راستے کو
بہ صبر طے کرے

(۳)

کہ داغواړے چہ آرام کړے پہ جنت کښې
اگر تو چاہتا ہے کہ آرام کرے جنت میں

وقت تیر کړه د نیکانو پہ صحبت کښې
وقت گذار صالحین کی صحبت میں

د بدانو له صحبته اجتناب کړه

بروں کی صحبت سے اجتناب کر

چه لاړ نشے له دنیانه په غفلت کښ

تاکہ تو نہ جائے دنیا سے غفلت میں

د بدانو له مجلسه اثر واخست

بروں کی مجلس سے اثر لے لیا

څکه ګورے مسلمان په ضلالت کښ

تو اس وجہ سے دیکھتا ہے مسلمان کو گمراہی میں

انګریز نه دے دانګریزپه رنګ رنګین دے

مسلمان انگریز تو نہیں لیکن انگریز کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں

فرق نه لَئ په جوازاو په حرمت کښ

فرق نہیں کرتا ہے حلال وحرام میں

په ایمـادَغیر له دینه روګردان شه

غیر کے اشارے سے دین سے روگردان ہوا

څکه پروت دے نن په چاهِ مذلّت کښ

اس وجہ سے آج یہ ذلت کے کنویں میں پڑا ہے

د سفر له زاده وې ته بې غم ـــــ ئې

زادِ سفر سے تو کیوں بے غم ہے

چه یقین لرې په کوچ او په رحلت کښې

جب تجھے یقین ہے کوچ اور رحلت پر

لکه څوک چه وي په جیل کښې هسې تنګ ئې

جیسے کوئی جیل خانہ میں ہو تو ایسا تنگ ہے

د الله او د رسولؐ په اطاعت کښې

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت میں

کار کوې ته د دوزخ غواړې جنّت ته

کام تو دوزخ کا کرتا ہے اور چاہتا ہے جنّت

ډیر حیران یم زه دستا په حماقت کښې

بہت حیران ہوں میں تیری حماقت پر

ته علیل ئې په علّت کښې دِ شک نشته

تو بیمار ہے تیری بیماری میں کوئی شک نہیں

حیرت دا دې چه خوشحال ئې په علت کښې

حیرت یہ ہے کہ تو اپنی بیماری میں خوش ہے

دشیطان په اطاعت کښ ډیر محکم ئې
شیطان کی اطاعت میں تو بہت محکم ہے

کمے نکړے دَ اللّٰه په عداوت کښ
تو کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتا اللہ کی عداوت میں

ته مفرور ئې دَ اللّٰه له عدالته
تو اللہ کی عدالت سے مفرور ہے

انصاف وینے دانګریز په عدالت کښ
تو انصاف دیکھتا ہے انگریز کی عدالت میں

له مؤمن سره دِ سخته دشمنی ده
مؤمن کے ساتھ تیری سخت دشمنی ہے

ډیر شادان ئې دکافر په محبّت کښ
تو بہت خوش ہے کافر کی محبّت پر

عنقریب به ته هلاک شے مکرّمه
اے محترم! عنقریب تو ہلاک ہو جائے گا

چه روان ئې ته په لار دَ هلاکت کښ
کہ تو گامزن ہے ہلاکت کے راستے پر

چہ ظاھر درتہ آثار د ھلاکت شی

جب ہلاکت کے آثار رونما ہوجائیں

بیا څہ خیر دے پہ افسوس او ندامت کبن

پھر کیا فائدہ افسوس اور پشیمانی میں

نن توبہ کړہ لہ دے بد و خصائلو

آج ان بری عادت سے توبہ کر

نن د رب پہ کرم تہ ئے پہ فرصت کبن

آج اللہ کے کرم سے تجھے فرصت ہے

مالیدلے ئے تہ ناست ئے پہ کرسئ نن

میں نے تجھے دیکھا ہے کہ تو کرسی پر ہے

نشہ مشہ د پنځو ورځو عزت کبن

مغرور مت ہوجا پانچ دن کی عزت پر

چہ صبا لہ مقید ئے تہ پہ گور کبن

جب کل تم نے قبر میں قید ہونا ہے

نن د وینم زہ پہ عجز او حقارت کبن

میں تجھے آج عاجزی میں اور حقارت میں دیکھتا ہوں

رنجیده نشې ځما په نصیحت ته
تو کہیں میری نصیحت سے ناراض نہ ہو جائے

خیر دے ډیر د چلاکۍ په نصیحت کښې
فائدہ ہے بہت چلاکی کی نصیحت میں

(۴)

هرګز نشته په عزت لکه افغان څوک
ہرگز کوئی نہیں ہے غیرت میں افغان جیسا

او به نه وینې د وی پشان نران څوک
کوئی نہ دیکھے گا ان کی طرح کوئی بہادر

په جهان کښې نران کم نه دی منم زه
دنیا میں بہادروں کی کوئی کمی نہیں میں مانتا ہوں

مګر او به رسی د وی ته په میدان څوک
مگر ان کو میدان جنگ میں کون پہنچے گا

بهره مندشي دليران په امتحان کښ

کامیاب ہوتے ہیں دلیر لوگ امتحان میں

دوي ته نه رسي په ورځ دَ امتحان څوک

لیکن ان کو کوئی نہیں پہنچ سکتا ہے امتحان کے دن

چه دَموت خبرې اوري دوي دا وائي

جب موت کی باتیں سنتے ہیں تو یہ لوگ یہ کہتے ہیں

پاتې کيږي په دنيا کښ جاوِدان څوک

دیکھی ہے

کہ دنیا میں ہمیشہ کسی کو رہنا نہیں ہے

که څوک وائي له جهاده زر واپس شئ

اگر کوئی کہے کہ تم واپس ہو جاؤ جہاد سے

وائي مرشي بيا په ننګ کښ دَ قرآن څوک

تو یہ کہتے ہیں کہ پھر قرآن کی مدد میں کون مرے گا

هم خايست په دغه قوم کښ بې حساب دے

نیز یہ قوم حسن میں بے حساب ہے

هرګز نشته خايستَه دَ دوي په شان څوک

ہرگز نہیں ہے ان جیسا کوئی حسین

په خایست کښې د دوی مخ ته گل حیران دے
حسن میں ان کے چہرے کو دیکھ کر پھول حیران ہیں

هم په دا سے قد پیدا نشی انسان څوک
نیز ان جیسے قد والا کوئی انسان پیدا نہیں ہوگا

هم ملمه په دغه قوم ډیر قدر مند وے
نیز مہمان اس قوم کے پاس بہت قدر والا ہے

په بل ځائے کښې کوی قدر د مهمان څوک
دوسری جگہ مہمان کی کون قدر کرتا ہے

څوک بے دینه چه په دین باندے حمله کَ
اگر کوئی بے دین ان پر حملہ آور ہو جائے

په حرکت کښې لکه د دوی غند ایمان څوک
پھر ان کی طرح ایمان کو کون حرکت میں لاتا ہے

که دَ ښو خلقو مدّاح په دنیا ډیر دی
(خوی)
اگر اچھے لوگوں کے مدّاح دنیا میں بہت ہیں

چلاسی غند به نه وی ثنا خوان څوک
لیکن چلاسی کی طرح کوئی مدّاح نہیں ہوگا

⑤

ما لیدلے دے دیار نشان په دل کښې

میں نے دیکھا ہے دوست کا نشان دل میں

ما لیدلے دے یو بل جهان په دل کښې

میں نے دیکھا ہے ایک اور جہان دل میں

سر دَ زړه نه اوچت نکړے که ته کوړے

دل سے سر مت اٹھا اگر تو دیکھنا چاہتا ہے

هغه باغ مَافَوْقُ الْبیان په دل کښې

اس باغ مَافوق البیان کو دل میں

په مغرب او امریکه کښې به هم نه وی

مغرب اور امریکہ میں بھی نہیں ہوگا

چه لیدلے م دے کوم ایوان په دل کښې

جس محل کو میں نے دیکھا ہے دل میں

دا انسان ربه عجيب الخلايق دے
یہ انسان یارب ! ایک عجیب شے ہے مخلوقات میں

مانن او ليد حقيقت دځان په دل کښ
آج میں نے دیکھی اپنی حقیقت دل میں

پدے ستر کی کښ دتن څه روشني ده
تن کی اس آنکھ میں کیا روشنی ہے

راشه او گوره ته چشم جان په دل کښ
آجا دیکھ روح کی آنکھ دل میں

د دے نور و خلقو جبه په دهن وی
اور لوگوں کی زبان منہ میں ہوتی ہے

وی عارف سخه فصیح لسان په دل کښ
عارف کے پاس فصیح زبان ہے دل میں

دا غوږونه دتن هيڅ غوږ ونه نه دی
جسم کے یہ کان کیا کان ہیں (غوګوته)

دی غوږونه دمعنی نهان په دل کښ
حقیقی کان تو پوشیدہ ہیں دل میں

په بل ځائے کښې امن نشته امن جویه

اور کہیں امن نہیں ہے اے امن کے متلاشی !

دے انسان دپاره لوئے امان په دل کښې

ہے انسان کیلئے بڑا امن دل میں

دعوامو دا ایمان خویو گمان دے

عوام کا ایمان ایک گمان ہے

کوه غور دمکمّل ایمان په دل کښې

طلب کر مکمل ایمان دل میں

چه دشغل ځائے دل نه دے چلاسیه

اے چلاسی ! اگر دل شغل کی جگہ نہیں ہے

ولے غرق دی تول عارفان په دل کښې

کیوں سارے عارف غرق ہیں دل میں

یعنی ہمہ وقت مراقبے میں ہیں

(۶)

چه باطن د چا په منه نه شي چاک

اگر کسی کا باطن محبت سے چاک نہ ہو جائے

ممکن نشته چه هغه باطن شي پاک

ناممکن ہے کہ وہ باطن پاک ہو جائے

له دنیا نه چه صباجدا کیدل دي

جب دنیا سے کل جدا ہونا ہے

نن واجب دے له دنیا نه انفکاک

تو پھر واجب ہے آج ہی دنیا سے جدائی (انفکاک بمعنیٰ جدائی)

د عقبیٰ د پاره جدّ و جهد نشته

آخرت کیلئے جد و جہد نہیں ہے

د دنیا د پاره څومره انهماک

دنیا کیلئے کتنی کوشش ہے (انہماک بمعنیٰ کوشش)

چه صبا سرهٔ ے له زره جدا کیږي

جب کل سونے سے آدمی الگ ہوتا ہے (کیږی)

فرق څه دے بیا په زر او په خاشاک

فرق کیا ہے پھر سونے اور خاشاک میں

چه ضرور لدغه ځایه مونږ روان یو

جب لازماً ہم اس جگہ سے روانہ ہیں (مونگ)

نه دستا دی نه ځما دغه املاک

نہ تیری ہیں نہ میری یہ جائیدادیں (املاک یعنی جائیدادیں)

که څوک اوسی په ساده کچه کوټه کښې

اگر کوئی رہتا ہے کچے مکان میں

که د چا محل بلند وی تر افلاک

اگر کسی کا محل بلند ہو آسمان تک

په آخر کښې د دے دواړو ځائے لحد دے

آخر میں دونوں کی جگہ لحد ہے

په لحد کښې وی د دواړو اشتراک

لحد میں دونوں شریک ہیں

چلاسیه پدے خلقو اثر نه کئ

اے چلاسی! ان لوگوں پر کوئی اثر نہیں کرتی

که هر څومره دغه پند دے اثرناک

جتنی بھی تیری یہ نصیحت اثر ناک کیوں نہ ہو

۷

فقط زۀ نه یم پهٔ دے دلفګارئ کښ
فقط میں نہیں ہوں اس دلفگاری میں

ورشه اوګوره سیماب بیقرارئ کښ
جا دیکھ پارے کو بھی بے قراری میں

داسے نه چه زۀ تنها دلته داغدار یم
یہ نہیں کہ میں فقط ادھر داغدار ہوں

ډیر پخوانه دے لاله په داغدارئ کښ
پرانے زمانے سے گل لالہ داغدار ہے

خیر څما زاری مشهوره ده جهان کښ
اس میں کوئی شک نہیں کہ میری [illegible]زاری دنیا میں مشہور ہے

تورئ کمه نه ده مانه په زارئ کښ
لیکن بانسری بھی تو مجھ سے کم نہیں ہے زاری میں

لاړ شه او ګوره سحاب ته په بهار کښ

جا دیکھ بادل کو موسمِ بہار میں

څنګه سخت دے مصروف اَشکبارئ کښ

کیسا سخت مصروف ہے آنسو بہانے میں

غرور خه نه دے هرګز که وی مغرور څوک

غرور اچھا نہیں ہے ہرگز اگر کوئی مغرور ہو

له هغه نه تمول جهان دے بیزارئ کښ

اس سے سارا جہان بیزاری میں مبتلا ہے

هر سړے ګوره په خاوره څومَیِن دے

ہر ایک آدمی، دیکھ زمین پر کتنا عاشق ہے

الله ایخے دے عزّت انکسارئ کښ

اللہ نے انکساری میں عزت رکھی ہے

چه عاشق نهٔ ئے بیا ته عالم په څه ئے

اگر تو عاشق نہیں ہے تو تُو عالم کہاں ہے

که دِلَک دی کتابونه الماری کښ

اگر لاکھ کتابیں بھی ہوں تیری الماری میں

چه کاهل ئے ته دَ عشق په غه کار کښ

جب تو سست ہے عشق کے کام میں

مثال نشته بیا دستا په بے کارئ کښ

پھر تو بیکاری میں تیری کوئی مثال نہیں

د مطلب ژوندگی صرف د عاشق ده

با مقصد زندگی تو صرف مرد عاشق کی ہے

د دے نورو وقت تیر شی په تیزمارئ کښ

باقی لوگوں کا وقت تو ہوا نکالنے میں گذر جاتا ہے (تیزماری آواز کے ساتھ ہوا نکالنے کو کہتے ہیں)

ته مقیم ئے اے بدبخته په دنیا کښ

اے بدبخت تو مقیم ہے دنیا میں

عاقلان دی دَ سفر په تیارئ کښ

عقل مند لوگ سفر کی تیاری میں ہیں

سالار مشه سالارئ کښ ډیر غموم دی

سردار مت بن جا سرداری میں بڑی پریشانیاں ہیں

له غموم لذّت کم دے سالارئ کښ

غم زیادہ ہیں لذت کم ہے سرداری میں

په دهن کښې دِ دا جبه څه بــلا ده
تیرے منہ میں یہ زبان کیا آفت ہے

چه معروف ئې د کنزلو بمبارئ کښې
کہ تو معروف اور مشہور ہے گالیوں کی بمباری میں

دل آزار نشې اوګوره د مار حال تــه
دل آزار مت ہو جا سانپ کی حالت کو دیکھ

چه هلاک شي غالباً د لآزارئ کښې
کہ غالباً دلآزاری میں ہلاک ہو جاتا ہے

بې ګناه قتل هم تاته ډیر آسان دے
بے گناہ قتل تیرے لئے بہت آسان ہے

بیا ته ځان ګڼړے اوچت پرهیزګارئ کښې
پھر تو اپنے آپ کو بلند سمجھتا ہے پرہیزگاری میں

چلاسیه پسند نکړے خونخوارئ تــه
اے چلاسی ! خونخواری کو تو پسند نہ کر

آخر مړشي هر خونخوار په خونخوارئ کښې
آخر ہر خونخوار خونخواری میں مرجاتا ہے

ردیف ګ

چه په جهد شی د زړه نه لرې زنګ

جب ریاضت کے ذریعے دل سے زنگ دور ہو جائے

عجائب پکښ ظاهر شی رنګ برنګ

تو پھر اس میں رنگ برنگ عجائبات ظاہر ہوتے ہیں

له اسرارو به هغه څه خبردار شی

اسرار سے وہ کیا خبردار ہو جائے گا

چه ئے نفس وی پشان د غټ نهنګ

جس کا نفس بڑے مگرمچھ کے برابر ہو

ته پخپله د اسرارو دروازه ئے

تو خود اسرار کا دروازہ ہے

مات کړه دغه در د جهد په یو سنګ

اس در کو توڑ ریاضت کے پتھر سے

که دا غواړې چه رازدار شې د محبوب

جب تو چاہتا ہے کہ تو محبوب کا راز دار بن جائے

دا جهان په رياضت کړه په ځان تنګ

اس جہان کو ریاضت کے ساتھ اپنے اوپر تنگ کر

ته به ولې له اسرارو منکر نه شې

تو کیوں اسرار سے منکر نہیں ہوگا

چه مدام ئې د پليد نفس ملنګ

کہ ہمیشہ تو پلید نفس کا ملنگ ہے

چلاسيه که خندا د محبوب غواړې

اے چلاسی! اگر تو محبوب کا خندہ چاہتا ہے

پروا مه لره د ځان لکه پتنګ

پروانہ کی طرح اپنی پروا نہ کر

ردیف ل

زۀ طالب یم دَ وصال — دے هجران پۀ ما وبال

میں وصال کا طالب ہوں — ہجر مجھ پر عذاب ہے

هر ساعت پۀ دغه غم کښ — راته ښنکاري (خکاري) لکه کال

ہر لمحہ اسی غم میں — مجھے سال نظر آتا ہے

که عدو سخه شمشیر دے — دَ دعا لاس مِ دے ډال

اگر دشمن کے پاس تلوار ہے — تو دعا کا ہاتھ میرے پاس ڈھال ہے

که زۀ مال لرم پۀ کور کښ — زۀ مَین نه یم پۀ مال

اگر میرے پاس مال ہے گھر میں — میں مال پر عاشق نہیں ہوں

که پۀ قال دِ باور نشته — راشه گوره ځما حال

اگر قال پر تیرا یقین نہیں — تو آکر دیکھ میرا حال

زیړ رخسار او وچې شونډې — دي دَ زړه پۀ درد دال

زرد رخسار اور خشک لب — یہ دل کے درد پر دلالت کرتے ہیں

زه عاشق یم بلا ریب
میں بلا شک عاشق ہوں

دروغ وائی بد سګال
دشمن جھوٹ بولتا ہے (بدسگال یعنی دشمن)

هسې نه جاړم مدام زه
میں ویسے ہی نہیں روتا ہوں ہمیشہ

مالیدلې دې جمال
میں نے دیکھا ہے جمال

د فراق د غه غمونه
جدائی کے یہ غموم

دي ثقیل لکه جبال
بھاری ہیں پہاڑوں کی طرح

که امیر یم خوشحال نه یم
اگر میں امیر بھی ہوں خوشحال نہیں ہوں

عاشق کله وي خوشحال
عاشق کب خوشحال ہو سکتا ہے

که رستم د زمانې وي
اگر کوئی زمانے کا رستم بھی ہو

شي په عشق کښې لکه زال
وہ عشق میں کمزور ہو جائیگا جیسے بوڑھی (لطف یہ ہے کہ رستم کے باپ کا نام بھی زال ہے)

بیمثال یم په الفت کښې
میں الفت میں بے مثال ہوں

دا ګڼم زه لوی کمال
یہ میں سمجھتا ہوں بہت بڑا کمال

شي سردار غلام په عشق کښې
غلام، عشق میں سردار بن جاتا ہے

حال اوګوره د بلال رضؓ
حالت دیکھ حضرت بلال رضؓ کی

نصیحت ووره لما نه
مجھ سے نصیحت سن

دَچا لاس وَته مګوره
کسی کے ہاتھ کی طرف مت دیکھ

روزي خه ده د محنت
روزی اچھی ہے محنت کی

مه شرمیکه له محنته
محنت سے شرم نہ کر

که مرشد ئې ډیر کامل ته
اگر تو مرشد ہے بہت کامل

دا مضمون دې دَحدیث
یہ حدیث کا مضمون ہے

ډیر لذیذ لکه زلال
بہت لذیذ ہے آب زلال کی طرح

چه دَچا نشې رومیال
تاکہ تو کسی کے ہاتھ کا رومال نہ بن جائے

که صنعت وي دَکلال
اگرچہ کمہار کی صنعت ہی کیوں نہ ہو

دَشیطان لعین په چال
شیطان لعین کی چال پر

که عالم ئې بې مثال
اگر تو عالم ہے بے مثال

چه ذلت دې له چا سوال
کہ ذلت ہے کسی سے مانگنا

درود وایه په رسولؐ
درود بھیج رسولؐ پر

چلاسیه هم په آل
اے چلاسی! نیز آل پر بھی

(۲)

چہ محبوب سرہ محکم شی تار دَ دل

جب محبوب سے محکم ہو جائے — دل کی تار

د نظر نہ ہم وی تیز رفتار دَ دل

پھر دل کی رفتار نظر سے تیز ہو جاتی ہے

لکہ څو مرہ چہ دہ ډیرہ لار دَ تن

جیسا کہ تن کا راستہ زیادہ ہے

همرہ یار وتہ دہ لکہ لار دَ دل

ایسا ہی کم ہے دوست کی طرف دل کا راستہ

کہ دا دل شی دل ۔ طائر دے د افلاکو

اگر یہ دل، دل بن جائے — تو پھر یہ پرندہ ہے آسمانوں کا

هرګز نہ دے دا جهان ګلزار دَ دل

ہرگز یہ جہان دل کا گلزار نہیں

دا دراز سفر دیو قدم نہ کم شی

یہ لمبا سفر ایک قدم سے بھی کم ہو جائے گا

بشرطیکہ څہ شے نہ وی بار دَ دل

بشرطیکہ کوئی چیز دل پر بوجھ نہ بن جائے

یعنې د دوست ته رسیدل به ډیر آسان وي
یعنی محبوب تک پہنچنا بہت آسان ہوگا

چه له غیره وي هردم فرار د دل
جب ہو غیر سے ہمیشہ دل کا فرار

د الله په مخلوقاتو کښ عجیب دے
اللہ کی مخلوقات میں ایک عجیب شے ہے

زه بے حده یم حیران په کار د دل
میں بہت حیران ہوں دل کے معاملے میں

اے محبوبه رب د پاره یو ځل راشه
اے محبوب ! اللہ کیلئے ایک دفعہ تو آجا

شه محال بغیر د تا قرار د دل
ناممکن ہوا آپ کے بغیر دل کا قرار

که دروغ وایم پخپله راشه ګوره
اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو خود آکر دیکھو

دے بے شکه چلاسی بیمار د دل
بے شک چلاسی بیمار دل ہے

ردیف م

کہ هر څو مړزه ناچیزیم خوښ په ځان یم
جس قدر بھی میں ناچیز ہوں میں اپنے بارے خوش ہوں (خوشحال)

چه د تا غوندے دلبر زه ثنا خوان یم
جب کہ میں تیرے جیسے محبوب کا ثنا خوان ہوں

خلق ولې په تکلیف دي نه پوهیږم
لوگ کیوں تکلیف میں ہیں میں نہیں سمجھتا

ځان د پاره یم دانا یم که نادان یم
اپنے لئے ہوں دانا ہوں یا نادان ہوں

هرګز نه وایم چه پاک یم له ګناه نه
میں ہرگز نہیں کہتا ہوں کہ میں گناہ سے پاک ہوں

ګنهګار به ولې نه یم چه انسان یم
گناہگار کیوں نہیں ہوں گا جب کہ میں انسان ہوں

جوندے نہ یم چہ لہ تانہ یم جدا زہ

جب میں تجھ سے جدا ہوں زندہ نہیں ہوں

لکہ نقش دَ انسان ھسے بے جان یم

انسان کی تصویر کی طرح بے جان ہوں

پہ ھجران کښ کہ سلطان یم خو فقیر یم

جدائی میں اگر میں بادشاہ ہوں تو بھی فقیر ہوں

پہ وصال کښ کہ غریب یم خو سلطان یم

وصال میں اگر میں غریب ہوں تو بھی بادشاہ ہوں

چہ دستا رضا ځما پہ لاس رانشی

تیری رضا مجھے حاصل نہ ہو تو

کہ مالک د بحر و بر یم پہ تاوان یم

اگر میں سارے جہان کا مالک بھی ہوں تو گھاٹے میں ہوں

پہ فراق کښ ځما حال داسے بتروی

جدائی میں میری حالت ایسی بدتر ہوتی ہے

لکہ ونہ پہ موسم کښ دَ خزان یم

جس طرح موسم خزاں میں درخت ہوتا ہے

په وصال کښې هسې زه تر وتازه شم

وصال میں، میں اس طرح تر وتازہ ہوں

په بهار کښې لکه ګل د ګلستان یم

کہ گو یا میں موسم بہار میں پھول ہوں باغ کا

په دے کور کښې کمے نشته د څیزونو

اس گھر میں چیزوں کی کوئی کمی نہیں

دا کمے دے چه جدا زه له رازدان یم

یہ کمی ہے کہ راز دار سے جدا ہوں

په چلاس د چلاسی هسې مثال دے

چلاس میں چلاسی کی مثال ایسی ہے

چه لمن کښې د یاګل دُرّ و مرجان یم

گو یا دیوانے کے دامن میں دُرّ و مرجان ہوں

(۲)

دَ دوزخ په غم کښې نن شه ته مغموم   پدې غم کښې ويلې کيږه لکه موم

دوزخ کے غم میں تو آج مغموم ہوجا   اس غم میں پگھل جا موم کی طرح

که داغواړې چه نه ژاړې پس له مرګه

اگر تو یہ چاہتا ہے کہ موت کے بعد تو نہ روئے

خانده مه کوه ژاړه لکه معصوم

ہنس مت ، رو بچے کی طرح

چه صباله مصيبت دې نن ته خاندې

جب کل مصیبت ہے   آج تو ہنستا ہے

ګلاګُله داعادت دِ دې مذموم

اے میرے پھول ! یہ تیری عادت ہے بُری

پس له مرګه به ژاړې مدام ته

موت کے بعد تو روئے گا ہمیشہ

دا د ستا دغه حالت نه شي معلوم

یہ تیری اس حالت سے معلوم ہوتا ہے

له ژړا دَ نيمې شپې چه ته محروم يې

جب تو نیم شب کے رونے سے محروم ہے

ډير مفلس يې که مالدار يې ته په نوم

تو بہت مفلس ہے اگر تو نام نہاد مالدار ہے

چه د موت په غم کښې نه وي عالم نه دے — هغه کس چه سمندر دے - د علوم

جب موت کے غم میں نہ ہو وہ عالم ہی نہیں — وہ آدمی جو کہ سمندر ہو — علوم کا

په غفلت کښې چه شي زیاتے د چا غوښے

غفلت میں جس کا گوشت زیادہ ہو جائے

صبا سوزي به په اور هغه لُحُوم

کل آگ میں جل جائے گا وہ گوشت

روزانه اورے اواز چه فلان مړ شه

روزانہ تو آواز سنتا ہے کہ فلاں مر گیا

رب دِ نه کړي له احساسه څوک محروم

خدا احساس سے کسی کو محروم نہ کرے (جیسا کہ تو بے احساس ہے)

خه پوهیګے چه ته مرے بیا نه یریګے

تو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ تو مر جاتا ہے پھر تو نہیں ڈرتا

اے انسانه ته جَهُول ئے هم ظَلُوم

اے انسان! تو بڑا جاہل ہے نیز بڑا ظالم ہے

چلاسیه په احساس دَ عاقبت نن

اے چلاسی! عاقبت کے احساس سے آج

مدام خه ئے داسے غرق په غموم

ہمیشہ تو اس طرح غموں میں غرق اچھا ہے

(۳)

له همدمه یم جدا چین به جبین یم

میں ہمدم سے دور ہوں اس لئے چین بہ جبین ہوں

سرنګون په تصوّر د همنشین یم

میں ہمنشین کے تصوّر میں سرنگوں ہوں

چه رفیقِ رهٔ م نشته په وطن کښ

جب میرا کوئی رفیق راہ وطن میں نہیں ہے

ډیر غریب یم ډیر غریب اګرچه شین یم

بہت غریب ہوں بہت غریب اگرچہ از روئے قومیت شین ہوں
شین شمالی علاقہ میں معزز قوم شمار ہوتی ہے

په رتبې کښ که هر څو مره سر بالا یم

اگر میں رتبے میں جتنا بھی سرفراز ہوں

مست په څهٔ شم چه آخر زیرِ زمین یم

مغرور کس لئے ہو جاؤں کہ آخر زیر زمین ہوں

دومره بد نه یم که بد یم ځکه بد یم

میں اتنا برا آدمی نہیں ہوں اگر برا ہوں تو اس لئے برا ہوں

چه له چا سره ضد نه لرم بې کین یم

کہ کسی کے ساتھ میرا بغض و کینہ نہیں ، بے بغض ہوں

که د نورو پشان نه یم ډیر هشیار زه
اگر اوروں کی طرح ہوشیار نہیں ہوں

شکر دا دے چه بے دین نه یم بادین یم
اسی پر شکر ہے کہ بے دین نہیں ہوں دیندار ہوں

که زه جاړم د خپل یار په غم کښے جاړم
اگر میں روتا ہوں تو اپنے دوست کے غم میں روتا ہوں

دا سے نه چه د بل چا پسے غمګین یم
یہ نہیں کہ میں اور کسی کے لئے غمزدہ ہوں

که د نورو کتابونو آګاه نه یم
اگر میں اور کتابوں سے واقف نہیں ہوں پرواہ نہیں

په کتاب د عاشقئ کښے اوّلین یم
عشق کی کتاب میں، میں پہلے نمبر پر ہوں

خلق وائی ډیر کمزورے غلط وائی
لوگ کہتے ہیں کہ تو آجکل بہت کمزور ہے غلط کہتے ہیں

دومره غم کښے مړ لا نه یم سنګین یم
اتنے غم کے باوجود میں مرا نہیں ہوں بڑا سنگین ہوں

که هر څو مره دا خوبان وعده خلاف وی

جس قدر بھی یہ ماہ رو وعدہ خلاف ہوں

ځما بیا په دوی یقین وی ډیر یکبین یم

میں پھران پر یقین کرتا ہوں بڑا سادہ ہوں

مدام ولې ګوشه ګیر یم رمز څه دے

ہمیشہ گوشہ نشین کیوں ہوں رمز کیا ہے

په طریق د مهرخانو په کمین یم

حقیقت میں، میں ماہ رخوں کے راستے میں گھات میں ہوں

زیړ رخسار م د باطن حالت بیان کړ

میرا زرد چہرہ باطن کی کہانی سناتا ہے

ورنه زه چاته نه وایم چه حزین یم

ورنہ میں کسی کو نہیں کہتا ہوں کہ میں غمزدہ ہوں

چلاسی منم چه نه یمه بهتر زه

میں چلاسی اقرار کرتا ہوں کہ میں بہتر آدمی نہیں ہوں

چه په تا باندې مئین یم بهترین یم

لیکن جب میں تجھ پر عاشق ہوں بہترین ہوں

(۴)

چه دستا هجر ظالم سره اشنا شوم

جب سے میں تیری ظالم جدائی کا آشنا ہوا

که په عمر کښ بابا نه وم بابا شوم

اگرچہ میں عمر کے اعتبار سے بابا نہیں تھا بابا بن گیا (چلاستی بابا کم سنی سے بابا مشہور ہے)

ډیر صابر وم زه د هجر په سختئ کښ

میں جدائی کی سختی میں بہت صابر تھا

چه دراز شه ډیر - په شور او په غوغا شوم

جب یہ بہت دراز ہوگئی تو پھر میں نے شور و غوغا شروع کیا

چه خبر شوم پس له وصله جدائی ده

وصال کے دن جب میں سمجھ گیا کہ وصال کے بعد جدائی ہوگی

په خندا کښ لکه شمع په جړا شوم

عین ہنسی میں شمع کی طرح رونا شروع کیا

له جهانه یم جدا دستا دپاره

ساری دنیا سے میں آپ کے لئے جدا ہوں

چه دستا نه شوم دلبره زه د چا شوم

اے محبوب! اگر میں آپ کا نہ ہوا تو پھر میں کس کا ہوا

زه اعلیٰ یم ادنا نه یم محبّت کښ

میں محبّت میں اعلیٰ ہوں ادنیٰ نہیں ہوں

پروا نشته لو را اعلیٰ شوم که ادنا شوم

پروا نہیں باقی اگر میں اعلیٰ ہوں یا ادنیٰ ہوں

مقرّر یم د عُشّاقو په مجلس کښ

میں عاشقوں کی محفل میں شعلہ بیان مقرّر ہوں

مغموم نه یم په منبر که زه چاړا شوم

پریشان نہیں ہوں اگر میں منبر پر گونگا ہوا

جهان څه دے هیڅ خبر نه یم له ځانه

جہاں کیا ہے میں اپنے آپ سے بھی ناخبر ہوں

پس له هغه چه په تا باندے شیدا شوم

بعد ازاں کہ میں تجھ پر عاشق ہوا

چلاسی په عاشقانو کښ شامل یم

میں چلاسی عاشقوں میں شامل ہوں

پدے خوښ یم که نه پیر شوم نه مُلّا شوم
(خوخ)

اس پہ میں خوش ہوں اگر میں نہ پیر ہوا نہ ملّا ہوا

(۵)

رب راوستے یم وجود تہ لہ عدمَ

اللہ مجھے عدم سے وجود میں لایا ہے

زہ بہ ولے دخپل رب پہ لار نہ زمَ

میں کیوں نہ اپنے رب کے راستے پر چلوں

غرق خہ یم د اَللہ پہ تصوّر کښ

میں اللہ کے تصوّر میں غرق اچھا ہوں

دا گوشہ دَ فکر خہ دہ لہ اِرَمَ

یہ گوشۂ فکر باغ ارم سے بہتر ہے

ھر غریب چہ د اَللہ پہ لار روان وی

ہر وہ غریب جو اللہ کے راستے پر روانہ ہو

زہ ھغہ لہ معزّز گنړم لہ جمَ

میں اسے معزّز سمجھتا ہوں جمشید بادشاہ سے

دے روان سیلاب دَموت دستا طرف ته

موت کا سیلاب تیری طرف رواں ہے

ته په دغه لار کښ څنګه ئے بے غمَ

تو اس راستے میں کیسے بے غم ہے

شیطان وائی چه نیکی به په دمه کړے

شیطان کہتا ہے کہ نیکی آرام سے کرو

لا په مخه عمر ډیر دے محترمَ

اے محترم ! فی الحال عمر کافی ہے

مشکل نشته بچ کیدل دِ له بمونو

تیرا بچاؤ مشکل نہیں ہے بموں سے

نجات نشته د شیطان له دغه بمَ

لیکن شیطان کے اس بم سے کسی کو بچنا نہیں ہے

حیف دے نن هغه استاذ څمونږ رهبر دے
(ڈھمونگ)

افسوس ہے آج وہ استاد ہمارا رہبر ہے

چه دشمن دے تر دے وقته له آدمَ

جو حضرت آدمؑ سے لے کر تا حال ہمارا دشمن ہے

د شیطان هر یو سبق خه یاد وی نن

شیطان کا ہر ایک سبق آج اچھی طرح یاد کرتے ہیں

زه خفه یم له عربَ له عجمَ

میں ناراض ہوں عرب و عجم سب سے

د جنّت امید غلط دے پدے حال کښ

جنّت کی امید اس حال میں غلط ہے

سم روان ئے جهنّم ته اے همدمَ

اے ہمدم ! تو برابر رواں ہے جہنّم کی طرف

چه لکی مدام دے داسے خه پند ونه

جب یہ ہمیشہ ایسی اچھی نصیحتیں لکھتا ہے

چلاسیه زه قربان شم له قلمَ

اے چلاسی ! میں قربان جاؤں قلم پر

(۶)

دا مه وایه چه له تانه خبر نه یم

یہ مت کہہ کہ میں تجھ سے آگاہ نہیں ہوں

چه زه ستا په غم له چا نه خبر نه یم

جبکہ میں تیرے غم میں کسی سے آگاہ نہیں ہوں

پس له هغه چه خبر شوم زه له تانه

بعد ازاں کہ میں تجھ سے آگاہ ہوا

زه له ځانه له جهانه خبر نه یم

میں اپنے سے اور جہان سے آگاہ نہیں ہوں

یم خبر چه ته مې دین ئې هم ایمان ئې

مجھے یہ خبر ہے کہ تو میرا دین ہے اور نیز میرا ایمان ہے

نور له دینه له ایمانه خبر نه یم

باقی دین سے اور ایمان سے آگاہ نہیں ہوں

په محفل کښ د دلبر چه زه داخل شم

جبکہ میں محبوب کی محفل میں شامل ہوتا ہوں

بیا هرګز له ګلستانه خبر نه یم

پھر میں ہرگز گلستان سے آگاہ نہیں ہوں

په دلبار کښې ورګډ شم بې دعوته

میں اپنے محبوب کے دربار میں بن بلائے شامل ہوتا ہوں

ز له شرمه له حیانه خبر نه یم

میں شرم سے اور حیا سے آگاہ ہی نہیں ہوں

په وصال کښې دغه کور قصرِ جنّت شي

میرا یہ گھر وصال میں قصرِ جنّت بن جاتا ہے

زه د صدر له ایوانه خبر نه یم

میں ایوان صدر سے آگاہ نہیں ہوں

معلومیګي عاشقان را نه راضي دي

یہ معلوم ہوتا ہے کہ عاشق مجھ سے راضی ہیں

زه د نورو له رضانه خبر نه یم

میں اوروں کی رضا سے آگاہ نہیں ہوں

زه سردار یم د عشّاقو په دې دور کښې

میں اس دور میں عاشقوں کا سردار ہوں

د اسرارو له اخفانه خبر نه یم

میں اسرار کو چھپانے سے آگاہ نہیں ہوں

څه پکار دے هغه جوند او هغه عمر
کیا درکار ہے وہ زندگی اور وہ عمر

چه مغرور یم له جانانه خبر نه یم
کہ میں مغرور رہوں اور محبوب سے آگاہ نہ رہوں

دا دنیا نن له جانانه خبر نه ده
آج یہ دنیا محبوب سے آگاہ نہیں

زه په ضد یم له دنیا نه خبر نه یم
میں بضد ہوں دنیا سے آگاہ نہیں ہوں

که څوک خه راته نه وائی په وطن کښ
اگر کوئی وطن میں مجھے اچھا نہیں کہتا ہے

زه دَ خلقو له بیانه خبر نه یم
میں لوگوں کے بیان سے آگاہ نہیں ہوں

چلاسی که نه یم خه نقصان دَ چا دے
اگر میں چلاسی اچھا نہیں ہوں تو کس کا نقصان ہے

د سپکانو له غوغانه خبر نه یم
میں کتوں کے غوغا سے آگاہ نہیں ہوں

۷

وایم دروغ چه زه عاشق یم محبّت نه لرم

میں جھوٹ بولتا ہوں کہ میں عاشق ہوں اور محبت بھی نہیں رکھتا ہوں
(اس نظم کا وزن عام اوزان سے مختلف ہے)

اشکِ روان که په رخسار زه علامت نه لرم

اگر میں اشک روان رخسار پر محبّت کی علامت نہیں رکھتا ہوں

په مخ دیار کښې دے دستور چه عاشقان ژاړی

دستور یہ ہے کہ یار کے سامنے عاشق روتے ہیں

ژاړم په مخ کښې د اغیار زه دا عادت نه لرم

میں روؤں اغیار کے سامنے یہ میری عادت نہیں ہے

یمه مشهور په مجالس د عاشقانو کښې ډیر

میں بہت مشہور ہوں عاشقوں کی محافل میں

نه یم خفه که په اخبار کښې زه شهرت نه لرم

میں خفا نہیں ہوں کہ اگر میں اخباروں میں مشہور نہیں ہوں

دچا په در زه دعزّت د پاره نه یم ولاړ

عزّت کے لئے میں کسی کے دروازے پر نہیں ہوں

شکر دے ډیر چه زه هرګز دغه ذلت نه لرم

شکر ہے کہ میں یہ ذلّت نہیں اٹھاتا ہوں

شکر ګذار یم له الله نه لګ یریګمه زه

میں شکر گذار ہوں کہ میں اللہ سے کچھ ڈرتا ہوں

د اقتدار دغه ګرمي او حرارت نه لرم

سبب یہ ہے کہ اقتدار کی یہ گرمی اور حرارت نہیں رکھتا

نه تنګومه د کرسۍ د پاره چا لره زه

میں کسی کو تنگ نہیں کرتا ہوں کرسی کے لئے

زه په سینې کښې څه کینه څه عداوت نه لرم

میں اپنے سینے میں کسی قسم کا کینہ اور عداوت نہیں رکھتا ہوں

زه کور په کور کله عاقله ګرزیدے شمه نن

میں گھر گھر اے ہوشیار! کب پھر سکتا ہوں

یم زه مشغول په محبّت کښې څه فرصت نه لرم

میں مشغول ہوں محبّت میں مجھے فرصت کب ہے؟

زۀ دلته خه یم په خلوت کښې کم په سوچ د حبيب

میں ادھر محبوب کی سوچ میں غرق اچھا ہوں

زۀ دا منم چه د کرسئ زۀ لیاقت نـه لرم

یہ میں مانتا ہوں کہ مجھ میں کرسی کی لیاقت ہی نہیں

زۀ په خلوت کښې له شاهانو کم نۀ یم خوشحال

میں خلوت میں سلاطین سے کم خوش نہیں ہوں

زۀ په دے ځاے کښې تمنّا د سلطنت نه لرم

مجھے اس جگہ سلطنت کی کوئی تمنّا نہیں

شی په آخر کښې مصیبت د دے جهان عزّت

دنیا کی عزّت آخر میں مصیبت بن جاتی ہے

زۀ مدّعی د ذهانت یم جهالت نـه لرم

میں ذہانت کا مدّعی ہوں جاہل نہیں ہوں

ما چلاسی لره سودا ده د منزل هردم

مجھ چلاسی کو منزل کا خیال لاحق ہے

په دغه لار کښې زۀ نیّت د اقامت نه لرم

میں اس راستے میں نیّتِ اقامت نہیں رکھتا ہوں

(۸)

څوک له ما نه خبر نشته بېګانه يم

مجھ سے کوئی خبردار نہیں میں بیگانہ ہوں

پټ له سترګو لکه ګنج د ويرانه يم

میں لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ گویا گنجِ ویرانہ ہوں

په ظاهر لکه پسته زه په خندا يم

بظاہر میں پستہ کی طرح ہنستا ہوں

پاره پاره په باطن لکه شانه يم

باعتبار باطن پارہ پارہ ہوں کنگھی کی طرح (شانہ بمعنی کنگھی)

يم روان د چا په غور کښ روز و شب زه

میں شب و روز کسی کی تلاش میں رواں دواں ہوں

حال دې دا چه په ظاهر کښ په خانه يم

حال یہ ہے کہ بظاہر میں گھر میں ہوں

بې بها يم په رښتيا که زه عاشق يم

اگر میں عاشق صادق ہوں تو میں ایک بے بہا چیز ہوں

که دروغ دې غه کم زه له آنه يم

اگر جھوٹ بولتا ہوں تو میں آنے سے بھی کم ہوں

دلیل نہ لرم دَ عقل پہ دعوٰی کښں

میں عقل کے اس دعوٰی میں بے دلیل ہوں

چہ دنیا پسے روان یم دیوانہ یم

جب میں دنیا کے پیچھے دوڑتا ہوں میں پاگل ہوں

پہ وصال کښں گویا زہ یم نور څوک نشتہ

وصال میں گویا میں ہوں اور کوئی نہیں

پہ هجران کښں داسے یم چہ گویا نہ یم

جدائی میں، میں ایسا ہوں جیسا ہوں ہی نہیں

لاړ بہ نہ شم زہ هرګز دیار لہ کویہ

میں محبوب کے کوچے کو چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گا

خلقہ نہ یمہ پاګل زہ فرزانہ یم

لوگو! میں دیوانہ تھوڑا ہوں ہوشیار ہوں (فرزانہ بمعنی ہوشیار)

داسے نہ چہ زہ مغموم یم کلہ کلہ

یہ نہیں کہ میں کبھی کبھی غمزدہ ہوں

پدے حال کښں ځما ورہ روزانہ یم

اس حال میں اے بھائی! میں روزانہ ہوں

زه په زړه سره خیرخواه دهر انسان یم

میں دل سے ہر انسان کا خیر خواہ ہوں

زه په فکر دَ نقصان کښ دچا نه یم

کسی کے نقصان کے درپے نہیں ہوں

عاقلان ځما په وصف نه مړیګی

عاقل لوگ میری تعریف پر سیر نہیں ہوتے

د جُهّالو د بهتان زه نشانه یم

جہّال کے بہتان کا میں نشانہ ہوں (بہتان بمعنی پروپیگنڈہ)

حاسدان ځما په حق کښ دروغ وائی

حاسد لوگ میرے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں

زه دانه یم زه دانه یم زه دانه یم

میں یہ نہیں ہوں میں یہ نہیں ہوں میں یہ نہیں ہوں

داخوږکے خبرے تولے محبّت کړَ

یہ ساری لذیذ باتیں عشق کرتا ہے

چلا سی په مینځ کښ هسے بهانه یم

میں چلا سی درمیان میں ایک بہانہ ہوں

۹

که زه وایم چه زه ښه یم
اگر میں کہتا ہوں کہ میں اچھا ہوں

پس معلومه شوه چه لږ یم
پس معلوم ہوا کہ میں : ا ہوں

چه غالب یمه په ځان زه
اگر میں اپنے اوپر غالب ہوں

په نرانو کښې لوے نر یم
پھر میں بہادروں میں بہت بڑا بہادر ہوں

چه مغلوب یم زه له ځانه
اگر میں اپنے آپ سے مغلوب ہوں

نفس سور دے په ما خر یم
تو پھر نفس مجھ پر سوار رہے میں گدھا ہوں

که په زړه کښې م زر زر وی
اگر میرے دل میں ہر وقت سونا سونا ہو

له خاشاکه نه بتر یم
پھر میں خاشاک سے بھی بدتر ہوں

چه په زړه کښې م زر نه وی
اگر میرے دل میں سونا نہیں ہے

سرتاپا پخپله زر یم
تو میں خود سرتا پا سونا ہوں

ډیر خفیف یم زه له کاه
میں تنکے سے بھی زیادہ ہلکا ہوں

چه زه سپے د هر یو در یم
اگر میں ہر ایک در کا کتا ہوں

چه د دوست په در مقیم یم
جب میں دوست کے در پر مقیم ہوں

بیا زه دُرُن پشان دغریم
پھر میں پہاڑ کی طرح بھاری ہوں

که شهرت م مطلب نه وی
اگر میں شہرت نہیں چاہتا ہوں

په جهان کښ لکه نوَر یم
تو پھر میں دنیا میں سورج کی طرح مشہور ہوں

بے وقوف یم نه پوهیګم
میں بے وقوف ہوں نہیں سمجھتا ہوں

چه شهرت پسے ارسریم
اگر میں شہرت کے لئے پاگل ہوں

زر به رسم تر مقصده
میں جلدی ہی مقصد تک پہنچ جاؤں گا

که په لار دَ پیغمبرّ یم
اگر میں پیغمبرؐ کے راستے پر ہوں

که د بل چا په لار ورشم
اگر اور کسی کے راستے پر جاؤں

بیا تهول عمر په سفر یم
پھر میں زندگی بھر سفر میں ہوں

سر ټکون یا به دامن زه
سرخم یا بہ دامن

په طلب کښ د دلبر یم
میں اپنے محبوب کی طلب میں ہوں

لرے لرے م ثمر زی
میرے پھل دور دور تک جاتے ہیں

زه په ځائے لکه شجر یم
میں اپنی جگہ پر ہوں درخت کی طرح

چه ملنګ د دے کوچے یم
جب میں اس کوچے کا ملنگ ہوں

بے کلاهٔ تاج په سر یم
پھر اگر ٹوپی بھی سر پر نہیں، تاجور ہوں

په برکت د نیمې شپې زه

نصف شب کی برکت سے

په خندا لکه سحر یم

خندہ بلب ہوں سحر کی طرح

په خلوت کښې چه ژړیګم

جب میں خلوت میں روتا ہوں

په جلوت کښې با اثر یم

تو جلوت میں با اثر ہوں

چلاسیه که هیڅ نه یم

اے چلاسی! اگر میں لَیْسَ بِشَیْءٍ ہوں

په کلام لکه شکر یم

لیکن باعتبار کلام شکر ہوں

ردیف ن

که پوهېږې منزل نه دے دا جهان

اگر تو سمجھتا ہے تو یہ جہان منزل نہیں ہے

ته یوازې تسے روان لدغه ځایه

تو اکیلا یہاں سے روانہ ہو جائے گا

چه زه اوګورم ستا دغه غفلت ته

جب میں تیری اس غفلت کو دیکھتا ہوں (تو یوں لگتا ہے)

روره ستا دغه حالت ته زه حیران یم

اے بھائی میں تیری اس حالت پر حیران ہوں

که هشیار ئې ته ئې دلته کښې مهمان

اگر تو ہوشیار ہے تو تُو اِدھر مہمان ہے

شاته پاتې شي دا کل رشته داران

تمہارے سارے رشتہ دار پیچھے رہ جائیں گے

ګویا ته ئې په دے ځاے کښې جاودان

گویا تو ہے اس جگہ میں ہمیشہ زندہ رہنے والا

لدے حاله اَلاُمان ثُمَّ اُلاَمَان

اس حال سے میں امن چاہتا ہوں امن چاہتا ہوں

په خزان کښې ورشه ګوره په چمن کښې

موسم خزاں میں جا کے دیکھ تالاں

مدام کله په خندا وی ګلستان

ہمیشہ کب گلستان خنداں رہتا ہے

که ته وائې چه زوړ شم توبه ګار شم

اگر تو یہ کہتا ہے کہ میں بوڑھا ہوا تو توبہ کروں گا

راته وایه ولے مړ شه هغه ځوان

پھر یہ بتا کہ فلاں نوجوان کیوں مرگیا

لاژ مابه له دنیانه ته روان شے

یقیناً تجھے دنیا سے جانا پڑے گا

د الله چه راشی تا پسے فرمان

جب اللہ کا حکم تیرے پیچھے آ پہنچا

نن دِ یاد شی هغه ورځ چه خلق وائی

وہ دن تجھے آج یاد ہونا چاہیے کہ جس دن لوگ کہیں گے

له دنیانه لاړم فلان ابنِ فلان

دنیا سے چل پڑا فلاں ابن فلاں

هر بیان مې نورو خلقوته پسند وی

میرا ہر بیان اور لوگوں کو پسند ہوتا ہے

په تا ولے اثر نه کړی دا بیان

تجھ پر اثر کیوں نہیں کرتا یہ بیان

چلاسیه دا ژړا دلته بے جا ده

اے چلاسی! تیرا یہ رونا اِدھر بے جا ہے

په شوره ځمکه اثر نه کوی باران

کھاری زمین میں بارش اثر نہیں کرتی۔

(۲)

د دوست زلفو ته دے ډیر سنبل حیران

میرے دوست کی زلف دیکھ کر سنبل حیران ہے

لکه شنګه چه دے مخ ته ئے ګل حیران

جس طرح کہ اس کے چہرے کو دیکھ کر پھول حیران ہے

یا خو زه یم چه حیران یم په هجران کښ

یا میں ہوں کہ حیران ہوں جدائی میں

یا خزان کښ دے غریب بلبل حیران

یا موسم خزاں میں غریب بلبل حیران ہے

هر سړے په کار د عشق کښ حیرانیګی

ہر ایک آدمی عشق کے کام میں حیران ہوتا ہے

مګر ما پشان به نه وی بل حیران

مگر میرے جیسا کوئی حیران نہیں ہوگا

هسے تیز یم دے رفتار په کار د عشق کښ

ایسی تیز ہے میری رفتار عشق کے معاملے میں

دے رفتار و ته ځما دلدل حیران

کہ میری رفتار دیکھ کر دلدل حیران ہے (دلدل حضرت علیؓ کا مشہور تیز رو گھوڑا)

محبّت کښې د دلبر هسې نشه ده
محبوب کی محبت میں اسقدر نشّہ ہے

چه نشې وته حُمادې مُل حیران
کہ میرے نشے کو دیکھ کر شراب حیران ہے

چلا سّی هسې مشهور یم په حیرت کښې
میں چلا سّی ! حیرت میں اتنا مشہور ہوں

چه حیرت وته حُمادې کُل حیران
کہ میری حیرت پر ساری دنیا حیران ہے

(۳)

نن ډیر زیات دي د ریا عبادتونه
آجکل بہت زیادہ ہیں ریا کاری کی عبادتیں

له وطنه دي روپوش صداقتونه
آجکل وطن سے صداقتیں روپوش ہیں

په خیرات کښې ډیر ثواب دې ولې نشته
خیرات میں ثواب بہت ہے کیوں نہیں ہے

رب دې ورک کړي د ریا دا خیراتونه
اللہ گم کردے ریاکاری کی یہ خیراتیں

څوک د چا ملاقات نه کَ بے مطلبه
کوئی کسی کی ملاقات نہیں کرتا بغیر مطلب کے

بدمزه وی د مطلب ملاقاتونَ
مطلب کی ملاقاتیں بدمزہ ہوتی ہیں

دَ الله د پاره څه کار دلته نشته
اللہ (کی رضا) کیلئے کوئی کام اِدھر نہیں ہے

په وطن کښې ځکه نشته برکتونَ
وطن میں اس لئے برکات نہیں ہیں

په دے ځائے کښې خه خصلت لکه هُما دے
اس جگہ اچھی خصلت مثل ھُما ہے (ہُما ایک خیالی پرندہ ہے)

مشابه دی د عَنقا شرافتونَ
یہاں شرافتیں عنقا کی مانند ہیں (عَنقا بھی ایک فرضی پرندہ ہے)

چه په مونږ کښې نن بے حده ځان ځانی ده
جبکہ آج کل ہم میں بے حد نفسا نفسی ہے

دَ کفّار دی په مونږ حکومتونَ
کفّار کی ہم پر حکومت ہے

هر دفتر کښې قوانين دي د اغيارنَ

آج ہر ایک دفتر میں اغیار کے قوانین ہیں

له قرآنه دي خالي عدالتونَ

قرآن سے خالی ہیں عدالتیں

بې دعا نه خلقه نور راسره څه دي

سوائے دعا کے اے لوگو! میرے پاس کیا ہے

په احساس کښې م تيريږي ساعتونَ

میرے یہ لمحات صرف احساس میں گذر جاتے ہیں

دي خبرې لکه قند په ګډه ځاے کښې

ظاہری باتیں آپس میں شکر کی طرح ہیں

ډير خراب دي ډير خراب دي نيّتونَ

لیکن بہت خراب ہیں بہت خراب ہیں ایکدوسرے کے بارے میں نیّتیں

دوی آرام ګڼړي ديو بل په نقصان کښې

یہ لوگ آرام سمجھتے ہیں ایک دوسرے کے نقصان میں

وينې دوی په اختلاف کښې راحتونَ

اور یہ دیکھتے ہیں ایکدوسرے کے ساتھ اختلاف کرنے میں راحتیں

قدرتی مصیبتونه دلته کم دی
قدرتی مصیبتیں ادھر کم ہیں

په زوره ځان له جوړوی مصیبتونه
زبردستی اپنے لئے مصیبتیں پیدا کر دیتے ہیں

ډیر مصروف دی د دنیا په کاروبار کښ
دنیا کے کاروبار میں یہ سخت مصروف ہیں

عبادت د پاره نشته فرصتونه
عبادت کے لئے کوئی فرصت نہیں

د عزّت د پاره دوی الله خفه کړی
عزت کے لئے ایک دوسرے کو ناراض کر دیتے ہیں جو باعث ناراضگی خدا ہے

وایم خه نه دی الله نه عزّتونه
میں کہتا ہوں اللہ سے عزّتیں اچھی نہیں ہیں

که تابع دی د هوا جنّت د دوی دے
اگر خواہشات نفسانیہ کے تابع بھی ہیں پھر بھی جنّت ان کی ہے

چلاسیه نن اسان دی جنّتونه
اے چلاسی آجکل جنّتیں بہت آسان ہیں

(۴)

وے خاندے څما گلہ دچمن

اے میرے پھول چمن کے تو کیوں ہنستا ہے

چہ خزان دے ستا طرف وتہ کامزن

جب خزاں تیری طرف چلی آرہی ہے

لیونیہ وے غرق ئے منصوبو کښ

اے پاگل ! تو کیوں غرق ہے منصوبوں میں

چہ ولاړ ستا پہ سر دے ځنکدن

جب تیرے سر پر جان کندنی کھڑی ہے

مزہ مزہ خالی لاس لدے وطنہ

مت جا مت جا خالی ہاتھ اس وطن سے

جواهر دنیکئ اوسہ پہ دامن

نیکی کے موتی دامن میں لے لے

خہ پوھیگے کہ داتول جہان دستاوی

تو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اگر ساری دنیا بھی تیری ہو

تہ بہ زے لدغہ ځایہ پہ کفن

تو اس جگہ سے کفن لے کر جائے گا

خالی نہ دِ وی دماغ د دوست لہ فکرہ
تیرا دماغ دوست کے فکر سے خالی نہ ہونا چاہیے

هم وی ذکر پہ ژبان او پہ دَهَن
نیز ذکر ہونا چاہیے زبان اور منہ پر

تہ تنہا بہ لدے ځایہ ښے روان
تو تنہا اس جگہ سے روانہ ہو جائے گا

تا سرہ بہ نہ اولاد وی نہ بہ زن
تیرے ساتھ نہ تیری اولاد ہوگی اور نہ ہی تیری بیوی

نہ بلبل دے نن نہ ګل دے پہ ګلشن کښ
نہ بلبل ہے آج نہ پھول ہے گلشن میں

ورشہ ګورہ د احالت دے د ګلشن
دیکھ گلشن کی حالت

مہ نازیګہ د دنیا پہ مناصبو
تو دنیا کے عہدوں پر مغرور مت جا

هر رئیس دے هر منصب دے پہ رفتن
ہر رئیس اور ہر عہدہ ہے گذر جانے والا

کوم کسان چہ دوطن سربراھان وو

وہ لوگ جو کہ وطن میں سربراہ تھے

لہ ھغو نہ نن خالی دے داوطن

ان سے آج یہ وطن خالی ہے

ډیر قصرونہ دی خالی لہ سلاطینو

بہت سے محلات سلاطین سے خالی پڑے ہیں

مغرور مشہ پدے قصرِ مُزَیّن

تو اس قصرِ مزیّن میں مغرور مت ہوجا

کوم سړے چہ وہ نازک لکہ گلاب

وہ شخص جو کہ گلاب کی طرح نازک تھا

نن پہ گور کښې دے ھغہ نازک بدن

آج وہ نازک بدن شخص قبر میں پڑا ہے

چلاسی درتہ خہ وائی بدنہ وائی

چلاسی تجھے جو کہتا ہے اچھا کہتا ہے برا نہیں کہتا

دغفلت انجام وے بد جنابِ من

غفلت کا انجام برا ہوتا ہے جنابِ من!

ردیف و

خه مخونه له دنیا شی نهان رو رو
اچھے چہرے دنیا سے پوشیدہ ہوتے چلے جا رہے ہیں آہستہ آہستہ

بد مخونه شی ښکاره په جهان رو رو
اور برے چہرے دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں آہستہ آہستہ

له دنیانه عاشقان دَ قرآن لاړل
دنیا سے قرآن کے عاشق چلدیئے

پیدا کیګی دشمنان د قرآن رو رو
اور پیدا ہو رہے ہیں قرآن کے دشمن آہستہ آہستہ

ولې مست یو ماو تا نادانه رو ره
میں اور تو اے بیوقوف بھائی! کیوں مست ہیں

چه روان دی له دے ځایه شاهان رو رو
جب اس جگہ سے بادشاہ لوگ چلتے ہیں آہستہ آہستہ

که هرڅو مره انسان تیختنه لګي له ګوره

جس قدر انسان بھاگتا ہے قبر سے

نزدیکي ورته همره انسان رو رو

اتنا ہی قریب ہوتا چلا جا رہا ہے قبر کے آہستہ آہستہ

راشه راشه چه په فکر د رحلت شو

آؤ آؤ کہ ہم رحلت کی فکر میں لگ جائیں

تیار خه دي د سفر د اسامان رو رو

تیار کرنا اچھا ہے سفر کا یہ سامان آہستہ آہستہ

هر ساعت ځمونګ تیریګي په غفلت کښ

ہماری ہر ایک ساعت غفلت میں گزر جاتی ہے

صد افسوس ښي خفه مونګ نه رحمان رو رو

صد افسوس کہ ہم سے رحمانؒ ناراض ہو رہا ہے آہستہ آہستہ

د نیکانو په صحبت کښ ناسته ښه ده

نیک لوگوں کی صحبت میں رہنا اچھا ہے

په دي ځاي کښ تیز شي نور عرفان رو رو

اس جگہ میں نور عرفان تیز ہوتا ہے آہستہ آہستہ

لکه واوره چه شی کمه اور په خواکښ

جس طرح کہ برف آگ کے پاس کم ہورہی ہے

دغافل په خواکښ کم شی ایمان روروو

اس طرح غافل آدمی کے پاس بیٹھنے سے ایمان کم ہوتا جاتا ہے آہستہ آہستہ

چه په زړه کښ شی داخله دموت یره

جب دل میں موت کا خوف داخل ہوتا ہے

بے پرواشی زړه له سود وزیان روروو

پھر دل سود و زیان سے بے پروا ہوجاتا ہے آہستہ آہستہ

چه په ژبه ذکر نه وی سر کښ فکر

جب زبان پر ذکر نہ ہو سر میں فکر نہ ہو

غیر آبادشی دغه باغ وبستان روروو

پھر یہ باغ وبستان غیر آباد ہوتے چلے جاتے ہیں آہستہ آہستہ

که وزیر ئے یا سلطان ئے مه نازیگه

اگر تو وزیر ہے یا بادشاہ ہے مغرور مت ہوجا

کم شی عمر د وزیر او سلطان روروو

وزیر اور سلطان دونوں کی عمر کم ہوتی جارہی ہے آہستہ آہستہ

چلاسیه پہ اسبابو شادان نشے

اے چلاسی! اسباب پر خوش مت ہو جا

جدا کیگی داموٹر او ایوان ورو ورو

جدا ہو رہے ہیں یہ موٹر اور محل آہستہ آہستہ

(۲)

زہ کامیاب یم پہ دعا د محبانو

میں کامیاب بن چکا محبان کی دعا کی برکت سے یعنی اللہ کے محب اور اللہ کے ولی

خلقه زه یم خاکِ پا د محبانو

لوگوں میں محبین کی خاکِ پا ہوں

د شاهانو د رضا م پروا نشته

بادشاہوں کی رضا کی مجھے کوئی پروا نہیں

زه روان یم پہ رضا د محبانو

میں محبین کی رضا پر چلتا ہوں

تا ته وائی چه مُحب شه چه سره زر شے

تجھ سے کہتے ہیں کہ تم محب بن جاؤ تاکہ تم سونا بن جاؤ

زه پوهیگم په ایما دَ مُحِبّانو

میں سمجھا ہوں محبّین کے اشارے کو

تجربه ده چه محبوب ډیر رنجیده شی

تجربہ ہے محبوب بہت ناراض ہوتا ہے

په آزار او په ایذا د مُحِبّانو

محبّین کو ایذا دینے پر اور ان کی دلآزاری پر

له مُحِبه هیڅ حجاب د محبوب نه وی

محب سے محبوب کا کوئی پردہ نہیں ہوتا

بے جانه ده دا دعوٰی د مُحِبّانو

محبّین کا یہ دعوٰی بے جا نہیں ہے

په دارینو کښ مطلب رضا دَ دوست وی

دونوں جہانوں میں دوست کی رضا مقصود ہے

بله نشته التجا د مُحِبّانو

اور کوئی نہیں ہے محبّین کی التجا

پہ دنیا او آخرت کښ بہ کامیاب شی

دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہو جائے گا

چہ څوک او کړی اقتدا دَ مُحِبّانو

جو کرے محبّین کی اقتدا

غافل سم شی چہ وی ناست د دوی پہ خواکښ

غافل درست ہوتا ہے جب رہے ان کے پاس

مړ ژوندے شی پہ ندا دَ مُحِبّانو

مردہ زندہ ہوتا ہے ان کی آواز سے

پہ بوستان کښ دوطن کہ خزان راشی

اگر وطن کے بوستانوں میں خزاں آجائے

بہار راشی پہ ژړا دَ مُحِبّانو

بہار آجاتی ہے محبّین کے رونے سے

لہ مادح د مُحِبّانو شی راضی ډیر

محبین کے مدح خوان سے بہت راضی ہوتا ہے

چلاسیّہ دلربا دَ مُحِبّانو

اے چلاسی! محبّین کا محبوب

ردیف ہ غیر ملفوظه

زۀ دِ وینم چه په خوب ئے ډیر بخوانه
میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو کافی مدت سے سویا ہوا ہے

ته به کله بیدار یګے مسلمانه
اے مسلمان! تو کب بیدار ہو جائے گا

که په خواب وی شیر خویره ترسنه کیګی
شیر اگر خوابیدہ بھی ہو لیکن اس سے خوف ہوتا ہے

کافران ځکه یریګی ډیر له تانه
کفّار اس وجہ سے تجھ سے ڈرتے ہیں

زۀ دِ پیجنم اسد ابنُ الاَسد ئے
میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو شیر ہے اور شیر کا بچّہ ہے.

اے اسده ته خبر نۀ ئے له ځانه
اے شیر تو اپنے آپ سے آگاہ نہیں ہے

یو عیب دا دے چہ لہ حالہ نہ خبر نہ ئے

ایک عیب یہ ہے کہ تو اپنے آپ سے نا خبر ہے

بل عیب دا چہ تہ غافل ئے لہ قرآنہ

اور دوسرا عیب یہ ہے کہ تو غافل ہے قرآن سے

دغہ سوچ دِ ناروا دے چہ کمزورے ئے

تیری یہ سوچ نا روا ہے کہ تو کمزور ہے

دا گمان دِ ډیر غلط دے بدگمانہ

تیرا یہ گمان بہت غلط ہے اے بدگمان !

پہ میدان کښې چہ تہ ګډ شے هم هغہ ئے

جب تو میدان میں کود پڑے تو تو وہی ہے

چہ پخوا وے دغہ واوره تہ لمانہ

جو گذشتہ زمانے میں تھا یہ بات سن مجھ سے

زہ یقین لرم چہ تہ کہ پہ حرکت شے

مجھے یقین ہے اگر تو حرکت میں آجائے

د اللہ بہ مدد راشے لہ اسمانہ

اللہ کی مدد پہنچ جائے گی آسمان سے

پہ حرکت کښِ دِ برکت دے خہ پوهیګم
تیری حرکت میں برکت ہے میں سمجھتا ہوں

هیڅ پدے کښِ تَرَدُّدْ نشته دے ځوانه
اس میں کوئی تردّد کی بات نہیں ہے اے جوان

که په چغو چاړم زن دستا په سر زره
اگر میں زور سے بھی روؤں تیرے سر پہ

نه ویښیګے ده دنیا دِرته حیرانه
تو بیدار نہیں ہوتا ساری دنیا تیری حالت کو دیکھ کر حیران ہے

نن اسلام لره دستا ډیر ضرورت دے
آج اسلام کیلئے تیری بہت ضرورت ہے

ویخ شه پاسه اے نوابه اے سلطانه
بیدار ہوجا اٹھ اے نواب! اے سلطان!

اے خالدابنِ ولیده دَرب سیفه
اے خالدابن ولید ! اے اللہ کی تلوار

اے حیدره دَرب شیره پهلوانه
اے حیدرِ کرّار ! اے اللہ کے شیر! اے پہلوان

رب دِ ویخ کړي مسلمان لدغه خوابه

الله بیدار کرے مسلمان کو نیند سے

چلاسیه مدد غواړه له سبحانه

اے چلاسی! مدد طلب کر رب سبحان سے

(۲)

ځما ځکه له جهانه قلب سیر شه له جهانه هر محب د جهان تیر شه

میرا دل دنیا سے اس لئے سیر ہو گیا کہ دنیا سے دنیا کا ہر ایک عاشق گذر گیا

دا حیات څه حیات نه دے یو خواب دے

یہ زندگی کوئی زندگی نہیں ہے یہ ایک خواب ہے

څه پکار دے که جاه ډیر شه که مال ډیر شه

کیا فائدہ اگر مرتبہ زیادہ ہوا یا مال زیادہ ہوا

په دنیا کښې هیڅ خیر نشته بے خیري ده

دنیا میں کوئی خیر نہیں ہر وقت بے خیری ہے

چه صباله نشته خیر نن په څه خیر شه

جب کل خیر نہیں ہے تو آج خیر کیسی ؟

هیڅ څوک نشته چه بیا تا سره مدد کړ

کوئی نہیں ہے جو پھر تیرے ساتھ مدد کرے

چه د موت دغه خامار در نه چاپیر شه

جب موت کا اژدہا تجھے گھیرے میں لے لے

نه دِ رور دے نه دِ خور ده بیا په خوا کښ

پھر نہ تیرا بھائی ہے نہ تیری بہن ہے تیرے پاس

هر یو دوست بیا نشته دوست هر اشنا غیر شه

پھر ہر ایک دوست دوست نہیں ہے ہر آشنا بیگانہ ہے

چه په موت نه وی غالب بیا شیر په څه دے

جب موت پر غالب نہیں ہے تو پھر وہ کیا شیر ہے ؟

که څوک نن پدے وطن کښ لکه شیر شه

اگر آج کوئی وطن میں مثل شیر سب پر غالب ہے

هغه کس چه په وطن کښ نمایان وه

وہ آدمی جو وطن میں ہر ایک کو معلوم تھا

له وطنه شه غائب له خلقو هیر شه

وہ وطن سے غائب ہوگیا اور لوگوں کی یاد سے نکل گیا

چلاسیه مالیدلی ډیر کسان دی

اے چلاسی! میں نے بہت آدمیوں کو دیکھا ہے

هر سړے چه دلته زور وه هغه زیر شه

یہاں ہر ایک آدمی جو زبر تھا وہ زیر ہوا

(۳)

هغه ملمه یم چه کوز شوے له اسمانه یمه

میں وہ مہمان ہوں جو کہ آسمان سے اتر آیا ہوں (یہ قرآن کی آواز ہے)

هغه کلام یم چه بیل شوے له رحمانه یمه

میں وہ کلام ہوں جو رحمان سے جدا ہوا ہوں

هغه کسان چه محبّان وو مخلصان وو ځما

وہ لوگ جو میرے محب تھے اور میرے مخلص تھے

ځما په مخکښ هغوے نشته پریشانه یمه

میرے سامنے اب وہ نہیں ہیں میں پریشان ہوں

په دے وطن کښ چه عزّت د خپل قانون نه وینم

اس وطن میں جب میں اپنے قانون کی عزت نہیں دیکھتا ہوں

په تش مونځونو هرګز تر نه رضانه یمه

فقط نمازوں سے میں ان سے راضی نہیں ہوتا ہوں

چه په قانون د ملحدانو فیصلې کوی دوے
جب یہ ملحدین کے قانون پر فیصلے کرتے ہیں

نه څوک ځما دی په دے حال زه هم د چا نه یمه
اس حال میں نہ میں کسی کا ہوں اور نہ میرا کوئی ہے

ځما قانون ته حقیقت کښ یو قانون نه رسی
حقیقت میں میرے قانون کو کوئی قانون نہیں پہنچ سکتا

مګر افسوس دے د مسلمان نه زه بیګانه یمه
مگر افسوس ہے کہ میں مسلمان سے بیگانہ ہوں

د دوے په فکر کښ هرګز زه خه نظام نه لرم
ان کے خیال میں مجھ میں کوئی اچھا نظام نہیں

د دوے په عقل کښ نقصان دے د پیر زه دانه یمه
ان کے عقل میں بہت خرابی ہے میں ایسا نہیں ہوں جیسا انہوں نے سمجھ رکھا ہے

په ټول جهان کښ حکومت د مسلمان وه که نه
تمام جہان میں مسلمانوں کی حکومت تھی یا نہیں ؟

سبب د جاه د مسلمان زه یمه یا نه یمه
مسلمانوں کی عزّت کا سبب میں ہوں یا نہیں ؟

بیا که تابع شی مسلمان په خیر و شر کښې ځما

مسلمان خیر وشر میں اگر پھر میرا تابع ہو جائے

هغه قرآن یمه خلقه زه نن جدا نه یمه

وہی قرآن ہوں میں اے لوگو! کوئی الگ نہیں ہوں

په کل جهان کښې دوباره به حکومت وی دَ دهٔ

ساری دنیا میں دوبارہ اس کی حکومت ہوگی

که زه په مخکښې دَ مسلم یمه په شا نه یمه

اس شرط پر اگر میں مسلمان کے سامنے رہوں پس پشت نہ رہوں

یا خو اوسه له سینې سره ځما احکام

یا تو لگا میرے احکام کو سینے کے ساتھ

یا خو دا وایه چه قرآنه زه دستا نه یمه

یا تو صاف یہ کہدے کہ اے قرآن میں تیرا نہیں ہوں

نن له مسلمه دَ قرآن دے هر ورق شاکی

آج مسلمان سے قرآن کا ہر ورق شاکی ہے

دا سے مغموم اے ځما ورونه زه بیجا نه یمه

اے میرے بھائیو! میں ایسا غمزدہ بے جا نہیں ہوں

په هر وطن کښې دی مشهور دے داځما خبرے

هر وطن میں میری یہ باتیں مشہور ہیں

مه وایه داچه چلاسی سره اشنا نه یمه

تو یہ مت کہہ کہ چلاسی سے میں آشنا نہیں ہوں

(مذکورہ بالا نظم کا وزن عام اوزان سے مختلف ہے)

(۴)

په کار څه دی د دنیا دغه فکرونه

دنیا کی یہ فکریں کیا درکار ہیں؟

چه خالی دی له یارانو نن کورونه

جبکہ خالی ہیں آج دوستوں سے گھر

زړه مې تور دے د دنیا له کل اسبابه

میرا دل تمام اسباب سے اچاٹ ہوگیا

پاتی کیګی دا قصر ونه دا ګنجونه

رہ جانیوالی چیزیں ہیں یہ محلات اور یہ خزانے

دا دنیا ده که محشر دے نه پوهیګم

یہ دنیا ہے یا محشر ہے میں نہیں سمجھتا

نشته چا سره د چا محبّتونه

نہیں ہیں آج کسی کی کسی کے ساتھ محبّتیں

پدے ځاے کبن نن دا هسے ځان ځانی ده

اُس جگہ آجکل ایسی نفسانفسی ہے

روړ له روړ سره نن نه کړی احسانونه

بھائی بھائی کے ساتھ آج احسانات نہیں کرتا

زه حیران یم چه له زړونو چرته لاړل

میں حیران ہوں کہ دلوں سے کہاں گئیں

ځما ربه شفقتونه رحمتونه

اے میرے رب شفقتیں ، محبّتیں

څه پکار ده دغه تلخه زندګی نن

آج یہ تلخ زندگی کس کام کی ؟

چه زه وینم کور په کور دغه جنګونه

جب میں دیکھتا ہوں گھر گھر میں یہ لڑائیاں

دافقیر ځکه اخبار په لاس کښ نه ک

یہ فقیر اخبار ہاتھ میں اسلئے نہیں لیتا

چه اخبار کښ دی یو بل ته دشنامونه

کہ اخباروں میں ایک دوسرے کے خلاف گالیاں ہیں

که بادشاه شم نن زه کله خوشحالیګم

اگر میں بادشاہ بھی بن جاؤں کب خوشحال ہوتا ہوں

چه صبا دی فریادونه ارمانونه

جب کہ کل فریادیں ہوں گی ارمان ہوں گے

په بوستان کښ چه زه لاړ شم په ژړا شم

جب کبھی میں باغ میں جاتا ہوں تو رونے لگتا ہوں

چه صبا له ریجی دا ټه ګلونه

جبکہ کل یہ سارے پھول خزاں میں جھڑ جانے والے ہیں

نه پسخیګم خه سامان وته دچا زه

مجھے رشک نہیں آتا کسی کے اچھے اسباب پر

له هر چانه پاتی کیګی سامانونه

ہر ایک سے سامان رہ جانے والے ہیں

ځما زړه کښې د هغوي ډېر احترام دے

میرے دل میں ان لوگوں کا بہت احترام ہے

چه خوک وو سی له دے ځایه خه عملونه

جو اس جگہ سے نیک اعمال لے کر جائیں

نن غفلت له حده تیر شه په وطن کښې

آج غفلت وطن میں حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے

ځکه وینم په هر ځاے کښې عذابونه

اس لئے تو میں دیکھتا ہوں ہر جگہ عذابوں کو

جوړ وي خه مصنوعات دانشوران نن

آج دانشور لوگ اچھی اچھی مصنوعات بناتے ہیں

دوي په عقل روزانه کوي فخرونه

یہ لوگ ہمیشہ اپنی عقل پر فخر کرتے ہیں۔

هر غافل که په دانش کښې افلاطون شي

ہر غافل اگر باعتبار عقل افلاطون بن جائے

چلاسیه خه پکار دي دا عقلونه

اے چلاسی! یہ عقلیں کس کام کی ہیں؟

(۵)

لرے زړه نه م حزن شی کله کله
میرے دل سے غم دور ہوجاتا ہے کبھی کبھی

دا وطن لکه چمن شی کله کله
یہ وطن مثل چمن بن جاتا ہے کبھی کبھی

چه ظاهر شی نور د وصل یو طرف نه
جب ظاہر ہوجائے وصال کا سورج کسی طرف سے

دا جهان راته روشن شی کله کله
تو یہ جہان میرے لئے روشن ہوجاتا ہے کبھی کبھی

زه اکثر یم د فراق په جهنّم کښ
میں اکثر فراق کے دوزخ میں ہوتا ہوں

په جنّت کښ م بدن شی کله کله
میرا بدن جنّت میں ہوتا ہے کبھی کبھی

د یار ذکر چه له فکره سره یو شی
جب محبوب کا ذکر فکر کے ساتھ یکجا ہوجائے

ډیر لذیذ م دا دهن شی کله کله
پھر میرا منہ بہت لذیذ ہوجاتا ہے کبھی کبھی

دَمهجور دُعا قبوله وی وَرب ته

عاشق ہجر زدہ کی دعا اللہ کو مقبول ہوتی ہے

په دعا م دور فِتَنُ شی کله کله

میری دعا سے فتنے دور ہوجاتے ہیں کبھی کبھی

داغموم م له زړهٔ کی نه رخصتیګی

یہ غم میرے دل سے رخصت ہو جاتے ہیں

خوشحالی م پوره مَنُ شی کله کله

میری خوشحالی پوری مَن بن جاتی ہے کبھی کبھی

دغه کور م بیا بازار شی دسیبونو

یہ میرا گھر پھر سیبوں کا بازار بن جاتا ہے

چه ظاهر دیار ذقن شی کله کله

جب محبوب کی ٹھوڑی ظاہر ہوجاتے کبھی کبھی

دا سے نه چه چلاسی مدام ژړیګم

یہ نہیں کہ میں چلاسی ہمیشہ روتا ہوں

دغه زړهٔ م بے مِحَن شی کله کله

میرا یہ دل محنتوں سے فارغ ہوجاتا ہے کبھی کبھی

ردیف ۂ ملفوظه

چه څوک نه لری په زړه کښې شوق د جاه

وہ آدمی جو کہ دل میں عزت کا شوق نہیں رکھتا ہے

حقیقت کښې هم هغه سړے دے شاه

حقیقت میں وہ آدمی بادشاہ ہے

چه صبا زی بے کلاه له دے ځایه

جب کل یہاں سے سر برہنہ بغیر ٹوپی کے جاتا ہے

ډیر عاجز دے که څوک نن وی کج کلاه

بہت عاجز ہے اگر کوئی آج کج کلاہ ہی کیوں نہ ہو

هر مریض د جاه ګڼم دا تجربه ده

عزت کا ہر ایک مریض ہے یہ میرا تجربہ ہے

بندګی کوی مدام د غیر الله

بندگی کرتا ہے ہمیشہ غیر اللہ کی

پہ دنیا کښې زه دانا هغه سړے وایم

میں دنیا میں اس آدمی کو دانا سمجھتا ہوں

چه مدام لري په زړه کښې غم د راه

جو کہ ہمیشہ دل میں راستے کی فکر رکھے

چه روان وي څوک په لار د تکبّر کښې

وہ آدمی جو کہ تکبّر کے راستے پر روان ہے

عنقریب هغه واقع به شي په چاه

جلد ہی وہ کنویں میں گر جائے گا

چلاسیه په عزّت کښې راحت نشته

اے چلاسی! عزّت میں کوئی راحت نہیں ہے

په دنیا کښې شي هم جاه سبب د آه

دنیا میں جاہ سببِ آہ ہوتا ہے

ردیف ی معروفه

که بادشاه د زمانے وی خو فنا شی
اگر کوئی بادشاہ ہو زمانے کا پھر بھی فنا ہو جائے گا

که اعلیٰ وی خو آخر کښے به ادنا شی
اگر کوئی اعلیٰ بھی ہو آخر جاکر ادنیٰ ہو جائے گا

مور له ځویه په خوښۍ نه جدا کیګی
ماں بیٹے سے بخوشی کب جدا ہوتی ہے

چه موت راشی بیا رضا علی القضا شی
جب موت آجائے تو مجبوراً رضا علی القضا ہو جائے گا

نادان کله په وعظونو هشیاریګی
احمق آدمی نصیحتوں سے کب ہوشیار ہوتا ہے

چه په قبر کښے داخل شی بیا دانا شی
جب قبر میں داخل ہو جائے تب ہوشیار ہو جاتا ہے

هر احمق کله یریږي له عذابه

ہر ایک احمق عذاب سے نہیں ڈرتا ہے

چه عذاب ورباندې راشي په غوغا شي

جب عذاب اس پر آجائے پھر شور و غوغا کرتا ہے

هر هښیار سړی په فکر د نجات وي

ہر ہوشیار انسان نجات کی فکر میں رہتا ہے

د بلا نه مخکښې دافعُ البلا شي

بلا آنے سے پہلے بلا کو دور کرنے والا ہوتا ہے

پنځه اوقات وي سرټکوی د رب په مخکښې

پانچ وقت اللہ کے سامنے سر بسجود ہوتا ہے

هر مانځه پسې نالان دے په دُعا شي

یہ ہر نماز کے بعد دعا میں نالاں رہتا ہے

مؤمنانو لره یاد هم په دُعا کړي

سارے مؤمنوں کو دعا میں یاد کرتا ہے

هر مؤمن نه دِ راضي رب تعالیٰ شي

اللہ ہر مؤمن سے راضی ہو جائے

عاقل کله پدے لګ عمر نازیګی

عاقل انسان اس تھوڑی عمر پر کب نازاں رہتا ہے

لکه طفل په فریاد او په بُکاشی

بلکہ بچّے کی طرح فریاد وزاری میں ہوتا ہے (بُکا بمعنی رونا)

هر شقی لره چه لګ عزّت حاصل وی

ہر بدبخت، کو جب تھوڑی عزّت بھی حاصل ہو

بیا د ځانه خبر نه وی په هواشی

پھر اپنے سے ناخبر ہوتا ہے ہوا پر ہوتا ہے

ظلم جور چه څوک کوی په مخلوقاتو

ظلم زیادتی جو کرتا ہے مخلوقات خدا پر

حقیقت کښ هغه ځان سره جفاشی

حقیقت میں وہ اپنے ساتھ ظلم ہوتا ہے

هر ګناه چه څوک کوی رب ورته ګوری

جو بھی گناہ کوئی کرتا ہے اللہ اسے دیکھتا ہے

شرمسار له ربه کله بے حیاشی

لیکن بے حیا آدمی خدا سے کب شرم کرتا ہے

پکار دا دے چه کوے هغه کارونه

چاہیے یہ کہ تو وہ کام کرے

چه الله د رنه خفه نشی رضا شی

کہ اللہ تجھ سے خفا نہ ہو جائے راضی ہو جائے

هر گناه چه ته کوے ظلم په ځان دے

جو بھی گناہ تو کرتا ہے یہ اپنے اوپر ظلم ہے

چه څوک ظلم کړے په ځان نقصان دچا شی

جو کوئی ظلم کرے اپنے اوپر یہ نقصان کس کا ہے

د غفلت له خوابه نه پاسے په چغو

غفلت کی نیند سے تو کسی کے چیخنے سے بھی بیدار نہیں ہوتا

په څه وقت دا غفلت به دِ بلا شی

کسی وقت تیری یہ غفلت آفت بن جائے گی

عبادت لره پیدا ئے ے ورا د ره

اے بھائی تو عبادت کے لئے پیدا ہے

می باید چه عبادت شیوه دستا شی

چاہیے یہ کہ عبادت تیرا شیوہ ہو

د عقبیٰ په کار کښ څومره ته کاهل ئې
آخرت کے کام میں تو کتنا سست ہے

د دنیا کارونه څنګه خه بجا شې
اور دنیا کا کام کس طرح بخوبی بجا لاتا ہے

لدې عمره هزار ځله مرګ خه دے
اس عمر سے ہزاروں بار موت اچھی ہے

عمر تیر چه په غلا او په زنا شې
جب عمر چوری اور زنا میں گزر جائے

په دارینو کښ بیا خیر د هغه نشته
دونوں جہانوں میں اس کی کوئی خیر نہیں

هر مؤمن چه له قرآنه بے پروا شې
ہر وہ مؤمن جو کہ قرآن سے بے پروا ہو جائے

زه به څنګه لدے قومه اوس بے غم شم
میں کس طرح اس قوم سے بے غم ہو جاؤں

ضروری هر یو بیمار لره دوا شې
ہر ایک بیمار کیلئے دوا کی ضرورت ہوتی ہے یعنی میں ان کے لئے دوا ہوں

داوطن به هله خاندی چه زه جاړم

یہ وطن تب ہنسے گا کہ میں روؤں

کور خندا کوی چه شمع په جړا شی

قانون ہے کہ جب شمع روتی ہے تو تب گھر ہنستا ہے

چلاسی د اوس بیرون شی له خلوته

چلاسی کو چاہیے کہ اب خلوت سے باہر آجائے

چه نور پټ وی وطن څنګه پُرضیا شی

جب سورج پوشیدہ ہو وطن کس طرح روشنی سے پُر ہو جائے

(۲)

او ګوره دا څه باران وریګی

دیکھ یہ کیسی اچھی بارش برس رہی ہے

دالله خومره دا احسان وریګی

یہ اللہ کا کتنا بڑا احسان برس رہا ہے

دغه عالم منی قانون د کافر
یہ لوگ انگریز کا قانون مانتے ہیں

مناسب دادے چه ماران وریکی
مناسب تو یہ تھا کہ ان پر سانپ برستے

هره روزی دغه باران کے پیدا
یہ بارش ہر ایک روزی پیدا کر دیتی ہے

دتا دپاره آب و نان وریکی
گویا کہ یہ آپ کے لئے آب و نان برستا ہے

او گوره ورشه بستان څنګه خاندی
جا دیکھ باغ کیسے ہنستا ہے

دغه رحمت چه په بستان وریکی
جب کہ یہ رحمت باغ پر برستی ہے

خه دے خلوت چه په خلوت کښې یم ناست
خلوت اچھی چیز ہے جب میں خلوت میں بیٹھتا ہوں

په ما لعلونه د عرفان وریکی
مجھ پر معرفت کے موتی برستے ہیں

خه دے جلوت چه په منبر زه کینم
جلوت اچھی چیز ہے جب میں منبر پر بیٹھتا ہوں

ځما سوچونه په اخوان وریکی
میرے افکار حسنہ بھائیوں پر برستے ہیں

چه ته واجب کښې په ځان تقلیدِ مغرب
جب تو اپنے اوپر مغرب کی تقلید واجب سمجھتا ہے

په تا قهرونه د یزدان وریکی
تجھ پر اللہ کے قہر برستے ہیں

چلاسی غواړے ته اصلاحِ مُسلِم،
چلاسی تو مسلم کی اصلاح چاہتا ہے

په تا رحمونه د رحمان وریکی
تجھ پر اللہ کی رحمتیں برستی ہیں

اس نظم کو باباجی نے بحر ھزج میں ڈھالا اور زحاف سے بھی بچایا۔ یہ کام پشتو زبان میں اس سے پہلے کوئی نہ کرسکا

مترجم

(۳)

دا سوچونه چه مدام درله حاصل دی

یہ سوچیں جو ہمیشہ تجھے حاصل ہیں

دا همه واړه سوچونه دِ باطــــل دی

یہ تیری ساری سوچیں باطل ہیں

لاجرم به دَبل قصر سوچ لرے ته

لازماً دوسرے محل کی سوچ تجھے لاحق ہوگی

که نن تا سخه قصرونه لس او سِـل دی

اگر تیرے پاس محل ایک سو دس بھی ہوں

که خوک وائی نن غټان دَدے وطن یو

اگر کوئی کہتا ہے کہ آج ہم اس وطن کے اکابر ہیں

دروغ وائی دا دعوے بے دلائل دی

جھوٹ بولتا ہے یہ دعوے بے دلائل ہیں

چه خوک زی له دے جهانه غټ به څه شه

جب ایک آدمی یہاں سے چلنے والا ہے تو وہ یہاں کا بڑا کیسے ہوگا

هیڅ شے نشته دا خیزونه چه زائل دی

کوئی شے نہیں ہیں یہ اشیاء جب کہ زائل ہیں

دا یاران چه په عزت باندے جنګیګی

یہ دوست جو کہ عزت پر لڑتے ہیں

پاګلان دی مګر کله دُوی قائل دی

پاگل ہیں لیکن یہ اپنا پاگل پن کب تسلیم کرتے ہیں

عاقلان هغه کسان دی حقیقت کښ

عاقل وہ لوگ ہیں حقیقت میں

صبا قبر دے نن قبر ته مائل دی

کل جب لازماً قبر ہے تو آج ھی قبر کی طرف مائل ہیں

په هر دور د زیرکانو دا نښان دے

ہر زمانے میں ہوشیاروں کی یہ نشانی ہے

چه نیکی کوی له رب سره شاغل دی

کہ نیکی کرتے ہیں اللہ کے ساتھ مشغول ہیں

رعد ولے وهی چغے نه پوهیګے

تجھے نہیں معلوم کہ بجلی کیوں کڑکتی ہے

وائی ولے انسانان داسے غافل دی

کہتی ہے کہ انسان کیوں ایسے غافل ہیں

دا باران نه دے جرادہ د سحاب

یہ بارش نہیں یہ بادلوں کا گریہ ہے

دیو بل ولے دُخمے دا هسے قاتل دی

کہ انسان ایک دوسرے کے قاتل کیوں ہیں

نرگس ولے دے سر خم پہ قبرستان کبن

گل نرگس قبرستان میں کیوں سر خم ہے

وائی هوش لرہ پہ کور کبن مسائل دی

کہتا ہے کہ تو ہوشیار ہو جا قبر میں خطرناک مسائل ہیں

دغہ لار ڈیرہ خطرناکہ فکرمند شہ

یہ راستہ بڑا خطرناک ہے فکرمند ہو جا

سخت ڈیر پہ دغہ لار کبن مراحل دی

اس راستے میں سخت مراحل ہیں

مؤمنانو تہ بے حدہ زرہ حیران یم

مؤمنوں کو دیکھ کر میں حیرت زدہ ہوں

چہ د دُوے پہ مخکبن دا څہ مشاغل دی

کہ ان کے سامنے کیا مشاغل ہیں؟

دا عزیز وقت پہ لوبو کښې ضائع کړی

یہ عزیز وقت بچگانہ کھیل میں ضائع کر دیتے ہیں

پہ پند و نود ناصح کله عامل دی

ناصح کی نصیحتوں پر کب عامل ہیں

لکه بے مهار شُتُر دی نن آزاد دُوے

آج یہ لوگ شترِ بے مہار کی طرح آزاد ہیں

پہ دُوے باندے دا آفات ځکه نازل دی

ان پر یہ آفات اس لئے نازل ہو رہی ہیں

له سرود ده خالی نشته نن کور ونه

سرود سے آج کوئی گھر خالی نہیں

مُشتَمِل پہ خرافاتو محافِل دی

محفلیں خرافات پر مشتمل ہیں

چلاسی نن له یارانو ډیر خفه یم

میں چلاسی آج یار لوگوں سے بہت ناراض ہوں

ګلے ډیرے زیاتے نن ځما پہ دل دی

آج میرے دل میں بہت شکایتیں ہیں

(۴)

دَ اسلام په غم غمګین دا عالمان دی

اسلام کے غم میں غمگین یہ علماء ہیں

په مخلوق کښې بهترین دا عالمان دی

اللہ کی مخلوق میں بہترین یہ علماء ہیں

له الله سره شاغل دی همیشه دُوے

یہ اللہ کے ساتھ ہمیشہ مشغول ہیں

حقیقت کښې سلاطین دا عالمان دی

درحقیقت بادشاہ یہ علماء ہیں

په باطن کښې ډیر اوچت دی له افلاکه

باعتبار باطن آسمان سے بھی بلند ہیں

په ظاهر که په زمین دا عالمان دی

اگرچہ بظاہر زمین پہ یہ علماء ہیں

څنګه رسی بل منصب دغه منصب ته

کس طرح پہنچتا ہے دوسرا عہدہ ، اس عہدے کو

جانشین دَ مرسلین دا عالمان دی

انبیاء کے جانشین یہ علماء ہیں

څوک ظالم چه د قرآن بے عزتی کړے
کوئی ظالم اگر قرآن کی بے عزتی کرتا ہے

پدے وقت کښ حزین دا عالمان دی
تو اس وقت غمزدہ یہ علماء ہیں

په حکمت او موعظت چه کار او نه شی
اگر حکمت اور موعظہ حسنہ سے کام نہ چلے

بیا بے حده خشمګین دا عالمان دی
پھر بے انداز غضبناک یہ علماء ہیں

کل جهان که رو ګردان شی له اسلامه
اگر ساری دنیا روگردان ہوجائے اسلام سے

هم پدغه دم په دین دا عالمان دی
اس وقت بھی دین پر قائم یہ علماء ہیں

دغه دین د دوے په حق کښ مُدلّل دے
یہ دینِ حق ان کے حق میں مُدلّل ہے

مؤمنان هم په یقین دا عالمان دی
بایقین مؤمن بھی یہ علماء ہیں

که څوک ګرزي په تلاش د مرشدانو
اگر کوئی مرشدین کی تلاش میں پھرتا ہے

اے مریده مرشدین دا عالمان دي
اے مرید ! مرشدین یہ علماء ہی تو ہیں

چلاسیه بې قدري د عالم نکړې
اے چلاسی ! علماء کی بے قدری نہ کر

وروره ډیر معززین دا عالمان دي
سن یہ علماء بہت معزز ہیں

(۵)

هیڅ شے نشته که څوک ناست په ګنج زر وي
کوئی شے نہیں ہے اگر کوئی گنج زر پر کیوں نہ ہو

چه دربارکښ د خوبانو بې اثر وي
جبکہ خوبرویوں کے دربار میں بے اثر ہو

ګناه څه دے د چشمانو خونفشانو
کیا گناہ ہے خونفشاں آنکھوں کا

چه باطن مې ګرم تر لکه مِجمر وي
جبکہ میرا دل گرم ہو انگیٹھی کی طرح

چه دوست نه وی تر راضی هغه به څه وی

جب دوست اس سے راضی نہ ہو وہ کیا چیز ہوگا

چه راضی تر نه دلبر وی معتبر وی

اگر دوست راضی ہو تو تب وہ معتبر ہوگا

چه محروم وی څوک له وصله ډیر نادار دے

جو کوئی وصال سے محروم ہو وہ بہت ہی مفلس ہے

که دارا د زمانے یا اسکندر وی

خواہ وہ زمانے کا دارا ہو یا سکندر ہو

تنور نه دے جهنم دے په مثال کښ

تنور نہیں ہے بلکہ جہنّم ہے مثال میں

د عاشق د زړه نه یو الله خبر وی

عاشق کے دل سے صرف اللہ ہی باخبر ہوتا ہے

په وصال کښ دا جهان ورله جنّت شی

وصال میں یہ جہان اس کے لئے جنّت بن جاتا ہے

په فراق کښ دا جهان ورله محشر وی

اور جدائی میں یہ جہان اس کے لئے محشر بن جاتا ہے

پہ خند اکبن بہ م څہ گورے همدمہ

اے ہمدم ! تو مجھے کیسے ہنسنے میں دیکھے گا

چہ مدام د هجر بار ځما پہ سر وی

جبکہ ہمیشہ بارِ ہجر میرے سر پر ہو

د عزّت او د مال خوف راسرہ نشتہ

عزّت اور مال کا خوف میرے پاس نہیں ہے

چری تہ رنجیدہ نشے داحذر وی

اے محبوب ! تو کہیں مجھ سے ناراض نہ ہو جائے یہ خوف رہتا ہے

چہ پہ تا باندے مین نہ وی محبوبہ

اے محبوب ! آپ جیسے دلبر پر جو کوئی عاشق نہ ہو

هغہ ځوے د آدم نہ وی کاؤ وخر وی

وہ آدم کا بیٹا تھوڑا ہوتا ہے وہ گاؤ و خر ہوتا ہے

کہ هر څو مرہ چلاسی وی خوار و زار نن

جس قدر بھی چلاسی خوار و زار ہو آج

دا سڑے ډیر اوچت چہ ستا پہ دروی

یہ شخص بہت بلند ہے جب کہ تیرے در پر ہو

ردیف ے مجهوله

په قینچی دَ مینې زړه ځما قلم دے

محبت کی قینچی سے میرا دل قلم ہوا ہے

دا ځما دَ رب په ما باندے کرم دے

یہ میرے رب کا مجھ پر کرم ہے

دا برکت د محبّت نه دے نو څه دے

یہ اگر عشق و محبّت کی برکت نہیں ہے تو اور کیا ہے ؟

چه مې ذکر کور په کور او چم په چم دے

کہ میرا ذکر گھر گھر ، کوچہ بکوچہ ہے

ما سم کړے دے خپل مخ دیار طرف ته

میں نے پھیر دیا ہے اپنا رخ محبوب کی طرف

هر یو مخ ځکه ځما طرف ته سم دے

ہر ایک رُخ اسلئے میری طرف ہے

که کهرب زله زره حمد د دوست وایم

اگر میں کھرب دفعہ بھی دوست کی حمد کہوں

ځما زړه راسره جنګ کې چه دا کم دے

میرا دل مجھ سے جھگڑتا ہے یہ کم ہے

څوک خوشحاله څوک خفه وی دا دنیا ده

کوئی خوشحال ہوتا ہے کوئی خفا ہوتا ہے یہ دنیا ہے

څوک جړیږی څوک ګډیږی دا عالم دے

کوئی روتا ہے کوئی رقص کرتا ہے یہ دنیا ہے

ګلاب ګوره چه به وصل کښې خندا کا

گلاب کو دیکھ کہ وہ وصال میں کیسے ہنستا ہے

نرګس ګوره چه په هجر کښې سر خم دے

نرگس کو دیکھ کہ وہ ہجر میں کیسے سرخم ہے

ډهل څنګه په زور خاندی خوشحالۍ کښې

ڈھول کیسے زور سے ہنستا ہے خوشحالی میں

رباب څنګه په فریاد او په ماتم دے

رباب کیسے فریاد وغم میں ہے

له دنيا سره ياري خطا کاري ده
دنیا کے ساتھ دوستی کرنا غلطی ہے

لدے ځایه ځي روان که شاه جم دے
اس جگہ سے اگر شاہ جم بھی ہو تو روانہ ہے

د دنيا په لذائذ ومغرور نشې
تو دنیا کی ان لذتوں پر نازاں مت ہو جا

د دے ځاے په انګبين کښ پټ لړم دے
اس جگہ کے شہد کے اندر بچھو پوشیدہ ہے

مستي مه کوه په قصرِ مزين کښ
مستی نہ کر قصرِ زیبا میں

چه صباد ربانده کِرم کورا ړم دے
جب کل تجھ پر قبر کا کیڑا مسلط ہو گا

هر قدم چه ته په زمکه کيږدے روره
ہر ایک قدم جو کہ تو زمین کی طرف رکھتا ہے اے بھائی!

که پوهيږے قبرستان ته دا قدم دے
اگر تو سمجھتا ہے تو یہ تیرے قدم قبرستان کی طرف ہیں

عمر تیز لکه جهاز دے په رفتار کښ
عمر رفتار میں جہاز کی طرح تیز ہے

غافل وائی مرګ نشته دے بےغم دے
غافل آدمی سمجھتا ہے موت نہیں ہے بے غم ہے

د نادان په مخکښ عمر دے زر کاله
نادان کے سامنے عمر ہزار سال ہے

د دانا په مخکښ هیڅ نه دے یو دم دے
دانا کے سامنے عمر ایک لمحہ ہے

دا سامان صباله ما نه پاتی کیګی
یہ اسباب مجھ سے کل رہ جائیں گے

هر سامان ځما په مخکښ نن عدم دے
اسلئے ہر سامان میرے سامنے آج ہی گویا نہیں ہے

هر سړی لره بےغم وینم له مرګه
ہر آدمی کو میں موت سے بے خبر دیکھتا ہوں

دا مرض په دے وطن کښ نن اَعَم دے
یہ مرض آج اس وطن میں بہت عام ہے

دا مرض اُمّ الامراض دے چلاسیه

یه مرض اُمّ الأمراض (یعنی سب مرضوں کی ماں) ہے اے چلاستی !

درو غ نشته دے په رب ځما قسم دے

جھوٹ نہیں ہے اللہ کی قسم

(۲)

که په حُسن کښ په مثل د ګلاب ئے

اگر تو باعتبارِ حسن مثل گلاب ہے

بلکه زیات ته له ګلابه آفتاب ئے

بلکہ تو گلاب سے بھی زیادہ مثلِ آفتاب ہے

نصیحت وورہ لمانه ځما دله

اے میرے دل ! مجھ سے نصیحت سن

مه نازیګه چه آخر زیرِ تراب ئے

نازاں مت ہوجا آخر تو زیرِ خاک ہے

چه قصرونه دِ هزار دی څه پکار دی

اگر تیرے محل ہزار ہیں تو بھی کس کام کے۔

چه روان ته لدے ځایه په شتاب ئے

جب تو اس جگہ سے تیزی کے ساتھ رواں ہے

زه دِ پیژنم چه کور دِ تنګ لحد دے

میں تجھے پہچانتا ہوں تیرا گھر تنگ لحد ہے

محترمه نن ته خان ئے یا نواب ئے

اے محترم! تو آج خان ہے یا نواب ہے

معزّزه سربلند ئے که په مونږ کښ

اے معزّز اگر تو ہم میں سربلند ہے

بلاشک ته سربلند لکه حباب ئے

بیشک تو سربلند مثل حباب ہے (حباب بمعنیٰ بلبلہ)

که مزے کوے ته نن بلند محل کښ

اگر تو آج مزے اڑاتا ہے بلند محل میں

هیڅ خیر نشته چه صباله په عذاب ئے

کیا فائدہ جبکہ کل تو عذاب میں گرفتار ہوگا۔

چه مقصد دِ زندګئ دِ خورد و نوش وی

جب تیرا مقصدِ زندگی صرف خور و نوش ہو

راته وایه ته انسان ئے که دواب ئے

مجھے بتا تو انسان ہے یا چوپایہ

مدام ډوب ئے د دنیا په نجاست کښ

ہمیشہ تو غرق ہے دنیا کی نجاست میں

اے جنابه په عادت لکه ذباب ئے

جنابِ من ! باعتبارِ عادت تو مثلِ ذباب ہے (ذباب بمعنیٰ مکھی)

زهٔ منم چه ډیر مالدار ئے په وطن کښ

میں مانتا ہوں کہ تو وطن میں بہت مالدار ہے

ډیر غریب ئے چه آخر خانه خراب ئے

بہت غریب ہے جبکہ تو آخر خانہ خراب ہے

معتمد ئے د دنیا په عجائبو

تو دنیا کے عجائبات پر معتمد ہے

یعنی ناست ته په هوا ئے یا په آب ئے

یعنی تو ہوا پر ہے یا پانی پر

دا شباب دِ عارضی دے خه پوهیږې

یہ تیری جوانی عارضی ہے تو اچھی طرح سمجھتا ہے

ولے بیا دومره نازان ته په شباب ئې

پھر تو کیوں جوانی پر اتنا مغرور ہے

چه دِ زړه رب سره نشته هیڅ سود نشته

جب تیرا دل اللہ کے ساتھ نہیں ہے تو کیا فائدہ ؟

سرنګون علی الدّوام که په کتاب ئې

اگر کتاب میں تو ہمیشہ سرنگون ہے

یو دم نه وزي دنیا دستا له دله

ایک ساعت بھی دنیا تیرے دل سے نہیں نکلتی ہے

په ظاهر که ته ولاړ که په محراب ئې

اگرچہ بظاہر تو محراب میں کھڑا ہے

نصیحت مِ هیڅ اثر درباندے نه کړ

میری نصیحت تجھ پر کوئی اثر نہیں کرتی

زه حیران یم ته بیدار ئې که په خواب ئې

میں حیران ہوں کہ تو بیدار ہے یا نیند میں ہے

پدے ځائے کښ مسافر ئے مقیم نه ئے

اُس جگه تو مسافر ہے مقیم نہیں ہے

روانیګے به ته زر پا به رکاب ئے

تو جلدی روانہ ہو جائے گا تو پا برکاب ہے

چلاسیه که ته مر شے په غفلت کښ

اے چلاسی ! اگر تو مر جائے غفلت میں

څه جواب ورکوے رب ته لاجواب ئے

تو رب کو کیا جواب دے گا تو لاجواب ہے

(۳)

داچه زه وینم یارب څه عجب نور دے

یہ جو میں دیکھتا ہوں یا رب یہ کیسا عجیب نور ہے

نه پوهیګم چه دا دل دے که دا طور دے

میں نہیں سمجھتا کہ یہ دل ہے یا یہ کوہِ طور ہے

پروانشته که عاشق خانه خراب وی

پروا نہیں ہے اگر عاشق خانہ خراب ہو

چه ئے کور د زړه خراب نه دے معمور دے

جبکہ اس کے دل کا گھر خراب نہیں آباد ہے

رب دِ نکړی د چا دل خالی له رنځه

اللہ نہ کرے کسی کا دل خالی دکھ سے

قلب هغه صحّت یاب دے چه رنځور دے

دل وہ صحتیاب ہے جو کہ رنجور رہو

لکه شمع په ژړا ژړا کښ مړ شی

شمع کی طرح روتے روتے مرجاتا ہے

په دنیا کښ د عاشق دغه دستور دے

دنیا میں عاشق کا یہی دستور رہے

هغه کس چه ستا په حُسن شیدا نه وی

جو آدمی آپ کے حُسن پر شیدا نہ ہو

که په عقل افلاطون وی بے شعور دے

اگر وہ باعتبار عقل افلاطون کیوں نہ ہو بے شعور رہے

داځما دوري په صبر محمول نكړے
یہ میری دوری صبر پر محمول نہ کر

چلاسئ كه درنه لرے دے معذور دے
اگر چلاسئ تجھ سے دور ہے تو معذور ہے

(۴)

موت همه وقت په فكر د انسان دے
موت ہمیشہ انسان کی فکر میں ہے

انسان دمبدم په فكر كښ د نان دے
اور انسان ہمیشہ روٹی کی فکر میں ہے

دے د سلو كالو فكر لئ د نان
انسان سو سال تک روٹی کے بارے فکر کرتا ہے

نه پوهيګي چه د درے ورځو مهمان دے
یہ نہیں سمجھتا ہے کہ تین دنوں کا مہمان ہے

لکه طفل عمر تیرئ خاکبازئ کښ

بچے کی طرح عمر خاکبازی میں گذارتا ہے

چه شروع شی ځنکدن بیا پشیمان دے

جب جان کندنی شروع ہوتی ہے تب پشیمان ہوتا ہے

دا جابر موت په هر چا باندے غالب شی

یہ جابر موت ہر ایک پر غالب آتی ہے

که مسکین دے که فقیر دے که سلطان دے

خواہ مسکین ہو خواہ فقیر ہو خواہ بادشاہ ہو

که څوک جوړ ئے خه قصرونه په دنیا کښ

اگر کوئی خوبصورت محلات بنائے دنیا میں

خالی لاس غریب لدے ځایه روان دے

خالی ہاتھ غریب اس جگہ سے روان ہے

چلاسیه نن په ځان ئے غیر آباد کړه

اے چلاسی! آج ہی اپنے اوپر غیر آباد کر

چه صباله دا همه تعمیر ویران دے

جب کل یہ ساری تعمیر ویران ہے

۵

میں ہوں عاشقِ حُسن اقرار ہے

مجھے اس سے لوگو کب انکار ہے

نہ غوارم چہ دنیا گنڑی مالہ سم

میں نہیں چاہتا کہ دنیا مجھے اچھا سمجھے

مرا قلب دنیا سے بیزار ہے

زہ غوارم چہ راضی شی دلبر حما

میں چاہتا ہوں کہ میرا دلبر مجھ سے راضی ہو جائے

مجھے اور لوگوں سے کیا کار ہے

اگر بد بگوید شریرے مرا

اگر کوئی شریر مجھے بُرا کہے

مجھے آج کیا فکر اشرار ہے

زہ جاړم ہمیشہ د ہجران پہ غم

میں روتا ہوں ہمیشہ جدائی کے غم میں

مری آنکھ ہر وقت خونبار ہے

چھپاتا ہے اس درد کو غیر سے

مگر کیا کروں درد بسیار ہے

بہ فریاد و زاری شود درد کم

فریاد و زاری سے درد کم ہوتا ہے

بہ فریاد ہر بلبل از خار ہے

ہر بلبل کانٹے کی وجہ سے فریاد میں ہے

نصیحت دے یارانو ماتہ فضول
دوستو! مجھے نصیحت کرنا فضول ہے
کہ از صبر بالا رخ یار رہے
رُخِ یار صبر سے بالا تر ہے

نہ صبر یکی خوبانو نہ دا فقیر
یہ فقیر خوبرویوں سے صبر نہیں کر سکتا
اگرچہ یہ صوفی ہے دیندار ہے

میں بستان و گلزار میں کیا کروں
مجھے محفلِ یار گلزار ہے

منم در محل لیک اندر فراق
میں محل میں ہوں لیکن جدائی کے دن
یہ گھر خانۂ کژدم و مار ہے

دنیا پارہ چہ محزون دے څوک
دنیا کے لئے جو کوئی پریشان ہے
نہ بیدار ہے وہ نہ ہشیار ہے

دل آزاریِ ہر گدا اے حبیب
دوست کے ہر فقیر کی دل آزاری
بُرا کام یہ اے دل آزار ہے

نہ پاسم لدے در نہ ترمرگہ نزہ
نہیں اٹھتا ہوں اس در سے موت تک میں
کہ اس در سے جانا مجھے عار ہے

څما نشتہ هرگز غرض جاہ و مال
جاہ و مال میرا مقصود ہرگز نہیں
چلا آسی کو مطلوب دلدار ہے

(۶)

لہ خوبہ پاسہ اے رورہ سحر دے
اے بھائی ! نیند سے اٹھ سحر ہو گئی ہے

مشہ غافل لدے ځایہ سفر دے
غافل مت ہو جا اس جگہ سے آخر جانا ہے

تہ پہ خواب ئے روانہ قافلہ شوہ
تو نیند میں ہے اور قافلہ جا چکا ہے

دوبارہ بیا ځما تا تہ خبر دے
ایک بار پھر میری طرف سے تجھے اطلاع ہے

پوھیگم نہ وے بے غم ئے دا سے
میں نہیں کہتا کہ تو ایسا بے غم کیوں ہے

لہ خوبہ پاسہ گورہ نمر پہ سر دے
خواب سے اٹھ اور دیکھ سورج سر پر ہے

زہ یم حیران گنړے دا لار اسانہ
میں حیران ہوں کہ تو اس راستے کو آسان سمجھتا ہے

جهنّم دے گران مشکل سَقَر دے
حالانکہ جہنم سخت ہے سقر مشکل ہے

چه څوک آگه نه وي له خیر و شر نه

جو کوئی خیر و شر سے ناخبر ہو

هغه انسان په څه انسان دے خر دے

وہ انسان کیا انسان ہے گدھا ہے

نه یم شاعر زه یو ناصح سړے یم

میں شاعر نہیں ہوں میں ایک ناصح مرد ہوں

ځما دا شاعري ګوهر دے زر دے

میری یہ شاعری موتی ہے سونا ہے

ځما په شاعرئ کښ روښني ده

میری شاعری میں روشنی ہے

ځما هر یو نصیحت خلقه نور دے

میری ہر نصیحت میں اے لوگو! سورج ہے

چلاسی ته دُعا هر دم کوه ته

چلاسی کے لئے ہر وقت تو دعا کر

په غم دستا کښ دے مثلِ پدر دے

یہ تیرے غم میں باپ کی طرح مہربان ہے

اس نظم کو باباجی نے بحرِ ہزج میں ڈھالا اور زحاف سے بھی بچایا یہ کام اس سے پہلے کسی سے نہ ہو سکا پشتو میں

(۷)

چه څوک ګرځي له دنیا نه لرے لرے

جو شخص دنیا سے دور دور رہے گا

نه به ګرځي له مولا نه لرے لرے

پھر وہ اللہ سے دور دور نہیں رہے گا

چه په شغل د دنیا کښ غرق نه وي

جب دنیا کے شغل میں کوئی آدمی غرق نہ ہو

هغه کس به وي بلا نه لرے لرے

پھر وہ آدمی ہر بلا سے دور ہی دور رہے گا

هر مقصد به دِ حاصل شي په دارین کښ

تجھے ہر مقصد دونوں جہانوں میں حاصل ہو جائے گا

چه ته ګرځے له هوا نه لرے لرے

جب تو رہتا ہے خواہشات نفسانیہ سے دور ہی دور (ہوا بمعنیٰ خواہشات نفسانیہ)

نن دے لرے له عزته له قوته

آج دور ہے عزت سے قوت سے

چه مؤمن دے له قرآنه لرے لرے

جب مؤمن ہے قرآن سے دور ہی دور

دی یو بل ته کافران قریب قریب

کافر سارے ایکدوسرے کے قریب قریب ہیں

مسلمان له مسلمانه لرے لرے

مسلمان ہیں ایک دوسرے سے دور ہی دور

گذشته مؤمن وو لرے له شیطانه

گزشتہ مسلمان شیطان سے بہت دور تھے

حیف دے مونګ یو له رحمانه لرے لرے

افسوس ! آج ہم ہیں رحمانؐ سے دور ہی دور

الله وائی مؤمنان برادران دی

اللہ فرماتا ہے مؤمن آپس میں بھائی بھائی ہیں (اِنما المؤمنون اخوۃٌ)

مګر مونګ یو له اخوانه لرے لرے

مگر ہم ہیں بھائیوں سے دور ہی دور

چه ته کړزے داسے لرے نن له رونړو

جب تو رہتا ہے ایسا دور بھائیوں سے

ګویا ګرزے ته له ځانه لرے لرے

گویا تو رہتا ہے اپنے آپ سے دور ہی دور

یعنی یہ تیرا اپنا نقصان ہے

خوش قسمت سړے به ناست وی ځما خواکښ

خوش قسمت آدمی میرے پاس رہے گا

بدقسمت به ګرزی ما نه لرے لرے

بدقسمت مجھ سے رہے گا دور ہی دور

دا فقیر ورکوی مفت جواهرن

یہ فقیر مفت میں آج موتی تقسیم کرتا ہے

چلاسی نه دے له تانه لرے لرے

چلاسی نہیں ہے تجھ سے کوئی دور

آکر موتی لے لے

۸

چه ځوک مالره ضامن د امان نه دے

جب کوئی میرے لئے ضامن امن نہیں ہے

ما د پاره دا جهان څه جهان نه دے

تب تو یہ جہان میرے لئے کوئی جہان نہیں

چه صبا زه ترنه وونرم په حسرت کښې

جب کل میں یہ حسرت ہی اس مکان سے باہر نکل جاتا ہوں

که د سرو وی دا مکان څه مکان نه دے

اگر سونے کا بھی ہو یہ مکان کوئی مکان نہیں

چه بچ نه وی د خزان له مصیبته

جب خزاں کی مصیبت سے نہیں بچ سکتا

حقیقت کښې دا بوستان څه بوستان نه دے

پھر حقیقت میں یہ بوستان کوئی بوستان نہیں

چه صبا وی دَ غاسل په تصرّف کښې

جب کل ہوتا ہے غسل دینے والے کے تصرّف میں

د دنیا دغه سلطان څه سلطان نه دے

پھر دنیا کا یہ بادشاہ کوئی بادشاہ نہیں

خه پوهیګم چه دا کور صبا د بل دے
جب میں سمجھتا ہوں کہ یہ گھر کل اور کسی کا ہے

یو مېمان دے دا میزبان څه میزبان نه دے
ایک مہمان ہے یہ میزبان کوئی میزبان نہیں

چه چشمه د خیر لما نه جاری نه شي
جب بھلائی کا چشمہ مجھ سے جاری نہ ہو

دا ځما فصیح زبان څه زبان نه دے
پھر میری یہ زبان کوئی زبان ہی نہیں

له دهانه چه جاری شي سیلابونه
جب منہ سے سیلاب جاری ہوتے ہیں

لوے آفت دے دا دهان څه دهان نه دے
بڑی آفت ہے یہ منہ کوئی منہ نہیں ہے

چه صباله یا به زوړ شي یا به مړ شي
جب کل یا بوڑھا ہو جائے گا یا مر جائے گا

ځما مخکښې دا ځوان څه ځوان نه دے
میرے سامنے یہ جوان کوئی جوان نہیں ہے

چه صفت د اُلفت نه وی په اِنسان کښ

جب الفت کی صفت کسی انسان میں نہ ہو

زه وايم دا انسان څه انسان نه دے

میں کہتا ہوں کہ یہ انسان کوئی انسان نہیں ہے

چه غافل وی ځوک له ځانه په جهان کښ

جب غافل ہو کوئی اپنے آپ سے جہان میں

که عاشق دے په جهان دے په ځان نه دے

اگر وہ عاشق ہے تو جہان پر ہے اپنے آپ پر نہیں ہے

مسافر دے دَ سفر هيڅ فکر نه لے

مسافر ہے سفر کی کوئی فکر نہیں کرتا

ګویا دے له جهانه روان نه دے

گویا کہ یہ جہان سے روان نہیں ہے

چلاسی غریب په فکر کښ د ستا دے

چلاسی غریب تیرے بارے فکر مند ہے

دے شوق مند او حاجتمند د بیان نه دے

یہ بیان کا شوقین اور حاجت مند نہیں ہے

(۹)

ثومره خوږکے دی ځمارو ونږو د سبحان خبرے

کتنی ہی لذیذ ہیں اے بھائیو! سبحان کی باتیں (اس نظم کا وزن عام اوزان سے مختلف ہے)

ځمونږ دَرب خبرے یعنی د قرآن خبرے

ہمارے رب کی باتیں یعنی قرآن کی باتیں

چه له اسمانه دے کوز شوے دا عظیم مہمان

جب آسمان سے اترا ہے یہ عظیم مہمان

د زړه په غوږو سماعت کړه د مهمان خبرے

دل کے کانوں سے سن مہمان کی باتیں

دغه خبرے دَ الله دی دَبل چا نه دی دا

یہ باتیں اللہ کی ہیں اور کسی کی نہیں ہیں یہ

دومره وی کله خوږکے خلقه د انسان خبرے

لوگو! اتنی لذیذ کب ہو سکتی ہیں انسان کی باتیں

دغه خبرے د دنیا نه دی پوهیږمه زه

یہ دنیا کی باتیں نہیں ہیں سمجھتا ہوں میں

لکه اسمان دی بلند تر دا د اسمان خبرے

یہ آسمان کی باتیں آسمان کی طرح بلند تر ہیں

دغه کلام ته د سینې سره مدام اونسه

اس کلام کو ہمیشہ تو سینے کے ساتھ لگا

مدام د قدر دی لائق دا عالیشان خبرے

ہمیشہ لائقِ احترام ہیں یہ عالیشان باتیں

له جهالته هر انسان دے په ډیران عاشق

جہالت سے ہر انسان راکھدان پر عاشق ہے

دغه کتاب کوی رورہ د گلستان خبرے

یہ کتاب اے بھائی جان ! کرتی ہے گلستان کی باتیں یعنی عالم بالا اور جنت کی باتیں

نه ته حکیم ئے نه عارف ئے د اگناه دے د چا

نہ ہی تو تُو حکیم ہے اور نہ ہی تو عارف ، یہ کس کا قصور رہے ؟

په دے کتاب کے دی د حکمت او د عرفان خبرے

اس کتاب میں تو حکمت اور معرفت کی باتیں ہیں

دغه کتاب دے د مسلم د پاره دُرِّ ثمین

یہ کتاب ہے مسلمان کے لئے ایک قیمتی موتی

په دے کښې نشته مسلمانه د نقصان خبرے

اے مسلمان ! اس میں نہیں ہیں نقصان کی باتیں (جو تو نے سمجھ رکھی ہیں)

ځما خبره مَنه مردِ مُحقّق یمه زه
میری بات مان میں ایک محقق شخص ہوں

ولې مَنې ته د جاهل او د ناد ان خبرې
کیوں تو مانتا ہے ہر جاہل اور نادان کی باتیں

نن د نقصان خبرې کیګي په هر محفل کښې
آج ہر محفل میں نقصان کی باتیں ہورہی ہیں

دَچلاسي نه فقط اورې د ایمان خبرې
صرف چلاسی سے تو سنتا ہے ، ایمان کی باتیں

(۱۰)

عمر تیر شه لا دَ ځانه بې خبر ئې
عمر گذر گئی ہنوز تو اپنے آپ سے ناخبر ہے

په خندا کښې لکه شمعَ د سحر ئې
تو شمع سحر کی طرح خنداں ہے یعنی شمع سحر اب بجھنے کے قریب ہے اور ہنستی ہے تو بھی ایسا ہے

دا یو ځل دې چه راغلې ئې دنیا ته
یہ ایک بار ، جوکہ تو دنیا میں آیا ہے

پدې ځاې کښې کله ته یارِ دګر ئې
اس جگہ تو یارِ دگر نہیں ہے

چہ غافل ئے لکہ خر د موت لہ فکرہ

توخر کی طرح اگر موت کی فکر سے غافل ہے

کہ انسان ئے خو عادت کښ لکہ خر ئے

اگر تو انسان بھی ہے عادت میں گدھا ہے

لکہ طفل چہ غافل ئے لہ مقصدہ

اگر تو بچے کی طرح مقصد سے غافل ہو

کہ پہ عمر ډیر کبیر ئے خو اصغر ئے

بہ اعتبار عمر اگر تو بہت بڑا بھی ہے تو نہایت ہی چھوٹا ہے

لہ خالقہ بہ ضرور لذائذ موے

تو خالق سے ضرور لذتیں پالے گا

چہ مخلوق د پارہ شہد ئے یا شکر ئے

جب مخلوق کے لئے تو شہد ہے یا شکر ہے

چہ شہرت دِ وی پسند پہ کل جہان کښ

جب شہرت تجھے پسند ہو سارے جہان میں

چہ ثمر ئے۔ پہ جہان کښ بہ سمر ئے

جب تو پھل ہے تو ساری دنیا میں تو مشہور ہے (سمر سین سے بمعنیٰ افسانہ)

چه کوے ته له سینو نه ظلمت لرے

جب سینوں سے تو تاریکی کو دور کر دیتا ہے

په جهان کښ بيا ته شمس ئے يا قمر ئے

پھر دنیا میں یا تو شمس ہے یا قمر ہے

چه له تا نه آرام نه رسی وچا ته

جب تجھ سے کسی کو آرام نہیں ملتا ہے

چا له څه خیر دے له تا نه که ته زر ئے

تجھ سے کسی کو کیا فائدہ؟ اگر تو زر بھی ہو

لکه ګل ئے چه په خوے کښ لکه ګل ئے

تو پھول کی طرح لوگوں کا محبوب ہے اگر تو عادت میں نرم اور خوبصورت ہو پھول کی طرح

لکه خار ئے چه بدخوے او تلخ تر ئے

تو لوگوں کے سامنے کانٹا ہے اگر تو بدخو اور تلخ ہے

چه نظر لرے د رحم په هر چا ته

جب تو نظر رحم رکھتا ہے ہر ایک کے اوپر

چلاسیه دَ هر چا زیرِ نظر ئے

اے چلاسی! پھر تو ہر ایک کے زیر نظر ہے

متفرقات

هر دم تر و تازه دے گلستان دَ محمدؐ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا گلستان ہر وقت تر و تازہ ہے

بس دغه گلستان دے بے خزان دَ محمدؐ

بس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ایک گلستان دنیا میں بے خزاں ہے

هر حرف دَ قرآن دے سرچشمه دَ هدایت

قرآن کا ہر حرف سرچشمۂ ہدایت ہے

یکتا دے هم په فن دَ بلاغت او فصاحت

فصاحت و بلاغت کے فن میں یہ کتاب بے مثل ہے

راټول که کل جهان شی جوړ به نه کړی یو سورت

اگر ساری دنیا بھی جمع ہو جائے ایک سورت بھی نہ بنا سکے گی

څه لویه معجزه ده دا قرآن دَ محمدؐ

یہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا معجزہ ہے

یہاں پہنچ کر باباجی اوّل کڑے کو دوبارہ پڑھتے تھے

بس دغه گلستان الخ

یونسؑ دے که یحییٰ دے که عزیرِ محترم

خواہ حضرت یونسؑ ہوں یا حضرت عزیرؑ محترم ہوں

موسیٰؑ ابن عمران دے که عیسیٰؑ ابنِ مریم

موسیٰؑ ابن عمران ہوں یا عیسیٰؑ ابنِ مریم

یعقوبؑ دے که اسحٰقؑ دے ابراهیمؑ دے که آدمؑ

یعقوبؑ ہوں اسحاقؑ ہوں یا ابراہیمؑ ہوں یا آدمؑ ہوں

رتبے ته دی حیران دا مُرسلان دَ محمّدؐ

یہ سارے رسول، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبے کو دیکھ کر حیران ہیں

بس دغه گلستان الخ . . . .

مرسل دے څه شک نشته په اللهِ دے قسم

مرسل ہیں کوئی شک نہیں اللہ کی قسم

صادق دے مُصَدَّق دے صداقت دے مُجَسَّم

صادق ہیں تصدیق شدہ ہیں سراسر مجسّم صداقت ہیں

الله نه دے مخلوق دے په مخلوق کښ مُعَظَّم

اللہ نہیں ہیں، مخلوق ہیں لیکن ساری مخلوق میں معظّم

واجب دی تعظیمونه په انسان دَ محمدؐ

واجب ہے تعظیم ہر انسان پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

بس دغه گلستان الخ . . . .

اوصاف دَ محمدؐ دی لکه ستوری دَ اسمان

محمدؐ کے اوصاف آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں

هم داسے معجزے دی لکه ریګِ بیابان

اسی طرح ان کے معجزے بھی بیابان کی ریت کے برابر ہیں

صفت ئے که او نه کړی چلاسی غند نادان

آپؐ کی صفت اگر نادان چلاسی نہ کرے (تو کیا فرق پڑتا ہے)

پخپله ذوالجلال دے ثنا خوان د محمدؐ

خود ربّ ذوالجلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ثنا خوان ہے

بس دغه گلستان الخ . . . .

(۲)

دغفلت له خوابه پاسه
غفلت کی نیند سے اُٹھ

جنّت زی درنه دلاسه
جنّت تیرے ہاتھ سے جا رہی ہے

زه حیران یم دغه کارته
میں حیران ہوں تیرے اس کام پر

یعنی ستا دغه رفتار ته
یعنی تیری اس رفتار پر

چه روان ئے اشنا غر ته
کہ تو روان ہے اشنا غر کی طرف

وائے رسم پشاور ته
اور کہتا ہے کہ میں پشاور پہنچ جاؤں گا

عمر تیر شه امید ډیر شه
عمر گذر گئی امید زیادہ ہو گئی

چه دا لګ عمر هم تیر شه
جبکہ یہ تھوڑی عمر بھی گذر جائے گی

پس له مرګه به ته څه کړے
پھر موت کے بعد تو کیا کرے گا

خه به دا وی چه نن خه کړے
اچھی بات یہ ہو گی کہ آج تو بھلائی کرے

ته دنیا پسے روان ئے
تو دنیا کے پیچھے روان ہے

بے پروا ته له جانان ئے
تو دوست سے بے پروا ہے

دا د جهل علامت دے
یہ جہالت کی نشانی ہے

پس له جهله ندامت دے
جہالت کے بعد پھر پشیمانی ہے

چه څوک مخ کوی دنیا ته
جو کوئی رخ کرے دنیا کی طرف

دنیا نه کوری وچا ته
پھر دنیا کسی کو نہیں دیکھتی

چه څوک تختی له دنیا نه
جو کوئی بھاگے دنیا سے

دنیا منډه لګئ له شانه
تو دنیا پیچھے سے دوڑتی ہے

دا عادت دے د دنیا
یہ دنیا کی عادت ہے

تا ته وایم په رښتیا
میں تجھے سچ بتاتا ہوں

که بدظن ئے ته له مانه
اگر تو مجھ سے بدظن ہے

زه تپوس کوه له چانه
جا پوچھ اور کسی سے

دنیا او باسه له دله
دنیا دل سے نکال پھینک

دا دیار ځائے دے غافله
یہ دوست کی جگہ ہے اے غافل !

چه په زړه کښې دوست داخل شی
جب دل میں دوست داخل ہو جائے

هر مقصود به دِ حاصل شی
تو پھر تیرا ہر مقصد حاصل ہو جائے گا

چه په کور دَخل د غیر وی
جب گھر میں غیر کا دخل ہو

هغه کور کښې کله خیر وی
اس گھر میں کب بھلائی ہوتی ہے

دور له کوره کړه اغیار
غیر کو گھر سے دور کر

که لقا غواړې دیار
اگر تو دوست کی ملاقات چاہتا ہے

دغه کور ته یار روان شي
اس گھر کی طرف دوست روان ہوتا ہے

پدې کور دیر شادمان شي
اس گھر میں وہ خوش ہوتا ہے

چه دننه بیګانه وي
جب اندر جگہ نہ ہو

دوست په بیرته روانه وي
تو پھر دوست باہر سے ہی روانہ ہو جاتا ہے

که پوهیږې حرم دادے
اگر تو سمجھتا ہے تو حرم یہی ہے

هغه ځاے مکرم دادے
وہ مکرم جگہ یہی ہے

صنم خه نه وي حرم کښ
بت حرم میں اچھا نہیں ہوتا

زر ئې اوباسه یو دم کښ
جلدی اسے باہر پھینک

له اغیارو چه جدا شي
جب اغیار سے جدا ہو جائے

دا سینه به دِ سینا شي
تو پھر تیرا یہ سینہ ، سینا (کوہِ طور) بنے گا

نصیحت کوم زه تا ته
میں نصیحت کرتا ہوں تجھے

لګ غوږ کګ اوسه ته ما ته
ذرا کان میری طرف لگا

چه شکم لکه تنور شي
جب پیٹ تنور جیسا ہو

داخل کله پکښ نور شي
تو اس میں نور کب داخل ہوگا

په صدف که غواړې دُر
اگر تو سیپ میں موتی چاہتا ہے

که مدام خالي شکم شې
اگر تو ہمیشہ خالی شکم رہے

شکم مه لره ته پُر
پھر پیٹ کو پُر نہ کر

د فراق شاکي به کم شې
پھر فراق کا کم شاکی رہے گا

ډیر لذّت دے په دیدن کښ
بہت لذّت ہے جدائی میں

څه لذّت دے په خوردن کښ
کیا لذّت ہے کھانے میں

چلاسیه بې وصاله
اے چلاسی! بغیر وصال کے

احمقان به وي خوشحاله
جاہل لوگ خوشحال ہوں گے

(۳)

اے غافله مِنه کوَه ډیره له قرآن سره

اے غافل ! قرآن کے ساتھ بہت محبت کر

لاړ نشے نادانه له دنیا نه په ارمان سره

اے نادان ! تو دنیا سے کہیں ارمان لے کر نہ جائے

عمر دِ تیریږی دمبدم خبر په ځان نه ئے

تیری عمر گذر جاتی ہے دمبدم تو اپنے آپ سے ناخبر ہے

قبر ته روان ئے هر قدم خبر په ځان نه ئے

تو قبر کی طرف رواں ہے ہر قدم تو اپنے سے باخبر نہیں

مزه لدے ځایه بے ایمانه زه ایمان سره

مت جا اس جگہ سے بغیر ایمان کے، ایمان لے کر جا

لاړ نشے نادانه الخ ...

خلق به مزے کوی په دغه خه سامان ستا

لوگ مزے اڑائیں گے آپ کے اس اچھے سامان پر

پاتی به له تانه شی مکان ستا دوکان ستا

پیچھے رہ جائے گا تیرا مکان تیری دوکان

تہ وینے چہ تلے شہ جہان تہ دے جہان سرہ

تو دیکھتا ہے کہ شاہ جہان، جہان ساتھ لیکر نہیں گیا

لاړ نشے ناداںہ الخ . . . .

څو پورې بہ ډوب ئے دبیرا او د دختر پہ غم

کب تک تو غرق رہے گا لڑکے اور لڑکی کے غم میں

اے غافلہ غرق شہ مدام تہ د سفر پہ غم

اے غافل ! تو اپنے سفر کے غم میں غرق ہوجا

اے ظالمہ ولے عداوت لرے لہ ځان سرہ

اے ظالم تو اپنے ساتھ عداوت کیوں رکھتا ہے

لاړ نشے ناداںہ الخ . . . .

اوخایہ دستا هغہ دوستان هغہ یاران څہ شو

دکھا تیرے وہ دوست تیرے وہ یار کدھر ہیں

تہ چہ پرمئین وے هغہ ټول رشتہ داران څہ شو

جن پر تو عاشق تھا وہ تیرے سارے رشتہ دار کہاں ہیں

تاله مرگ نشته دے هر گز ځما گمان سره

میرے خیال میں تیرے لئے ہر گز موت نہیں ہے

لاړ نشے نادانه الخ..........

دلته په دنیا کښې هر یو شے تیه محنت گټي

یہاں دنیا میں ہر ایک چیز تو محنت سے کماتا ہے

پس بے له محنته وایه څنګه به جنت گټي

پس بتا بغیر محنت کے تو جنت کیسے کما سکتا ہے

خاندي چلاکي همیشه دا سے مسلمان سره

چالاکی! ایسے مسلمان پر ہمیشہ ہنستا ہے

لاړ نشے نادانه الخ..........

(۴)

ته هر ګز مشه روره تقوٰی انه سیر ... وینم زه فوائد په تقوٰی کښی ډیر

اے بھائی! تو ہرگز تقوٰی سے سیر نہ ہو جا ... میں بہت فوائد دیکھتا ہوں تقوٰی میں

ته ئے ډیر امیر او ته ئے معتبر

تو بہت امیر ہے اور بہت معتبر ہے

چه حاصل شی تا ته د تقوٰی ګهر

جب تجھے حاصل ہو جائے تقوٰی کا موتی

په دنیا کښ دے با اثر مُتّقی

دنیا میں با اثر ہے متقی

په عقبیٰ کښ دے شادِ تر مُتّقی

اور آخرت میں بہت خوشحال ہے متقی

به الفاظ دیګر دے تقوٰی شجر

بالفاظ دیگر تقوٰی ایک درخت ہے

لری دا شجر تازه شیرین ثمر

یہ درخت تازہ لذیذ پھل رکھتا ہے

باباجی نے اس نظم کو بحرِ متقارب میں ڈھالا اور زحاف سے بھی بچایا۔ قبل ازیں پشتو شعراء میں سے کوئی شاعر یہ کام نہ کر سکا۔

چه په دل کښ ته خوفِ مولا لرے

جب تو دل میں اللہ کا خوف رکھتا ہے

په دامن کښ د دنیا و عقبیٰ لرے

پھر تو دامن میں دنیا اور آخرت رکھتا ہے

په دے کښ څه شک دے چه خوفِ خدا

اس میں کیا شک ہے کہ اللہ کا خوف

په معنیٰ کښ دے گوهرِ بے بها

معنیٰ میں ایک بے بہا موتی ہے

سلف وو معزز د تقویٰ په سر

سلف معزز تھے تقویٰ کی وجہ سے

خلف نن لری د اسے حالت بتر

خلف آج بغیر تقویٰ کے یہ بری حالت رکھتے ہیں

له عصیانه هشیاره شه مُجتَنِب

اے ہوشیار! گناہ سے اجتناب کر

وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ لَا يَضْطَرِبْ

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ پریشان نہیں ہوتا ہے ۔ اللہ نے فرمایا ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۝ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے کام میں آسانی پیدا کرے گا۔

وی هر مرد خائف د الله حبیب

ہر ڈرنے والا اللہ کا محبوب ہوتا ہے

یر نیکی نه الله نه هر بد نصیب

ہر بدنصیب اللہ سے نہیں ڈرتا

له الله نه خائف مسلمان نه دے

مسلمان اللہ سے خائف نہیں ہے

ځکه نن په دنیا کښ شادان نه دے

اس لئے یہ دنیا میں آج خوش و خرم نہیں ہے

په منډه ګریزان له قرآنه دے

بہ تیزی قرآن سے گریزاں ہے

ځکه نن حزین او پریشانه دے

اسی وجہ سے آج حزیں اور پریشان ہے

مخاطب که غواړے ته شهد و شکر

اے مخاطب! اگر تو شہد و شکر چاہتا ہے

کلام چلاسی نه شه باخبر

کلام چلاسی سے آگاہ رہ

(۵)

دقرآن په فکرجاړه
قرآن کی فکر میں رو

دقرآن په غم نه جاړے
قرآن کے غم سے تو نہیں روتا ہے

که جنّت غواړے مؤمنه
اگر تو جنّت چاہتا ہے اے مؤمن !

معطّل هسے قرآن دے
قرآن ایسے معطّل ہے

قرآن نشته په دفترکښ
قرآن دفتر میں نہیں ہے

چه غمخوار دَ قرآن نه وی
جب قرآن کا غمخوار نہ ہو

په قرآن پورې خنداده
قرآن کے ساتھ ہنسی ہے

بیا جنّت له ربه غواړه
پھر اللہ سے جنّت مانگ

جنّت څرنګه ته غواړے
تو پھر تو جنّت کیسے مانگتا ہے

له قرآن سره کړه مينه
پھر قرآن کے ساتھ محبت کر

بے غیرته مسلمان دے
مسلمان بے غیرت ہے

زما زړه دے په مجمر کښ
میرا دل انگیٹھی میں ہے

دا مؤمن مؤمن په څه وی
تو یہ مؤمن کس طرح مؤمن ہو جائے گا

په هر ځائے کښ دا غوغاده
ہر جگہ یہ غوغا ہے

د مؤمن یو رګ نه خوځي
مؤمن کی ایک رگ بھی حرکت نہیں کرتی ہے

د غیرت په اور نه سوځي
غیرت کی آگ میں جلتا نہیں ہے

چه مؤمن دا سے ناکام دے
جب مؤمن ایسا ناکام ہے

دا ایمان براے نام دے
تو پھر یہ ایمان برائے نام ہے

په قرآن کښ خه دستور دے
قرآن میں اچھا نظام ہے

دا دستور د الله نور دے
یہ نظام اللہ کا نور ہے

شه قربان له دے دستوره
تو اس نظام پر قربان ہو جا

خاپیرک تختی له نوره
نور سے چمگا دڑ بھاگتی ہے

چه نافذ پکښ قرآن شي
جب اس میں قرآن نافذ ہو جائے

پاکستان به پاکستان شي
پاکستان تب ایک پاک جگہ ہو جائیگی

نظر نشته په قرآن کښ
قرآن میں ان کی نظر نہیں ہے

برکت نشته پاکستان کښ
پاکستان میں برکت نہیں ہے

دا راغلے دے له عرشه
یہ عرش سے آیا ہے

نن خفه دے ډیر له فرشه
آج یہ بہت ناراض ہے اہل فرش سے

قدر نه کړي د مېمان څوک
اس مہمان کی کوئی قدر نہیں کرتا

نشته نشته مسلمان څوک
نہیں ہے نہیں ہے مسلمان کوئی

د قرآن که څوک عزّت کړ

جو کوئی قرآن کی عزّت کرے

په دنیا به حکومت کړ

وہ پھر دنیا پر حکومت کرے گا

مسلمان د سود ملنګ دے

مسلمان سود کا ملنگ ہے

له الله سره په جنګ دے

اللہ کے ساتھ جنگ ہے (فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ)

چه دشمن د رب جليل دے

جب ربّ جلیل کا دشمن ہے

په دنیا کښ دے ذلیل دے

دنیا میں یہ اسی لئے ذلیل ہے

زه ئے وینم په خندا کښ

میں اسے خوشحال دیکھتا ہوں

د کافر په اقتدا کښ

کافر کی اقتدا میں

د الله قانون زبون دے

اللہ کا قانون زبون وحقیر ہے ان کے نزدیک

د کافر قانون قانون دے

کافر کا قانون قانون ہے

د الله قانون خراب دے

اللہ کا قانون ان کے نزدیک خراب ہے

وهر چا ته دا جواب دے

جو قانون کا مطالبہ کرتا ہے اسے یہی جواب ملتا ہے

دے لا وائی مسلمان یم

یہ بھی کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں

معتقد زه په قرآن یم

قرآن پر میرا اعتقاد ہے

دے د ژبے مسلمان دے

یہ زبان کا مسلمان ہے

د خبرو پهلوان دے

اور باتوں کا پہلوان ہے

هیڅ دے نه کوی عمل نن
کوئی عمل یہ نہیں کرتا آج

دا په ځان باندے دے چل نن
یہ اپنے آپ سے دھوکہ ہے آج

قرآن نشته په وطن کښ
قرآن وطن میں نہیں ہے

ګلاب نشته په چمن کښ
گویا گلاب چمن میں نہیں ہے

چه قرآن د لته کښ راشی
جب قرآن یہاں آجائے

معطّره بیا فضا شی
پھر فضا خوشبودار ہوجائیگی

متعفّنه اوس فضا ده
اب فضا بدبودار ہے

مکدّره اوس هوا ده
ہوا مکدّر ہے

په قرآن کښ ډیر لذّت دے
قرآن میں بہت لذّت ہے

چه په چا کښ فطانت دے
وہ سمجھتا ہے جس میں ذکاوت ہے

بلبل خوخ وی په بوستان کښ
بلبل باغ میں خوش ہوتا ہے

کِرم خوخ وی په ډیران کښ
کیڑا خوش ہوتا ہے راکھدان میں

چه خراب د چا مزاج وی
جس کا مزاج خراب ہو

کله نان وته محتاج وی
وہ کھانے کا محتاج کب ہوتا ہے

مسلمان چه نن ناجوړه دے
مسلمان جب آج بیمار رہے

له قرآنه ځکه موړ دے
اس لئے قرآن سے سیر ہے

دا قرآن د زرو تاج دے
یہ قرآن سونے کا تاج ہے

خر د تاج کله محتاج دے
لیکن گدھا تاج کا کب محتاج ہے

خر چه موړ شي تازه دم شي
گدھا جب سیر ہوتا ہے تو تازہ دم ہوتا ہے

د بل څیز کله په غم شي
پھر اور کسی چیز کی کب پروا کرتا ہے

نن مسلم دے ډیر بدحال
آج مسلمان بہت بدحالی ہے

ډیر اوچت دے بد سګال
بہت بلند ہے دشمن

حق حماد احکایت دے
میری یہ حکایت حق ہے

درست حماد اشکایت دے
میری یہ شکایت درست ہے

د دوے جنګ په اقتدار وي
ان کی لڑائی اقتدار پر ہوتی ہے

دیو بل نه دوے بیزار وي
ایک دوسرے سے بیزار ہوتے ہیں

روزانه دا انتخاب دے
روزانہ یہی انتخاب ہے

انتخاب د رب عذاب دے
انتخاب اللہ کا عذاب ہے

چه غافل دي له قرآنه
جب غافل ہیں قرآن سے

ځکه دي ډیر پریشانه
اس لئے بہت پریشان ہیں

دغه قول دیو فقیر دے
یہ ایک فقیر کا قول ہے

چه معروف چلاسي پیر دے
جو پیر چلاسی سے مشہور ہے

(۶)

سِل ځل قربان شه دې ته تن او روح دَتن ځما

سو دفعہ قربان ہو تجھ پر میرا تن اور تن کی روح

اے دزړګی سره

اے دل کے خلاصے

نه تیریګی وقت بے له تانه په وطن ځما

نہیں گذر جاتا وقت تمہارے بغیر وطن میں

اے دَ زړګی سره

څنګه چه سلطان ئے د ټولو شاهانو ته

جیسا کہ تو بادشاہ ہے سارے بادشاہوں کا

داسے سردار ئے د ټولو خوبانو ته

ایسے ہی تو سردار ہے سارے خوبرویوں کا

ته په دے ګلو نو کښ ګلاب ئے په ګلشن ځما

تو ان سارے پھولوں میں بمنزلہ گلاب ہے میرے گلشن میں

اے دزړګی سره

نه تیریګی[1] وقت الخ . . . .

[1] یہاں پہنچ کر باباجی اوّل کڑے کو دوبارہ پڑھتے تھے

زړه چه په کوم وقت شم د هجر په خنجر شهید

جس وقت میں ہجر کے خنجر سے شہید ہو جاؤں

وائی به عالم چه دا غریب شه د دلبر شهید

لوگ کہیں گے کہ یہ غریب دلبر کا شہید ہو گیا

یا به سم له کوره کښې ته راغلې په مدفن ځما

پھر دوبارہ میں قبر سے اٹھوں گا تو اگر تشریف لائے میرے مدفن پر

اے د زړه کې سره

نہ تیریکی وقت الخ . . . . . .

ته پشان د نمر ئې ستا په مخکښې داقمر څه دے

تو سورج کی طرح ہے تیرے سامنے یہ چاند کیا چیز ہے

دامثال غلط دے ستا په مخکښې بلکه نمر څه دے

یہ مثال غلط ہے بلکہ تیرے سامنے سورج بھی کیا چیز ہے

نه پوهیګم هجر کښې څه ووزی له دهن ځما

میں نہیں سمجھتا ہوں کہ جدائی میں میرے منہ سے کیا نکلتا ہے

اے د زړه کې سره

نہ تیریکی وقت الخ . . . .

زړه م دے بلبل دغه بدن لکه قفس لرم

میرا دل بلبل ہے اور میرا یہ بدن بمنزلہ قفس ہے

ځکه دمیدم دغه ژړا لکه جرس لرم

یہی وجہ ہے کہ میں جرس کی طرح دم بدم روتا ہوں

خو مره چه جړیګم همره تیزشي د اخزن ځما

جس قدر روتا ہوں اسی قدر تیز ہوتا ہے یہ غم میرا

اے د زړه ګی سره

نه تیریګي وقت الخ . . . .

ستا ځغه جمال چیري د زړه نه م جدا نه شي

تیرا یہ جمال میرے دل سے کبھی جدا نہ ہو سکے گا

کوم دے هغه شپ چه په فریاد کښ م صبا نه شي

میری وہ کونسی رات ہے جو فریاد میں سحر نہ ہو جائے

ختم شه تمول عمر د فراق په ځنکدن ځما

ساری عمر میری ختم ہوگئی فراق کی جان کندنی میں

اے د زړه ګی سره

نه تیریګي وقت الخ . . . .

نوم م چلاسي دے په چلاس کښ مګر تنګ یمه

میرا نام چلاسی ہے چلاس میں مگر میں تنگ ہوں

نه کینم له چا سره د تمولو نه په څنګ یمه

کسی کے پاس نہیں بیٹھتا ہوں سب سے برطرف ہوں

زړه م د لته نشته د لته دے فقط بدن ځما

میرا دل یہاں نہیں ہے ادھر فقط میرا بدن ہے

اے د زړه ګی سره

اے دل کے خلاصے

نه تیریګي وقت الخ . . . .

(۷)

چه یو گنج د منافع دے دا کتاب هر مؤمن لره نافع دے دا کتاب
جب یہ کتاب منفعتوں کا ایک خزانہ ہے ہرایک مؤمن کے لئے نفع بخش ہے یہ کتاب

شه کوشان دے کتاب په طباعت کښ
کوشاں رہ اس کتاب کی طباعت میں

ډیر ثواب دے د نیکئ په اشاعت کښ
بہت ثواب ہے نیکی کی اشاعت میں

دا فقیر چه باشنده دے د چلاس
یہ فقیر جو چلاس کا باشندہ ہے

له الله نه لری دغه التماس
اللہ سے یہ التجا رکھتا ہے

چه څوک چاپ ئے د احما نصیحتونه
جو کوئی چھپوائے میری ان نصیحتوں کو

پس له مرګه رب د ورکړی جنتونه
موت کے بعد اللہ اسے جنتیں عطا کرے

رب د ورکړی په دنیا کښ هم آرام
اللہ اسے دے دنیا میں بھی آرام

هم نصیب کړی ورله ډیر بلند مقام
نیز خدا اسے نصیب کرے بہت بلند مقام

همیشه دِ لکه شمع په خندا اوی

یہ ہمیشہ کے لئے شمع کی طرح خنداں رہے

چه په ملک کښ مدام ده ده رڼا اوی

تاکہ ملک میں ہمیشہ اس کی روشنی ہو

رب دِ اوساتی هغه له دَ بلانه

اللہ اس کو بلا سے محفوظ رکھے

چه وی بچ له اشقیانه اِ اعدانه

تاکہ یہ بچ جائے بدبختوں سے اور دشمنوں سے

په رختیا که زه بنده د رب قدیریم

اگر میں بلا شک رب قدیر کا بندہ ہوں

فی الواقع که زه غلام د رب نصیر یم

فی الواقع میں رب نصیر کا بندہ ہوں یعنی غلام النصیر ہوں۔ غلام النصیر بابا کا اسم گرامی ہے

بیا زه ډوب یم دَ الله په محبّت کښ

پھر تو میں غرق ہوں اللہ کی محبّت میں

بیا څه شک دے دَ دعا په اجابت کښ

پھر کیا شک ہے دعا کی اجابت میں

هر مؤمن له ضروری دَ غه کتاب دے

ہر مؤمن کے لئے یہ کتاب ضروری ہے

نن صبا دَ هر مؤمن حالت خراب دے

آج کل ہر مؤمن کی حالت خراب ہے

هغه بد له مؤمنانو واقع کیګی
وہ غلط کام مؤمنوں سے سرزد ہوتا ہے

چه کافرنه هم هغه نه صادریګی
جو کافر سے بھی سرزد نہیں ہوتا

اے قلمه بس دے پرېږده شکایت اوس
اے قلم! اب بس کر شکایت کو چھوڑ دے

رب دې اوکړي هر مؤمن ته هدایت اوس
ہر مؤمن کو خدا ہدایت کرے

چلاسیه حمد وایه دسبحان ته
اے چلاسی! اللہ کی حمد بیان کر

هم درود په محمد آخرزمان ته
نیز درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء پر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَالصَّلٰوةُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

تمت

ضمیمہ

تحفۃ الافغان

بابا جی کی چند غیر مطبوعہ پرانی پشتو اور فارسی نظمیں جو میرے پاس تھیں۔ انہیں ہم " تحفۃ الافغان " کا ضمیمہ بناتے ہیں تاکہ احباب ان سے فائدہ اٹھائیں۔

(مترجم)

چه څه مرم که ډیر م زر دے څما څه دی

جب مجھے مرنا ہے تو میرے پاس بہت سونا بھی ہو تو مجھے کیا

که جهان ټول م لښکر دے څما څه دی

اگر سارا جہاں میرا لشکر ہو تو مجھے کیا

چه صباله د بل چا دی څما نشته

جب کل کسی اور کا ہے میرا نہیں

که محل دے که موټر دے څما څه دی

اگر آج میرے پاس محل ہے اور موٹر ہے تو مجھے کیا

که ځامن لرم څه سل پهلوانان

اگر آج میرے سو پہلوان بیٹے ہیں

چه م دلته نه سفر دے څما څه دی

جب مجھے یہاں سے کوچ کرنا ہے تو مجھے کیا

که په کورکښې م هر شے راته حاصل دے

اگرچہ میرے گھر میں مجھے ہر ایک چیز حاصل ہے

چه م موت ولاړ په در دے څما څه دی

جب موت میرے دروازے پر کھڑی ہے تو مجھے کیا

چه الله ته قبول نه وی څما وعظ

جب اللہ کو میرا وعظ قبول نہ ہو

که م وعظ لکه شکر دے څما څه دی

تو میرا یہ وعظ اگر شکر جیسا لذیذ ہو تو مجھے کیا۔

چه په باغ کښې م ګلونه تازه ترشته
جب میرے باغ میں تازہ تر پھول ہیں

چه خزان ولاړ په سر دے څما څه دی
جب خزاں سر پر ہے تو مجھے کیا

دا جهان په ما دے شب دَ موت په غم کښې
یہ دنیا میرے لئے رات ہے موت کے غم میں

که په چا باندے سحر دے څما څه دی
اگر کسی کے لئے سحر ہے تو مجھے کیا

که م رور دے یا م خورده په جنّت کښې
اگر میرا بھائی یا میری بہن جنت میں ہیں

چه څما لره سقر دے څما څه دی
جب میرے لئے دوزخ ہے تو مجھے کیا

چه په قبر کښې لړم په ما اړم دے
جب قبر میں بچھو مجھے ڈس رہا ہے

پیر ته ځوے که اسکندر دے څما څه دی
پیچھے میرا بیٹا اگر شاہ اسکندر ہے تو مجھے کیا

که عزّت لرم څه ډیر چه دَ رب خوف دے
اگر دنیا میں میری بہت عزت ہے جب خدا کا خوف میرے ساتھ ہے

چه په ما دغه لوے غر دے څما څه دی
تو جب یہ خوف کا پہاڑ مجھ پر پڑا ہے تو مجھے کیا

څه یوازې یم روان له دې وطنه
میں تنِ تنہا اس وطن سے روانہ ہوں

که پسر دې که پدر دې ځما څه دی
پیچھے اگر بیٹا ہے یا باپ ہے تو مجھے کیا

د دنیا دغه ژوندون که ځما خه شي
اگر میری دنیا کی زندگی بہت اچھی ہو

چه یو لَمْحَۃُ الْبَصَرْ دې ځما څه دی
جب ایک لمحہ ہے تو مجھے کیا

که عالم یم محقِّق که خه شاعر یم
اگر میں محقِّق عالم ہوں اور یا اچھا شاعر ہوں

چه عمل مې ډیر بتر دې ځما څه دی
جب میرا عمل بد تر ہے تو مجھے کیا

چه د موت سحاب روان دې تیز له شانه
جب موت کے بادل پیچھے سے تیز رواں ہیں

که دا مخ مې لکه نور دې ځما څه دی
اگر میرا یہ منہ سورج بھی ہو تو مجھے کیا

چه صبا یو مټې خاک دې چلاسیه
اے چلاسی! جب کل مٹھی بھر مٹی بننے والا ہے

که دا قدم صنوبر دې ځما څه دی
اگر آج یہ میرا قد صنوبر بھی ہو تو مجھے کیا

بے لہ فکرہ دا بدن څہ بدن نہ دے

ذکرِ الٰہی کے بغیر یہ بدن کوئی بدن نہیں ہے

بے لہ ذکرہ دا دهَن څہ دهَن نہ دے

ذکرِ الٰہی کے بغیر یہ مُنہ کوئی منہ نہیں ہے

کہ ځما غندمحزون پہ جہان نشتہ

اگرچہ میرے جیسا غمزدہ دنیا میں کوئی نہیں

پہ فراق کښې دا حزَن څہ حزَن نہ دے

لیکن فراق میں یہ غم کوئی غم نہیں ہے

چہ قرآن لرہ ځاے نشتہ پہ وطن کښې

جب وطن میں قرآن کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے

ځما رورہ دا وطن څہ وطن نہ دے

میرے بھائی یہ وطن کوئی وطن نہیں ہے

پہ چمن کښې چہ ګلاب رونما نشی

جب چمن میں گلاب رونما نہ ہو

پہ رختیا دغہ چمن څہ چمن نہ دے

سچ ہے کہ وہ چمن کوئی چمن نہیں ہے

په لمَن کښې چه قرآن او حدیث نه وی

جب دامن میں قرآن و حدیث نہ ہوں

که ریښم وی د المَن څه لمَن نه دے

اگرچہ ریشم ہو یہ دامن کوئی دامن نہیں ہے

د قرآن په تلاوت چه حرکت نه کَ

جب قرآن کی تلاوت سے حرکت نہ کرے

که وی سیب د غه ذقن څه ذقن نه دے

اگرچہ سیب بھی ہو یہ ٹھوڑی کوئی ٹھوڑی نہیں ہے

چه دَ دین څه بحث نه وی په سُخن کښې

جب باتوں میں دین کی کوئی بحث نہ ہو

که شیرین وی دا سُخن څه سُخن نه دے

اگرچہ بہت لذیذ بات بھی ہو کوئی بات نہیں ہے

که ممبر وی یا وزیر چه دیندار نه وو

اگر ممبر ہو یا وزیر ہو جب دیندار نہ ہو

خُما خورے دا سَخُتن څه سختن نه دے

اے میری بہن یہ تیرا خاوند کوئی خاوند نہیں ہے۔

که د چا عمر لبن شی بے طاعته

اگر کسی کی عمر بغیر عبادتِ الٰہی کے دودھ کی طرح لذیذ بھی ہو

زه خو وایم دا لَبَن څه لبَن نه دے

میں تو کہتا ہوں کہ یہ دودھ کوئی دودھ نہیں ہے

که له تا نه هر څه یوسی بے له دینه

اگر تجھ سے سب کچھ چھین لے بغیر دین کے

واوره مانه دا رهزَن څه رهزن نه دے

سُن مجھ سے یہ ڈاکو کوئی ڈاکو نہیں ہے

که خرمن وی د چا زر چه خرچ نشی

اگر کسی کا خرمن یعنی کھلیان سونا کیوں نہ ہو بغیر خرچ کے

اے عاقله دا خرمن څه خرمن نه دے

اے ہوشیار ! یہ خرمن کوئی خرمن نہیں ہے

د رب یاد چه په څرمن کښ د چا نه وی ؞ که څه سپین شی دا څرمن څه څرمن نه دے

جب اللہ کی یاد کسی چمڑے میں نہ ہو ؞ جتنا بھی سفید ہو یہ چمڑا کوئی چمڑا نہیں ہے

که تمام جهان ثَمَن د دے غزل شی ؞ چلاسیه دا ثمن څه ثَمَن نه دے

اگر سارا جہان اس غزل کی قیمت بن جائے ؞ اے چلاسی یہ قیمت کوئی قیمت نہیں ہے

کار په کولو خلاصیګی

کام کرنے سے ختم ہوتا ہے

لار په وولو خلاصیګی

راستہ چلنے سے ختم ہوتا ہے

له منزله ته بے غم ئے

تو منزل سے بے غم ہے

ته په عقل کښې ډیر کم ئے

تو عقل میں بہت کم ہے

لږ ته سوچ کوه په دل کښې

کچھ اپنے دل میں فکر کر

زړه دِ نشته په منزل کښې

تیرا دل منزل کی فکر کیوں نہیں کرتا

دلته ته یو مسافِر ئے

یہاں تو ایک مسافر ہے

ته دَ بل وطن تاجِر ئے

تو یہاں ایک دوسرے وطن کا تاجر ہے

تیز روان ئے له موټره

تو موٹر سے زیادہ تیز جا رہا ہے

خبر نه ئے له سفره

تو اس سفر (آخرت) سے بے خبر ہے

لکه نور ئے دَ اسمان ته

تو مثال میں آسمان کا سورج ہے

په قرار کښې ئے روان ته

جو تیز چلتا ہے اور کھڑا نظر آتا ہے

نصیحت منه خوشنامه

اے نیک نام نصیحت مان لے

غافل مشه له انجامه

انجام سے غافل مت ہو جا

که دِ وقت نه تامیګی

اگر تیرا وقت ختم نہیں ہو رہا ہے

که دِ عمر نه کمیګی

اگر تیری عمر کم نہیں ہو رہی ہے

هره شپه دِ ولې تام شي

تو پھر تمہاری ہر ایک رات کیوں سحر ہو جاتی ہے

هر سحر دِ ولې شام شي

اور تمہاری ایک سحر کیوں شام ہو جاتی ہے

ماته مخ کړه ځما وروره

اے میرے بھائی ! میری طرف متوجہ ہو

دا خبره ځما واوره

میری یہ بات سُن

ځان ته مه ګڼړه په کور کښې

اپنے آپ کو گھر میں مت سمجھ

ځان ته او ګڼړه په ګور کښې

اپنے آپ کو قبر میں خیال کر

چه سړي نه مرګ هیر شي

انسان اگر موت کو بھول جائے

د شیطان په جال کښې ګیر شي

تو شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہے

عمر تیر شي په غفلت کښې

پھر غفلت میں عمر گذر جاتی ہے

د شیطان په عبادت کښې

شیطان کی عبادت میں

بیا په شکل کښې انسان وي

پھر انسان بشکل انسان ہوتا ہے

په عاداتو کښې شیطان وي

اور عادتوں میں شیطان بن جاتا ہے

بیا قرآن وته د ې شاك

پھر قرآن کی طرف پیٹھ کرتا ہے

کار دَ دین سره خنداك

پھر دین کا مذاق اڑاتا ہے

دکافر کوي صفتونه

پھر کافروں کی تعریفیں کرتا ہے

دَ مسلمك غیبتونه

مسلمانوں کی غیبتیں کرتا ہے

چه په جهل ګرفتار شي — بیا شُترِ بې مهار شي

جب جہالت میں گرفتار ہو جائے — تو پھر شُترِ بے مہار بن جاتا ہے

بیا ګناه ورته اسان وي — هر ګناه وته روان وي

پھر گناہ اس کیلئے آسان ہوتا ہے — تو پھر ہر گناہ کی طرف جاتا ہے

بیا دے نه وي په هیځ غم کښ — راشي هوش په جهنّم کښ

پھر یہ ہر چیز سے بے غم ہے — یہ جہنّم میں پہنچ کر پھر ہوش میں آتا ہے

اوس خبر نه دے له ځانه — په دوزخ کښ شي پښمانه

اب یہ باخبر نہیں اپنے آپ سے — پھر دوزخ میں جا کر پشیمان ہو جاتا ہے

هر سړے ته چه مَوت یاد دے — پس له مرګه هغه ښاد دے

جس انسان کو موت یاد ہے — موت کے بعد وہی خوشحال ہے

په جنّت کښ لګ عیشونه — هلته نه لري غمونه

وہ پھر جنّت میں مزے اڑائے گا — وہاں اس کو کوئی غم نہیں ہوگا

په دنیا کوي مونځونه — په ژبان لري ذکرونه

یہ دنیا میں نماز ادا کرتا ہے — اس کی زبان پر ہر وقت ذکرِ خدا ہے

ښه محفل وته شتاب لګ — بد محفل نه اجتناب لګ

یہ انسان اچھی صحبت کی طرف دوڑتا ہے — ہر بری محفل سے نفرت کرتا ہے

دے خدمت دَ هر انسان کَ — ځان په خلقو مهربان کَ

یہ آدمی ہر انسان کی خدمت کرتا ہے — یہ لوگوں پر مہربان ہوتا ہے

په هر چا باندے مَین دے — بیشک دا سړے مؤمن دے

یہ ہر انسان پر عاشق ہے — بیشک یہ آدمی مؤمن ہے

دے رحمت دَ کردګار دے — ګویا ابر دَ بهار دے

یہ آدمی اللہ کی رحمت ہے — گویا کہ یہ ابر بہار ہے

هر انسان ورته دعا کَ — هر سړے په ځان فدا کَ

ہر انسان اس کیلئے دعا کرتا ہے — ہر انسان اس پر قربان ہوتا ہے

هر انسان ورته مائِل وي — دے بیا شمعَ دَ محفِل وي

ہر انسان اس کی طرف میلان کرتا ہے — یہ پھر شمع محفل بن جاتا ہے

دے په خوے کښې لکه ګل شي — هر انسان دِه دِه بلبل شي

یہ پھر باعتبارِ اخلاق پھول بن جاتا ہے — ہر انسان اس کا بلبل بن جاتا ہے

په مثال د جوئبار دے — دَ ذي جان ورته رفتار دے

یہ آدمی مثال کے طور پر جوئبار بن جاتا ہے — ہر جاندار اس کی طرف جاتا ہے

چه حاتم شي په کرم کښې — چه مدام وي دَ بل غم کښې

جب یہ حاتم بن جائے کرم میں — جب یہ ہمیشہ دوسروں کے غم میں ہوتا ہے

په مخلوق کښې دے مشهور شی — هم خالق ته دے منظور شی

پھر ساری مخلوقات میں مشہور ہوتا ہے — اور نیز خدا کو مقبول ہوتا ہے

په دنیا کښې به خوشنام وی — په عقبیٰ کښې په آرام وی

دنیا میں یہ شخص خوش نام رہے گا — آخرت میں یہ آرام میں ہوگا۔

بد اخلاق نه اجتناب کړه — خه اخلاق وته شتاب کړه

بُرے اخلاق سے بچے — اچھے اخلاق کی طرف دوڑے

خه اخلاق د رب نعمت دے — دَ هر یو نبی سنّت دے

اچھے اخلاق اللہ کی نعمت ہیں — یہ ہر ایک نبی کی سنّت ہے

هر خوش خُلق په عزّت وی — هر بد خُلق په ذلّت وی

ہر خوش اخلاق عزّت میں ہوتا ہے — ہر بد اخلاق ذلّت میں پڑجاتا ہے

په وطن کښې چه خلیق ئے — په هر ځائے چه ته شفیق ئے

جب وطن میں تو خوش اخلاق ہے — جب ہر جگہ تو مہربان ہے

دا اعلیٰ یو عبادت دے — بے تکلیفه یو طاعت دے

یہ پھر ایک اعلیٰ عبادت ہے — یہ ایک محنت کے بغیر نیکی ہے

چه دَ خلقو خدمتګار ئے — ته محبوب دَ کردګار ئے

جب تو لوگوں کا خادم ہے — پھر تو خدا کا محبوب ہے

چه روان ئے حمٔا رورهٔ — خه او بد په مخکښې ګوره

جب تو چلتا ہے میرے بھائی — سامنے اچھائی اور برائی دیکھ

چه قدم اکدے په لار کښې — فرق او کړه ګل او خار کښې

جب تو قدم رکھتا ہے راستے میں — پھول اور کانٹے میں فرق کر

مخکښې لار ده ډیره ګرانه — دغه لار نه ده اسانه

سامنے راستہ سخت مشکل ہے — یہ راستہ آسان نہیں ہے

پدے لار کښې مشکلات دی — مخکښې ډیر سخت حالات دی

اس راستے میں مشکلات ہیں — آگے بہت سخت حالات ہیں

هر غافل لره ماتم دے — نکوکار لره څه غم دے

ہر غافل کے لئے ماتم ہے — نیکوکار کیلئے کیا غم ہے

هر بدکار به په ژړا وی — نکوکار به په خندا وی

ہر ایک بدکار روئے گا — نیکوکار ہنسے گا

دا خندا به همیشه وی — خوشحالی به ئے پیشه وی

یہ ہنسی ہمیشہ کیلئے ہوگی — خوشحالی اس کا پیشہ ہوگا

واوره اے بنی آدمه — له عقبیٰ مشه بے غمه

سن اے بنی آدم — آخرت سے بے غم مت ہوجا

دا دنیا که ډیره خه ده دَ عقبیٰ په مخکښ سه ده

یه دنیا اگرچه بہت اچھی ہے آخرت کے سامنے کیا چیز ہے

ته دنیا له ور کړه لَتَه دنیا نه ده بے علته

تو دنیا کو ٹھکرا دے دنیا بغیر علت کے نہیں ہے

که بادشاه دَ زمانے ئے که گدا ته دَ آنے ئے

اگر تو زمانے کا بادشاہ ہے یا تو ایک آنے کا گداگر ہے

خالی نه ئے له غمومه

تو خالی نہیں ہو سکتا پریشانیوں سے

ده دنیا دا سے مذمومه

دنیا ایسی بری جگہ ہے

چلاسی در ته خه وائی

چلاسی آپ کو اچھی بات کہتا ہے

ده ده خه ده رهنمائی

چلاسی کی رہنمائی اچھی ہے

اوګوره په خلق خدا اڅو مره ظلمونه دي

دیکھ اللہ کی مخلوق پر کتنے مظالم ہیں

څما په زړه غمونه دي

میرے دل میں غم ہیں

بې ګناه وطن کښې فسادونه دي قتلونه دي

بےگناہ وطن میں فساد ہیں قتل ہیں

څما په زړه غمونه دي

میرے دل میں غم ہیں

پاسه مسلمانه د دې ظلم څه علاج کوه

اُٹھ اے مسلمان ! اس ظلم کا کوئی علاج کر

څه خو کوشش اوکړه څه خو رب ته احتیاج کوه

کچھ تو کوشش کر کچھ تو خدا سے فریاد کر

نه وینې چه کور په کور څه بد مصیبتونه دي

کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ گھر گھر کیسی بُری مصیبتیں ہیں

څما په زړه غمونه دي

میرے دل میں غم ہیں

دغه مصیبت پدے وطن دَرب عذاب وینم
یہ مصیبت اس وطن میں ، میں عذابِ الٰہی سمجھتا ہوں

کُتِم تعطّل کښې نن صبا دَرب کتاب وینم
پردۂ تعطّل میں آج کل میں اللہ کی کتاب دیکھتا ہوں

مه پاسه که تا لره پسند دا عذابونه دی
مت اُٹھ اگر تجھے یہ عذاب پسند ہیں

ځما په زړه غمونه دی
میرے دل میں غم ہیں

عدل په بل ځاے کښې نشته عدل په قرآن کښې دے
عدل اور کہیں نہیں عدل قرآن ہی میں ہے

خوک چه له قرآنه تختی هغه په نقصان کښې دے
جو قرآن سے بھاگ جاتا ہے وہ نقصان میں ہے

ظلم سره ډک دغه همه عدالتونه دی
یہ ساری عدالتیں ظلم سے بھری پڑی ہیں

ځما په زړه غمونه دی
میرے دل میں غم ہیں

حق که تاته وایم خاماران دی حاکمان ستا

اگر میں سچ کہوں تو تمہارے حاکم تمہارے حق میں اژدہا ہیں

نه پوهیږم ولې ډیر پسند دی ظالمان ستا

میں نہیں جانتا ہوں کہ کیوں یہ ظالم لوگ تمہیں بہت پسند ہیں

ربه په دې وقت کښې دا څه جهالتونه دی

یا اللہ ! اس وقت میں یہ کیسی بیوقوفیاں ہیں

زما په زړه غمونه دی

میرے دل میں غم ہیں

نوم مې چلاسی دے حق گوئی ځه یو خه کار گڼم

میرا نام چلاسی ہے حق گوئی میں ایک اچھا کام سمجھتا ہوں

دغه مې یو عیب دے گل له گل او خار له خار گڼم

مجھ میں یہ ایک عیب ہے کہ میں پھول کو پھول اور کانٹے کو کانٹا سمجھتا ہوں

دا حکومتونه حقیقت کښې ظلمتونه دی

یہ حکومتیں حقیقت میں تاریکیاں ہیں

زما په زړه غمونه دی

میرے دل میں غم ہیں

اے دَ مکے حرمہ تہ مِ یاد یگے[1]

اے مکّے والے حرم تو مجھے یاد آرہا ہے

واللہ دَ زړہ نہ ځماتہ نہ بیلیگے

بخدا میرے دل سے تو نہیں نکلتا

کہ قمر وایم درتہ تہ خو قمر نہ ئے

اگر میں تجھے چاند کہوں تو تُو چاند نہیں

کہ وایم نور درتہ زړہ تہ خو ھم نور نہ ئے

اور اگر میں تجھے سورج کہوں تو تُو سورج بھی نہیں

یمہ حیران و لے تہ دو ھمرہ زلیگے

میں حیران ہوں کہ تو اتنا کیسے چمکتا ہے

واللہ د زړہ نہ ځماتہ نہ بیلیگے

بخدا میرے دل سے تو نہیں نکلتا

یوزل بیا درشمہ زہ دغہ مطلب دے ځما

ایک دفعہ پھر میں آجاؤں یہ میرا مقصد ہے

پہ دے کښې نشتہ دروغ پہ سنگ کښې ربّ دے ځما

اس بات میں کوئی جھوٹ نہیں اللہ سنتا ہے

---

[1] باباجی نے یہ نظم اپنی سخت بیماری میں لکھی۔

مړېږم نه درنه زړه ته به مړ شېږم

میں سیر نہیں ہوتا ہوں تجھ سے

والله د زړه نه ځې ته نه بېلېږې

بخدا میرے دل سے تو نہیں نکلتا

چا چه لیدلې نه یې څه به خبرېږي هغه

جس نے تجھے دیکھا نہیں اس کو تیری کیا خبر

چا چه لیدلې یې ته کله صبرېږي هغه

جس نے تجھے دیکھا ہے وہ تجھ سے کیسے صبر کرسکتا ہے

حیف دې که مړ شمه زړه ته پاتې کېږې

افسوس ہے کہ اگر میں مرجاؤں تو تُو مجھ سے رہ جاتا ہے

والله د زړه نه ځې ته نه بېلېږې

بخدا میرے دل سے تو نہیں نکلتا

کوم چه شهرت لري ډېر هغه بوستان یې که څه

جو بہت شہرت رکھتا ہے شاید تو وہ باغ ہے

دمتقیانو وطن باغ رضوان یې که څه

نیک لوگوں کا وطن باغِ رضوان شاید تو ہی ہے

ځما په سترګو کښې ته مدام غړېږې

تو ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے ہے

والله دَ زړه نه ځما ته نه بېلیږې

بخدا میرے دل سے تو نہیں نکلتا

په تا مَیِنْ یمه زه ته دلربا ئې ځما

میں تجھ پر عاشق ہوں تو میرا دلربا ہے

والله حسین ئې ته ډیر محبوب په دا ئې ځما

بخدا تو بہت حسین ہے اس وجہ سے تو میرا محبوب ہے

رځ په رځ حسن کښې ته سنګه زیاتیږې الخ

دن بدن حسن میں تو کیسے بڑھتا چلا جا رہا ہے

والله دَ زړه نه ځما ته بیلیږې

بخدا میرے دل سے تو نہیں نکلتا

نوم چلاسی دے ځما وطن چلاس لرمه ؞ ډیر درنه لرې یم زه دغه احساس لرمه

میرا نام چلاسی ہے میرا وطن چلاس ہے — تجھ سے بہت دور ہوں مجھے یہ احساس ہے

هر بدنصیب ته کله ته حاصلیږې الخ ؞ والله دَ زړه نه ځما ته نه بیلیږې

ہر ایک بدنصیب کو تو کب حاصل ہوتا ہے — بخدا میرے دل سے تو نہیں نکلتا

ځان باندِ نافذ کړه په کوشش سره دَ رب نظام
اپنے اوپر کوشش کر کے رب کا نظام نافذ کر

پورته شه مسلمه الخ
اے مسلمان اُٹھ

مردِ مسلمان ئے څو به ته ئے دَ انګریز غلام
تو مسلمان آدمی ہے تو کب تک انگریز کا غلام رہے گا

پورته شه مسلمه الخ
اے مسلمان اُٹھ

مه غواړه مهلت پدے کښ شوق که دَ جنت لرے
اس کام میں دیر نہ کر اگر تو جنّت کا خواہشمند ہے۔

اوخره په قرآن باندِ غیرت که څه غیرت لرے
تو قرآن پر غیرت کھا اگر تو غیرت مند ہے

څو به اقتدا کړے په قانون کښ دَ کافر امام
کب تک تو اقتدا کرے گا قانون میں کافر امام کی

پورته شه مسلمه الخ
اے مسلمان اُٹھ

لرے چه قانون شی دَ انګریز راشی قرآن ځمونګ
انگریز کا قانون دور ہو گیا تو اس کی جگہ قرآن آئے گا

هله به شی پاک دَ ګندګی نه پاکستان ځمونګ
پاکستان تب گندگی سے پاک ہو جائے گا

څنګه دی ظلمونه په هر ځائے دَ عدالت په نام
کیسے کیسے ظلم ہو رہے ہیں ہر جگہ عدالت کے نام پر

پورته شه مسلمه الخ

اے مسلمان اٹھ

سخت مُعَطّل دے ستا په دور کښ دَالله کتاب

آپ کے دور میں اللہ کی کتاب سخت نظر انداز ہے

ته څه جواب ورکړے وایه رب ته بروځ حساب

کہو تو کیا جواب دے گا اللہ کو قیامت کے دن

نه ئے ته خبرله ځانه پروت ئے دشیطان په دام

تو اپنے سے خبردار نہیں اور شیطان کے جال میں پھنسا ہے

پورته شه مسلمه الخ

اے مسلمان اُٹھ

ظلم په قرآن دے نن صباځما په رب قسم

بخدا آج کل قرآن پر سخت ظلم ہو رہا ہے

و لے غمزده نه ئے مؤمنه دَقرآن په غم

اے مؤمن ! تو قرآن کے غم میں کیوں غمزدہ نہیں ہے

ځنګه چه پدغه غم کښ ډوب دے چلاسی مدام

جیسے کہ اس غم میں چلاسی ہمیشہ غرق ہے

پورته شه مسلمه الخ

اٹھ اے مسلمان

په پاکستان کښې هر سړي لره ارام غواړمه

میں پاکستان میں ہر آدمی کے لئے آرام چاہتا ہوں

د رب نظام غواړمه

اللہ کا نظام چاہتا ہوں

هر یو مؤمن لره دَ لے اوچت مقام غواړمه

میں یہاں ہر مؤمن کیلئے اونچا مقام چاہتا ہوں

د رب نظام غواړمه

اللہ کا نظام چاہتا ہوں

وورہ اسلام خه دے ډیر

دیکھ اسلام بہت اچھا ہے

د رب نظام خه دے ډیر

اللہ کا نظام بہت اچھا ہے

د رب کلام خه دے ډیر

اللہ کا کلام بہت اچھا ہے

په دے وطن کښې زه ترویج د دے کلام غواړمه

اس وطن میں ، میں اس کلام کا رواج چاہتا ہوں

د رب نظام غواړمه

اللہ کا نظام چاہتا ہوں

هر یو مؤمن لره دَ لے اوچت مقام غواړمه

میں یہاں ہر مؤمن کیلئے اونچا مقام چاہتا ہوں

د رب نظام غواړمه

اللہ کا نظام چاہتا ہوں

مسلم خه نام نه لري
آج کل مسلمان نیک نام نہیں ہے

څه خه مقام نه لري
اور وہ کوئی بہتر مقام نہیں رکھتا ہے

هیځ احترام نه لري
یہ کوئی احترام نہیں رکھتا ہے

قوم مسلم په کل جهان کښ زه نیک نام غواړمه
مسلمان قوم کو میں ساری دنیا میں نیک نام چاہتا ہوں

د رب نظام غواړمه
اللہ کا نظام چاہتا ہوں

هر یو مؤمن لره د لے اوچت مقام غواړمه
میں یہاں ہر مؤمن کے لئے اونچا مقام چاہتا ہوں

د رب نظام غواړمه
اللہ کا نظام چاہتا ہوں

کافر عزّت کښ دے نن
کافر عزّت میں ہے آج

مسلم ذلّت کښ دے نن
مسلمان ذلّت میں ہے آج

ډیر مصیبت کښ دے نن
بہت مصیبت میں ہے آج

قوم مسلم نن زه دَ کُل جهان امام غوارمه
مسلمان قوم کو آج میں ساری دنیا کا امام چاہتا ہوں
درب نظام غوارمه
اللہ کا نظام چاہتا ہوں

هر یو مؤمن لره دلے اوچت مقام غوارمه
میں یہاں ہر ایک مؤمن کیلئے اونچا مقام چاہتا ہوں
درب نظام غوارمه
اللہ کا نظام چاہتا ہوں

حُمونګ قوّت چرته لاړ
ہماری طاقت کہاں چلی گئی

هغه عزّت چرته لاړ
ہماری وہ عزت کہاں چلی گئی

شان وشوکت چرته لاړ
وہ شان و شوکت کہاں چلی گئی

زهٔ چلاسی دورِ اوّل هغه ایّام غوارمه
میں چلاسی دورِ اوّل کے وہی دن چاہتا ہوں

درب نظام غوارمه
اللہ کا نظام چاہتا ہوں

هر یو مؤمن لره دلے اوچت مقام غوارمه
میں یہاں ہر ایک مؤمن کیلئے اونچا مقام چاہتا ہوں
درب نظام غوارمه
اللہ کا نظام چاہتا ہوں

ز گل نازک رخ دلبر حمادے
میرے محبوب کا چہرہ پھول سے زیادہ نازک ہے

فراقِ او بدل نشتر حمادے[1]
اس کا فراق میرے دل میں نشتر ہے

زیادِ او نخسپیم تا سحر من،
اس کی یاد سے میں سحر تک نہیں سوجاتا ہوں

خسک گوئی کہ بر بستر حمادے
گویا گوکھرو کانٹے میرے بستر پر ہیں

نگہ دارم ہمیشہ بر درِ دوست
میری نظر ہمیشہ دوست کے در پر ہے

رئیس الملک زان بر در حمادے
اس وجہ سے ہر رئیس الملک میرے دروازے پر ہے

گدائے کوے او ہستم شہم من
میں اس کے کوچے کا گدا ہوں ، بادشاہ ہوں

کہ خاکِ کوے دلبر زر حمادے
کیونکہ محبوب کے کوچے کے در کی مٹی میرے لئے سونا ہے

مرا فخر است بر آہِ سحرگاہ
مجھے آہِ سحر پر فخر ہے

کہ دودِ آہِ تاجِ سر حمادے
کیونکہ میری آہ کا دھواں میرے سر کا تاج ہے

دلِ من بوستانِ مہر خانست
میرا دل حسینوں کا باغ ہے

خدایا این چہ خوش منظر حمادے
اے اللہ ! یہ میرا کتنا ایک خوبصورت منظر ہے

روان جوئیست چشمِ من نہ چشم است
ایک رواں ندی ہے میری یہ آنکھ آنکھ نہیں ہے

دلِ من نیست دل مجمر حمادے
میرا یہ دل دِل نہیں ہے بلکہ یہ ایک انگیٹھی ہے

بنالم روزِ وصل از بیم ہجرش
وصال کے دن بھی میں خوفِ ہجر سے روتا ہوں

بسے مظلوم چشمِ تر حمادے
میری یہ چشم تر بہت ہی مظلوم ہے

---

[1] باباجی کی فارسی اور پشتو کی یہ پیوند کاری قابلِ داد ہے۔ (مترجم)

نہ آید ہیچ رحمے در دلِ کس
کسی کے دل میں ذرا رحم نہیں آتا

چو طفلے گرچہ شور و شر حمادے
بچے کی طرح اگرچہ میرا شور و فریاد ہے

زسوزِ عشق خاکستر نگشتم
سوزِ عشق کی وجہ سے میں راکھ نہ بن گیا

چو آہن این تنِ لاغر حمادے
میرا یہ تنِ نحیف لوہا ہے

نگاہے گر کند دلبر سوِ من
اگر محبوب میری طرف ایک نظر ڈالے

نمیرم ہیچ گہ باور حمادے
کبھی بھی میں نہیں مروں گا یہ میرا یقین ہے

چلاآسی مرگِ انسان بے اجل نیست
اے چلاآسی ! انسان کی موت بغیر اجل کے نہیں ہے

وگرنہ مرگ اندر بر حمادے
وگرنہ موت تو میری گود میں ہے

ماکار بجز فکرِ رُخ یار نداریم — باآنکه کند کار دگر کار نداریم

ہم دوست کے چہرے کی فکر کے بغیر اور کوئی کام نہیں کرتے ہیں جو اس کے علاوہ کوئی کام کرے اس کے ساتھ ہمارا کوئی کام نہیں

در صحبتِ ابرار گلابیم بہ گلہا — غم نیست اگر صحبتِ اشرار نداریم

نیک لوگوں کی صحبت میں ہم گلاب جیسے ہیں پھولوں میں — کوئی فکر نہیں اگر ہم بروں کی صحبت نہیں رکھتے

کافیست پئے زندگی این پارۂ نانے — ما ہیچ ہوا داریٔ بسیار نداریم

زندگی گذارنے کے لئے یہ پارۂ نان کافی ہے — ہم زیادہ کی کوئی خواہش نہیں رکھتے

صد شکرِ خدا راکہ کشا داست درِ حسن — جز حسن و جُز این مسئلہ تکرار نداریم

سینکڑوں شکر خدا کیلئے کہ اس نے حسن کا دروازہ کھولا ہے — اس مسئلہ حسن کے علاوہ اور کسی مسئلے کا ہم تکرار نہیں کرتے

من در طلبِ دوست نترسم ز رقیبان — در راہِ گلے ہیچ سرِ خار نداریم

میں دوست کی طلب میں رقیبوں کی کوئی پروا نہیں کرتا — پھول کے راستے میں ہم کانٹے کا کوئی خیال نہیں کرتے

ماکشتۂ حسنیم و نگوئیم دروغے — ما چون دگران کذب بگفتار نداریم

ہم مقتولِ حسن ہیں اور ہم جھوٹ نہیں بولتے — ہم دوسروں کی طرح باتوں میں جھوٹ نہیں بولتے

این لبسِ سفید یکہ تو بینی کفنِ ماست — گر مُردہ شمارید مرا عار نداریم

یہ سفید لباس جو تو دیکھتا ہے ہمارا کفن ہے — اگر ہمیں آپ لوگ مُردہ سمجھتے ہیں تو ہمیں کوئی عار نہیں

این دولتِ دنیا که بر و خلق ستیزند
اس دنیا کے جاہ و مال پر جو لوگ لڑتے ہیں

جز خار درین دیدۂ بیدار نداریم
اُسے ہم اس دیدۂ بیدار میں سوائے کانٹے کے اور کچھ نہیں سمجھتے

بے جہد و طلب تحفہ چو آمد ز حبیبم
بغیر طلب اور کوشش کے جو تحفہ حبیب کی طرف سے ہمیں مل جائے

بے قدریٔ آن تحفۂ دلدار نداریم
ہم اس تحفے کی بے قدری نہیں کرتے

چون یافت عدو تیرِ غضب آہِ چلاسی
جب دشمن نے تیرِ غضب پایا آہِ چلاسی کو

می گفت کہ بازار بہ آزار نداریم
کہتا تھا کہ آزار میں بازار نہیں یعنی آزار کا نتیجہ برا نکلتا ہے

دلم شد است بہ عشق تو پارہ پارہ بیا
میرا دل تیرے عشق میں ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہے آجا

بہ کارِ خیر مکن قصدِ استخارہ بیا
نیکی کے کام میں استخارے کا ارادہ نہ کر آجا

حقیقت است کہ در ہجر مُردہ ام بے دل
سچ ہے کہ میں ہجر میں مردہ بے دل ہوا،

دوبارہ چیست دلا صد ہزار بارہ بیا
دوبارہ کیا اے دل! بلکہ ہزار مرتبہ آجا

مگو کہ چارۂ دیگر تلاش باید کرد
مت کہہ کہ دوسرا کوئی چارہ تلاش کرنا چاہیے

درین عذاب جدائی دگر چہ چارہ بیا
اس عذابِ جدائی میں اور کیا چارہ ہے آجا

اگر ز دست جہان رفت نیست خُسرانے
اگر ہاتھ سے جہاں چلا بھی جائے کوئی نقصان نہیں

فراقِ تست بہ ہر دو جہان خسارہ بیا
تیری جدائی دونوں جہانوں کا نقصان ہے آجا

درین دیار اگر بے حجاب می آئی
اس علاقے میں اگر تو بے حجاب آجائے

اثر ضرور کنی تو بسنگ خارہ بیا
تو ضرور اثر کرے گا سخت پتھر میں آجا

یقین بدان کہ چلاسی برائے تُست حزین
یقین کر کہ چلاسی تیرے لئے غمزدہ ہے

اگر شک ست تو روزے سُو ہزارہ بیا
اگر تجھے شک ہے تو کسی دن ہزارہ کی طرف آجا

شبِ ہجران سحر بودے چہ بودے
جدائی کی رات سحر بن جاتی تو کیا اچھا ہوتا

بہ آہِ من اثر بودے چہ بودے
میری آہ میں اثر ہوتا تو کیا اچھا ہوتا

سفر دارم بسُوے او شب و روز
میں رات دن اس کی طرف سفر کرتا ہوں

مؤثر این سفر بودے چہ بودے
میرا یہ سفر با اثر ہوتا تو کیا اچھا ہوتا

شمارم در سگانِ کوئے محبوب
میرا شمار محبوب کے کوچے کے کتوں میں

کجا باشد اگر بودے چہ بودے
کب ہوگا ؟ اگر ہوتا تو کیا اچھا ہوتا

جہان بودے ہمہ در ملک دشمن
جہاں دشمن کے قبضہ میں ہوتا

مرا دلبر بہ بر بودے چہ بودے
مجھے محبوب کا وصال حاصل ہوتا تو کیا اچھا ہوتا

زِ عشقم جملہ عالم را خبر شد
میرے عشق سے ساری دنیا کو خبر ہوگئی

حبیبم را خبر بودے چہ بودے
میرے محبوب کو خبر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا

یکے روزے ہمان رخسارِ زیبا
کسی دن وہ خوبصورت چہرہ

مرا زیرِ نظر بودے چہ بودے
میرے زیر نظر ہوتا تو کیا اچھا ہوتا

درختِ عشقِ من بارے نیاورد
میرے عشق کا درخت کوئی پھل نہیں لایا

درختم با ثمر بودے چہ بودے
میرا درخت پھل لاتا تو کیا اچھا ہوتا

درین یک حال دردے عمر بگذشت
اسی ایک درد کی حالت میں عمر گذر گئی

مرا حالت دگر بودے چہ بودے
میری حالت بدل جاتی تو کیا اچھا ہوتا

زبس رحمے برین چشمِ ترِ من
کثرتِ رحم سے میری اس چشمِ تر پر

کسے را چشمِ تر بودے چہ بودے
کسی کی آنکھ روتی تو کیا اچھا ہوتا

سنانِ ہجر را این شور و فریاد
ہجر کے نیزے کے مقابلے میں یہ شور و فریاد

بدستِ من سپر بودے چہ بودے
میرے ہاتھ میں ڈھال بن جاتی تو کیا اچھا ہوتا

سلام اے طائرانِ بامِ قصرش
تم پر سلام ہو، اے محبوب کے محل کے چھت کے پرندو!

مرا این سوز پر بودے چہ بودے
میرا یہ سوزِ عشق پر ہو جاتا تو کیا اچھا ہوتا

چہ خوش بخت است آن سنگِ درِ او
محبوب کے دروازے کا پتھر کتنا خوش بخت ہے

چلاآسی سنگِ در بودے چہ بودے
چلاآسی اس کا سنگِ در ہو جاتا تو کیا اچھا ہوتا
تاکہ اس کا چلن اس (چلاآسی) پر ہوتا۔

منم بہ سختیٔ ہجرانِ تو تو میدانی
بہ اہلِ علم بہ بخشیدہ ام تن آسانی

میں تو تیری جدائی کی سختی میں پڑا ہوں تجھے پتہ ہے
علماء کو میں نے آرام اور تن آسانی سونپ دی ہے

چراست ہجر چو من آفتابِ عشاقم
نہ آن گلی کہ رُخت سوے خور بگردانی

یہ ہجر کیوں ہے جب کہ میں عاشقوں کا سورج ہوں
کیا تو وہ پھول نہیں ہے کہ تو اپنا چہرہ سورج کی طرف کر دیتا ہے
ہے پھول سے مراد سورج مکھی کا پھول ہے کیونکہ وہ پھول جدھر سورج ہو اُدھر ہی اپنا رخ کر لیتا ہے

چو من ز گرمیٔ عشق تو گرم گردیدم
دلم بگفت کہ در ماہِ جون بہ ملتانی

جب میں تیرے عشق کی گرمی سے گرم ہوا
میرے دل نے کہا کہ تو ماہ جون میں ملتان میں ہے

چو عشق نیست بہ اسلام این چہ اسلام است
کہ عشق سخت برنج است ازین مسلمانی

جب اسلام میں عشق نہیں تو یہ کیا اسلام ہے
کیونکہ ایسی مسلمانی سے عشق سخت تکلیف میں ہے

ز اہلِ شہر تو دیگر فنون بیاموزی
رموزِ عشق بیاموز ازین کہستانیؔ

شہر والوں سے تو اور فنون سیکھ اور عشق کے اسرار و رموز اس کہستانی یعنی چلاسی بابا سے سیکھ

برائے عشق خلائق وجود میدارد
درین مقام بدارم دلیلِ قرآنی

عشق کے لئے کائنات وجود میں آئی ہے
اس جگہ میرے پاس قرآنی دلائل موجود ہیں

نگشت ہیچ کس آگہ ز شورِ و فریادم
درین دیار خدایا مراست حیرانی

اس وطن میں میرے شور و فریاد سے کوئی باخبر نہ ہوا۔ اے اللہ! مجھے حیرانی ہے

بروزِ وصل بخندم چو برق در کہسار
بروزِ ہجر بنالم چو ابرِ نیسانی

وصال کے دن میں ہنستا ہوں جیسے پہاڑوں میں بجلی
اور ہجر کے دن روتا ہوں جیسے ابرِ بہار

بپرس روزِ چلاسی چو عشق نام غمست
جا چلاسی سے پوچھ جب عشق غم کا نام ہے

کہ او چرا ندہد عشق بر سلیمانی
تو پھر وہ کیوں نہیں دیتا ملک سلیمانی یعنی ساری دنیا پر عشق کو

شبم حاصل سرور کاملے بود
کسی رات مجھے ایک بڑی خوشی حاصل تھی

مرا از عمر آن شب حاصلے بود
ساری عمر کا حاصل وہ رات تھی

بہ ظاہر محو بودم در کتابے
میں بظاہر کسی کتاب کے مطالعہ میں غرق تھا

دلِ من سوے جانان مائلے بود
اندر سے میرا دل محبوب کی طرف مائل تھا

بدیدم نورِ دلبر در دلِ خویش
میں نے دلبر کا نور اپنے دل میں دیکھا

ندانم طورِ بود او یا دلے بود
میں نہیں جانتا کہ وہ کوہ طور تھا یا دل تھا

ہمی ترسیدم از خارِ رہِ دوست
میں ڈرتا تھا راہِ دوست کے کانٹے سے

ولے خارِ رہش آخر گلے بود
لیکن اس راستے کا کانٹا آخر ایک پھول تھا

ہمی دیدم جہان را من حقیقت
میں جہان کو حقیقت سمجھتا تھا

ولیکن آن حقیقت باطلے بود
لیکن وہ حقیقت فی الواقع باطل تھی

امیرِ ملک دانا بود پیشم
ملک کا بادشاہ میرے نزدیک ایک دانا شخص تھا

نگہ چون تیز کردم جاہلے بود
جب میں نے تیز نظر سے دیکھا تو وہ ایک جاہل تھا

خطیبِ قوم در حیرت فگندم
خطیبِ قوم نے مجھے حیرت میں ڈال دیا

برہ در خواب دور از منزلے بود
راستے میں خوابیدہ منزل سے دور پڑا تھا

نمی کرد آنچہ بر منبر ہمی گفت
منبر پہ جو وہ فرماتا تھا کرتا نہیں تھا

تماشا اینکہ واعظ عاقلے بود
تماشا یہ کہ واعظ ہوشیار نظر آتا تھا

بدانستم تنم از خاک پیدا است
میں سمجھ گیا کہ میرا تن مٹی سے پیدا ہے

ز باغ قدس جانم بلبلے بود
اور میری روح باغِ قدس کا ایک بلبل تھا

ز خوبان قطع آسان می نمودم
حسینوں سے قطع تعلّق مجھے آسان دکھائی دیتا تھا

ولے این کار آخر مشکلے بود
لیکن یہ کام آخر بہت ہی مشکل تھا

مرا او را اسیر آخر یافتم من
اسے آخر میں نے سیر پایا

چلاسی گرچہ اوّل سائلے بود
چلاسی اوّل میں اگرچہ ایک ناسیر سائل تھا

صد بار بگفتم کہ جہان مسکنِ من نیست
سو مرتبہ میں نے کہا کہ دنیا میرا مسکن نہیں

یعنی وطنِ ما بجز آن تازہ چمن نیست
یعنی ہمارا وطن اس تر و تازہ چمن (عالمِ بالا) کے سوا اور کوئی نہیں

گر عشقِ وطن نیست بجانِ تو - بگویم ؟
اگر اس وطن کا عشق تجھ میں نہیں تو میں کہتا ہوں

اے مردۂ صد سالہ ترا جان بہ بدن نیست
اے سو سالہ مردہ ! تیرے بدن میں جان ہی نہیں

ذوقیکہ زیادِ وطنِ پاک بداریم
جو ذوق اس پاک وطن کی یاد میں ہم رکھتے ہیں

آن ذوق و ہمان شوق بہ سلطانِ یمن نیست
وہ ذوق وشوق سلطانِ یمن یعنی کسی بادشاہ میں نہیں

چون کرم درین مَبرَزِ دنیا تو زبونی
کیڑے کی طرح اس دنیا کے بیت الخلاء میں تو ذلیل ہے

یادِ وطنِ پاک ترا چون بہ دہن نیست
جب اس پاک وطن کی یاد تیرے منہ میں نہیں

محروم ازان جا نکند رب بشرے را

اس جگہ سے خدا کسی انسان کو محروم نہ کرے

گر جملہ جہان رفت زکف ہیچ حَزَنْ نیست

اگر ساری دنیا بھی ہاتھ سے چلی جائے تو کوئی غم نہیں

دانی تنِ بیچارہ فتاد است بگورے

تو سمجھتا ہے کہ جسم بیچارہ قبر میں پڑا ہے

بشنو تو زمن جانِ تو بیچارہ چو تن نیست

سن تو مجھ سے کہ تیری روح جسم کی طرح بیچارہ نہیں ہے یعنی روح زندہ ہے
وہ جسم میں تھوڑی ہی پڑی ہے۔

آن جا کہ شما راست پسِ مرگ سکونت

وہ جگہ جس میں موت کے بعد تمہاری سکونت ہے

آن جائے شما پُر زِ محَنْ پُر زِ فتن نیست

وہ جگہ تمہاری، فتنوں اور تکلیفوں سے پُر نہیں

چون مُرد تو میدان کہ مسافر بہ وطن رفت

جب مرگیا تو تُو سمجھ کہ مسافر وطن کی طرف چل پڑا

میدار تسلّی کہ چلا آسی بہ کفن نیست

تسلّی رکھ کہ چلا آسی کفن میں نہیں

آنم کہ گنجِ عشق بہ ہر کس عطا کنم
میں وہ ہوں کہ خزینۂ عشق ہر ایک کو عطا کرتا ہوں

آنم کہ خاک را بہ ہنر کیمیا کنم
میں وہ ہوں کہ مٹی کو حکمت سے کیمیا بناتا ہوں

احساسِ ہجر نیست کسے را دریں وطن
اس وطن میں کسی کو احساسِ ہجر نہیں

بے سود ام دوا مکنم یا دوا کنم
بے کار ہوں علاجِ ہجر کرتا ہوں یا نہیں کرتا ہوں

یا ہم بہارِ خویش چو نالم سحاب وار
جب میں بادل کی طرح روتا ہوں تو اپنی بہار کو پا لیتا ہوں

یا ہم بہشتِ وصل چو محشر بپا کنم
میں وصل کی جنّت کو پاتا ہوں جب میں محشر بپا کروں

اقرارِ جہل نیست دریں جا بہ جاہلان
یہاں جاہلوں کو اپنی جہالت کا اقرار نہیں

اظہارِ سرِّ دوست بگو من کرا کنم
تو کہہ کہ میں رازِ دوست کس سے بیان کروں

عصیاں کنم چو رنج کشم بہر جاہ و مال

از ہجرِ دوست سخت چو نالم روا کنم
گناہ کروں گا جب میں جاہ و مال کے لئے تکلیف اٹھاؤں جب ہجرِ دوست کی وجہ سے روؤں تو جائز کروں گا

بینم رخِ حبیب نہ بینم دگر رخے
میں دیکھوں حبیب کا چہرہ ، نہ دیکھوں کسی اور کا چہرہ

ہر وقت از خدائے خود ایں التجا کنم
ہر وقت میں اپنے اللہ سے یہ سوال کرتا ہوں

وعظِ نماز و روزہ بمُلّا گذاشتم
میں نے نماز و روزہ کی نصیحت مُلّا صاحب کے حوالہ کی

جز درسِ عشق کارِ دگر من کجا کنم
درسِ عشق کے علاوہ میں اور کام کب کرتا ہوں

ہستم بگوشہ از دگر اَوراد بے خبر
میں اس خلوت نشینی میں دوسرے اوراد سے بے خبر ہوں

پیوستہ وردِ خال و خطِ دلربا کنم
ہمیشہ میں اپنے محبوب کے خال و خط کا ورد کرتا ہوں

روزِ وصال دیدنِ او از حیا نشد
وصال کے دن اس کا دیدار حیا کی وجہ سے کما حقہٗ نہ ہو سکا

من از کسے گلہ نکنم از حیا کنم
میں کسی اور سے گلہ نہیں کرتا ہوں اپنی حیا سے گلہ مند ہوں

نالم بجائے خویش چو نالم بہ پیش غیر
میں اپنی جگہ روتا ہوں جب میں غیر کے سامنے روؤں

گویم چرا۔ ریا نکنم چون ریا کنم
تو کیوں کہوں کہ میں ریا نہیں کرتا ہوں جبکہ میں ریا کرتا ہوں

بے عشق قلب ہیچ کسے درجہان مباد
کسی کا دل دنیا میں بغیر عشق کے نہ ہو

بعد از نماز بہر شما من دُعا کنم
ہر نماز کے بعد میں تمہارے لئے دُعا کرتا ہوں

گویند ترکِ عشق کن و جاہ و مال جو
لوگ کہتے ہیں کہ عشق کو چھوڑ دے اور جاہ و مال طلب کر

زین حکم من چلاسیؔ معذور ابا کنم
اس حکم سے میں چلاسیؔ انکار کرتا ہوں۔ اس کے ماننے سے میں معذور ہوں

تمت بالخیر